چھٹا حصہ

فہرست مضامین

نمبر شمار	نام ابواب	نمبر شمار
۱۱۰	اللہ کی ہدایت ورہنمائی	1094
۱۱۲	سلسلہ نبوت ورسالت	1101
۱۱۳	حضرت آدمؑ	1110
۱۱۴	حضرت نوحؑ	1111
۱۱۵	قوم عاد	1121
۱۱۶	قوم ثمود	1126
۱۱۷	حضرت ابراہیمؑ	1132
۱۱۸	قوم لوطؑ	1148
۱۱۹	حضرت یوسفؑ	1151
۱۲۰	حضرت موسیٰؑ	1166
۱۲۱	قوم شعیبؑ	1204
۱۲۲	حضرت داؤدؑ	1211
۱۲۳	حضرت سلیمانؑ	1215
۱۲۴	حضرت یونسؑ	1219
۱۲۵	حضرت عیسیٰؑ	1223
۱۲۶	بنی اسرائیل	1230
۱۲۷	الملاء	1250
۱۲۸	الطاغوت	1254

اللہ کی ہدایت یا رہنمائی

مادہ : ھ د ی

ہدایت کے بنیادی معنی ہیں واضح نمایاں اور روشن ہونا اس کے علاوہ اس کے دوسرے معنی ہیں کسی کے آگے آگے چلنا جس سے اس کا مفہوم راہنمائی ہوتا ہے یعنی خود آگے آگے چل کر راستہ دکھانا۔

لہٰذا ہدایت سے مراد ایسی رہنمائی ہے جو نہایت واضح اور روشن ہو اس میں کسی قسم کا ابہام الجھاؤ یا پیچیدگی نہ ہو اللہ تعالیٰ نے کائنات کو پیدا کیا تو ہر شے کو بتادیا کہ اس کی منزل مقصود کیا ہے اور اس تک پہنچنے کا راستہ کون سا ہے اشیائے کائنات میں یہ ہدایت ان کے اندر رکھ دی گئی ہے جسے ان کی فطرت یا جبلت کہا جاتا ہے۔

لیکن انسان کے اندر ایسی کوئی رہنمائی نہیں رکھی گئی اسے یہ رہنمائی وحی کے ذریعے عطا کی گئی جو عام انسانوں تک حضرات انبیائے کرام کے ذریعے پہنچی اور اب دنیا بھر میں یہ رہنمائی صرف قرآن حکیم میں اپنی اصل حالت میں موجود ہے۔

اللہ نے ہر شے کی تخلیق کی، پھر اسے رہنمائی دی

قَالَ رَبُّنَا الَّذِیٓ کہا میرا پروردگار وہ ہے

اَعۡطٰی کُلَّ شَیۡءٍ خَلۡقَہٗ جس نے ہر شے کی تخلیق کی

ثُمَّ ھَدٰی ۝ ۵۰/۲۰ اور پھر اسے رہنمائی دی۔

اللہ نے ہر شے کی تخلیق کی اسے سنوارا، پیمانے دیئے اور رہنمائی دی

الَّذِیۡ خَلَقَ فَسَوّٰی ۝ اللہ وہ ہے جس نے ہر شے کی تخلیق کی پھر اسے سنوارا اور اس

وَالَّذِیۡ قَدَّرَ فَھَدٰی ۝ ۲-۳/۸۷ کے لئے پیمانے اور قوانین مقرر کر دیئے اور پھر اسے رہنمائی دی۔

اور انسان سے کہا گیا تمہیں رہنمائی بذریعہ وحی ملتی رہے گی

فَاِمَّا یَاۡتِیَنَّکُمۡ بنی نوع انسان سے کہا گیا ہماری طرف سے تمہیں ہدایت ور ہنمائی

مِّنِّیۡ ھُدًی ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ ھُدَایَ بذریعہ وحی ملتی رہے گی پھر جنہوں نے اس ہدایت کی پیروی کی

فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشۡقٰی ۝ تو وہ نہ گمراہ ہوں گے اور نہ مشکلوں و مصیبتوں میں ہی پھنسیں گے

وَمَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡ ذِکۡرِیۡ اور جو اس رہنمائی سے روگردانی کریں گے

فَاِنَّ لَہٗ مَعِیۡشَۃً ضَنۡکًا ۱۲۳-۱۲۴/۲۰ تو ان کی معیشت تنگ ہو جائے گی۔

انسان سے کہا گیا، اللہ کی رہنمائی تمہیں خوف اور پریشانیوں سے محفوظ کر دے گی

فَاِمَّا یَاۡتِیَنَّکُمۡ مِّنِّیۡ ھُدًی بنی نوع انسان سے کہا گیا ہماری طرف سے تمہیں رہنمائی و ہدایت ملتی

فَمَنۡ تَبِعَ ھُدَایَ رہے گی لہٰذا جو اس ہدایت کی پیروی کریں گے

فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡھِمۡ وہ ہر طرح کے خوف سے محفوظ ہو جائیں گے

وَلَا ھُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ۝ ۳۸/۲ اور ان کی تمام پریشانیاں ختم ہو جائیں گی۔

اور ہدایت خداوندی انسانی معاشرے کو جنت میں تبدیل کر دے گی

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جو لوگ نظام خداوندی کو قبول کر کے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اس کے مطابق اپنے معاشرہ کی اصلاح کریں گے تو اس راہ میں
لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ز	پیش آنے والی مشکلات سے ان کی ذات میں وسعتیں پیدا ہو جائیں گی
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ	اور وہ ایک جنتی معاشرہ قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○	جس کی شادابیاں سدابہار ہوں گی یہ جنتی معاشرہ
وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ	ان کے ذہنوں سے منفی جذبات ورجحانات نکال دے گا
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ	کیونکہ اس کی تہہ میں تعلیماتِ خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے
وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ	وہ لوگ بے ساختہ پکار اٹھیں گے کہ کس قدر قابل حمد وستائش ہے
هَدٰىنَا لِهٰذَا ۖ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ	وہ ذات جس نے ہماری رہنمائی اس حسین منزل کی طرف کر دی
لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ ۴۲-۴۳/۷	اگر ہمیں یہ رہنمائی نہ ملتی تو ہم کبھی اس منزل تک نہ پہنچ سکتے۔

بہر حال وحی کی رہنمائی کو قبول کرنا یا نہ کرنا انسان کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا

اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ	ہم نے انسان کو راہ حق کی طرف رہنمائی دے دی
اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ○ ۷۶/۳	اب اس کی مرضی ہے کہ چاہے تو اسے قبول کرے اور چاہے تو انکار کر دے

اب یہ رہنمائی قرآن کے اندر ہے

نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ	یہ قرآن روشنیوں کا ایک تہہ دار مینار ہے
يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ	اللہ اپنے اس نور کی طرف رہنمائی دیتا ہے ہر اس کو
مَنْ يَّشَآءُ ؕ ۲۴/۳۵	جو اس سے رہنمائی لینا چاہے۔

قرآن ایک نہایت ہی واضح کتاب ہے

تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ	یہ آیات قرآن کی ہیں
وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ ۝	جو ایک نہایت ہی واضح کتاب ہے
هُدًى وَّبُشْرٰى	اس میں رہنمائی اور بشارت ہے ان کے لئے
لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ ۝ ۲۷/۱-۲	جو اس کے قوانین کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں۔

یہ ضابطۂ ہدایت ان کے لئے ہے جو اس سے رہنمائی لینا چاہیں

اَللّٰهُ نَزَّلَ	اللہ نے اس کلام کو نازل کیا ہے
اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ	بہترین حسن و توازن کے انداز میں
كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا	یہ ایسی کتاب ہے جس کے تمام اجزا ہم رنگ ہیں
مَّثَانِيَ ۖ ق	اور جس کے مطالب کی دُہرا دُہرا کر وضاحت کی گئی ہے
تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ	اور جس کے مضامین سے لرزہ طاری ہو جاتا ہے ان پر
يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ	جو اپنے رب کے قانونِ مکافات سے ڈرتے ہیں پھر ان کے
جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ	دل و دماغ نرم پڑ جاتے ہیں
اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ	قوانین خداوندی کی اطاعت کے لئے
ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ	یہ ہے اللہ کا وہ ضابطۂ ہدایت جو رہنمائی کرتا ہے
بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ ۳۹/۲۳	ہر اس کی جو اس سے رہنمائی حاصل کرنا چاہے۔

اے بنی نوع انسان اس ضابطہ حیات کی پیروی کرو گے تو فائدے میں رہو گے

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ — تمام بنی نوع انسان سے کہہ دو کہ

قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ — تمہارے پروردگار کی جانب سے حقیقت پر مبنی ضابطۂ حیات آگیا

فَمَنِ اهْتَدٰى — اگر تم اس کی رہنمائی میں سفر زندگی طے کرو گے

فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ — تو اس کا فائدہ تمہیں ہی حاصل ہوگا

وَمَنْ ضَلَّ — اور اگر اس کی خلاف ورزی کر کے دوسری راہیں اختیار کرو گے

فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ — تو اس کا نقصان بھی تمہیں ہی ہوگا

وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۞ ۱۰۸/۱۰ — اور میں تم پر داروغہ بنا کر نہیں بھیجا گیا ہوں۔

نبی کریمؐ سے کہلوایا گیا کہ وہ خود بھی قرآنی احکام و قوانین کی پیروی کرتے ہیں

وَاُمِرْتُ — اے نبیؐ کہو مجھے حکم دیا گیا ہے کہ

اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۞ — اللہ کے اطاعت گذاروں میں شامل رہوں

وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ — اور قرآنی احکام و قوانین کی پیروی کروں سو جو کوئی

فَمَنِ اهْتَدٰى — ہدایت و رہنمائی حاصل کرتا ہے

فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ — تو یہ ہدایت و رہنمائی اس کے اپنے ہی کام آتی ہے اور جو گمراہی

وَمَنْ ضَلَّ — اختیار کرتا ہے (تو اس کا نقصان بھی اسے ہی ہوتا ہے)

فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۞ ۹۲-۹۱/۲۷ — لہٰذا کہو میرا کام تو خطرات سے آگاہ کر دینا ہے۔

ہدایت کے سلسلے میں دوسروں سے پہلے اپنی فکر کرو

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ — اے اہل ایمان اپنے اعمال کے نفع نقصان کے مالک تم خود ہو لہٰذا

لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ	اپنی فکر کرو دیکھو دوسروں کی گمراہی سے تمہارا کچھ نہیں بگڑے گا
اِذَا اهْتَدَيْتُمْ	اگر تم خود راہ راست پر قائم رہے تم سب کے
اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا	اعمال اللہ کے قانون مکافات کے سامنے پیش ہوتے ہیں
فَيُنَبِّئُكُمْ	اور وہیں سے فیصلہ ہوتا ہے
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ ۵/۱۰۵	کہ کس کے اعمال کس قسم کے ہیں۔

ہدایت یافتہ وہ ہے جس نے اس ضابطۂ ہدایت کی پیروی کی

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ	اور جو کوئی اللہ کی دی ہوئی ہدایت پر عمل پیرا ہو گیا وہی ہدایت یافتہ
وَمَنْ يُّضْلِلْ	کہلائے گا اور جس نے گمراہی اختیار کر لی
فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ	تو اسے کوئی دوست و مددگار نہیں مل سکے گا
مِنْ دُوْنِهٖ ١٧/٩٧	سوائے اس کے۔

انسان اللہ کی ہدایت سے محروم رہ کر اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے

وَمِنْهُمْ مَّنْ	ایسے لوگ بھی ہیں جو
يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ	ہمارے قوانین سنتے تو ہیں لیکن دل کے کانوں سے نہیں
اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ	کیا ایسے بہروں کو تم سنا سکتے ہو
وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ○	جو عقل و فکر سے کام ہی نہ لیں
وَمِنْهُمْ مَّنْ	اور ایسے لوگ بھی ہیں جو بظاہر
يَّنْظُرُ اِلَيْكَ	تمہاری تعلیمات کی طرف متوجہ ہیں لیکن دل
اَفَاَنْتَ تَهْدِى الْعُمْىَ	سے نہیں کیا ایسے اندھوں کی رہنمائی تم کر سکتے ہو

وَلَوۡ كَانُوۡا لَا يُبۡصِرُوۡنَ ٥	جو بصیرت سے کام ہی نہ لیں
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظۡلِمُ النَّاسَ شَيۡـًٔا	یاد رکھو اللہ ہرگز انسانوں پر ظلم نہیں کرتا
وَّلٰـكِنَّ النَّاسَ	یہ تو انسان خود ہی ہے
اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ٥ ۴۴-۴۲/۱۰	جو اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے۔

اور جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی

اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ اشۡتَرَوُا	یہ وہ ہیں جنہوں نے خرید لی
الضَّلٰلَةَ بِالۡهُدٰى ۖ	گمراہی بدلے ہدایت کے
فَمَا رَبِحَتۡ تِّجَارَتُهُمۡ	لیکن ان کی یہ تجارت فائدہ مند ثابت نہ ہوئی
وَمَا كَانُوۡا مُهۡتَدِيۡنَ ٥ ۲/۱۶	اور وہ ہدایت سے محروم ہو گئے۔

* * * * * * * * *

سلسلۂ نبوت ورسالت

نبی

مادہ : ن ب أ

نَبَاء'' کے معنی ہیں خبر دینا نَبَأَ نُبُوءً ا کے معنی ہیں بلند ہونا اَلنَّبَاَۃُ اونچی جگہ کو کہتے ہیں النَّبِیُٔ مرتفع جگہ اور واضح راستہ کو کہتے ہیں جو ابھر کر سامنے آجائے۔

نبی اس مقام بلند پر ہوتا ہے جہاں اسے عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ (دنیائے محسوس وغیر محسوس) دونوں کا مشاہدہ کرادیا جاتا ہے وہ ایک طرف وحی کے ذریعہ سے کائنات کے بنیادی حقائق کا مشاہدہ کرتا ہے اور دوسری طرف ان حقائق کو دنیائے محسوسات تک پہنچاتا ہے اور انسان کی تمدنی زندگی پر منطبق کرتا ہے۔

نبوت اللہ کا ایک عطیہ ہوتی ہے جسے وہ اپنے منتخب بندے کو عطا کرتا ہے کوئی انسان اپنی کوششوں سے نبوت کے مقام پر نہیں پہنچ سکتا اور اب نبوت کا سلسلہ حضرت محمدؐ پر ختم ہو گیا ہے۔ جس قدر وحی کی ضرورت تھی وہ آخری بار قرآن کریم میں دے دی گئی اور قرآن کی حفاظت خود اللہ نے اپنے ذمے لے لی لہٰذا اب کوئی انسان اللہ کی طرف سے وحی نہیں پاسکتا اور نہ ہی نبی ہو سکتا ہے۔

رسول

مادہ: ر س ل

رِسُلٌ کے بنیادی معنی ہیں رکاوٹ دور کر کے اطمینان نرمی اور سکون کے ساتھ چل پڑنا وہ حضرات جنہیں اللہ کی طرف سے وحی ملتی ہے اور اس وحی کو وہ دوسروں تک پہنچاتے ہیں ان کو اللہ کے رسول کہا جاتا ہے قرآن کریم نے انہیں انبیاء بھی کہا ہے اور رسول بھی۔ نبی اور رسول میں کوئی فرق نہیں ہوتا یہ ایک ہی ذات کے دو منصب ہیں۔ نبوت اللہ کی طرف سے وحی کا ملنا۔ اور رسالت اس وحی کو آگے پہنچانا۔ نہ نبوت بغیر رسالت کے ہو سکتی ہے اور نہ رسالت بغیر نبوت کے۔ نبی اور رسول بھی عام انسان ہوتے تھے اور دوسروں کی طرح ان کے بیوی بچے بھی ہوتے تھے اور وہ خود بھی اللہ کے قوانین کا اتباع کرتے تھے وہ اپنے حکم کی اطاعت کسی سے نہیں کراتے تھے۔

o

اللہ کی راہنمائی کا مقصد

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاۡتِیَنَّکُمۡ	انسان کو اس کی تمدنی زندگی کے ابتداء میں ہی بذریعہ وحی بتادیا گیا تھا کہ ان کی
رُسُلٌ مِّنۡکُمۡ یَقُصُّوۡنَ عَلَیۡکُمۡ اٰیٰتِیۡ ۙ	طرف ہمارے رسول آتے رہیں گے جو ہمارے قوانین ان تک پہنچائیں گے
فَمَنِ اتَّقٰی وَ اَصۡلَحَ	سو جو لوگ ان قوانین کی پیروی کرتے ہوئے اپنے معاشرہ کی اصلاح کر
فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ	لیں گے وہ ہر طرح کے خوف سے محفوظ ہو جائیں گے
وَ لَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ۝ ۳۵/۷	اور ان کی تمام پریشانیاں ختم ہو جائیں گی۔

سلسلۂ نبوّت ورسالت کا مقصد

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً	لہٰذا ابتداء میں سب لوگ ایک برادری اور امت واحدہ کی صورت میں رہتے تھے
فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ	پھر انکے باہمی مفادات کا ٹکراؤ شروع ہو گیا تو ہم نے انکی راہنمائی کیلئے
مُبَشِّرِيْنَ	نبیوں کے بھیجنے کا سلسلہ شروع کیا جو انہیں ایک برادری بن کر رہنے
وَمُنْذِرِيْنَ	کے خوشگوار ثمرات کی خوشخبری دیتے اور اختلافی زندگی کے نتائج و
وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ	عواقب سے آگاہ کرتے ہر نبی اپنے ساتھ حق پر مبنی قوانین خداوندی کا
لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ	ضابطہ لاتا تاکہ وہ لوگوں کے اختلافی امور کا فیصلہ کرے
وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا	ہر نبی اس ضابطہ کی رو سے وحدت پیدا کر کے چلا جاتا
الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ	لیکن اس کے بعد وہ لوگ جنہیں یہ ضابطہ دیا گیا تھا باوجود ایسی

مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۲۱۳ /۲ واضح تعلیم کے آپس میں ایک دوسرے پر زیادتی کرنے لگ جاتے۔

دنیا کی ہر قوم کو اللہ کی راہنمائی ملی

وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۷ /۱۳	اور ہر قوم کو راہنمائی دی گئی۔

سلسلۂ نبوّت ورسالت کی تشریح

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ	تم سے قبل ہمیشہ یہ ہوتا رہا کہ
مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ	ہمارے نبی ورسول ہمارا پیغام لے کر آتے
اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى	اور اس کے مطابق معاشرہ کی تشکیل کرتے لیکن ان کے بعد
اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ	مفاد پرست لوگ وحی میں ملاوٹ کر کے اسے کچھ کا کچھ بنا دیتے

فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ — چنانچہ مفاد پرستوں کے اس ملاوٹ شدہ کو اللہ منسوخ کر دیتا

ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ؕ — اور پھر سے ایک رسول کے ذریعے اپنے قوانین کو محکم کر دیتا اس لئے کہ

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۙ ۵۲/۲۲ — اللہ کو ہر بات کا علم ہوتا ہے اور اس کے سب کام حکمت پر مبنی ہوتے ہیں

تمام انبیاءؑ کا ایک ہی مشن تھا

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ — ہم نے اپنا ضابطۂ قوانین تمہاری طرف اسی طرح وحی کیا ہے

كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ — جس طرح قبل ازیں نوحؑ کی طرف وحی کیا گیا تھا

وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ — اور اس کے بعد دیگر انبیاء کرام کو دیا گیا

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ — اور پھر یہ وحی کیا گیا ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ کی طرف

وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ — اسحاقؑ، یعقوبؑ اور ان کی اولادؑ کی طرف

وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ — اور عیسیٰؑ و ایوبؑ و یونسؑ کی طرف

وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ — اور ہارونؑ و سلیمانؑ کی طرف

وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝ — اور یہی ضابطۂ قوانین داؤدؑ کو بھی دیا گیا

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ — اور ان رسولوں کو بھی جن کا ذکر کیا جا چکا ہے

وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ — اور ان رسولوں کو بھی جن کا ذکر نہیں کیا گیا

وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۝ — اور موسیٰؑ سے ہم نے اس طرح گفتگو کی جس طرح گفتگو کی جاتی ہے

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ — یہ تمام رسول لوگوں کو قوانین خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرنے

وَمُنْذِرِيْنَ — کے خوشگوار نتائج بتاتے اور انکی خلاف ورزی کے نقصانات سے آگاہ کرتے تھے

لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ ۢ — تاکہ انسان کو اللہ کے خلاف کوئی حجت نہ رہے

بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ ۱۶۵۔ ۴/۱۶۳ اس کی طرف سے رسولوں کے آجانے کے بعد۔

رسولوں کو دی جانے والی راہنمائی کا بنیادی نکتہ

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ قبل ازیں ہم نے جب بھی کوئی رسول بھیجا تو اس

اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا کی طرف یہی وحی کی گئی کہ کائنات میں اقتدار واختیار صرف اللہ کو حاصل

فَاعْبُدُوْنِ ۝ ۲۱/۲۵ ہے لہٰذا اسی کے قوانین کی اطاعت و محکومی اختیار کی جائے۔

وَحدتِ انسانیت کا سبق

وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اور رسولوں سے کہا جاتا تھا کہ پوری انسانیت تمہاری ہی قوم

اُمَّةً وَّاحِدَةً کے افراد ہیں جو ایک امت واحدہ کی حیثیت رکھتے ہیں اور پوری انسانیت

وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۝ ۲۳/۵۲ کا پرورش کرنے والا اللہ ہے لہٰذا اس کے قوانین کی پیروی کرو۔

رسول آکر ظلم کو مٹاتے اور عدل وانصاف قائم کر دیتے

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ ہر قوم کی طرف ہمارے رسول آتے رہے

فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ سو جب کسی قوم کی طرف ان کا رسول

قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ آجاتا تو ان کے معاملات عدل وانصاف سے طے ہونے لگتے

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ ۱۰/۴۷ اور وہاں سے ظلم کو مٹا دیا جاتا۔

رسول کا فریضہ

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ اے رسول اپنے رب کی طرف سے نازل کردہ

مَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ ؕ — ضابطۂ حیات کو تمام انسانوں تک یکساں طور پر پہنچاتے رہو

وَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلۡ — اگر تم نے ایسا نہ کیا

فَمَا بَلَّغۡتَ رِسَالَتَهٗ ؕ ۵/۶۷ — تو یہ فریضۂ رسالت کی عدم ادائیگی ہوگی۔

رسول قوانینِ خداوندی کے ذریعے انسانی صلاحیتوں کی نشوونما کرتے تھے

كَمَآ اَرۡسَلۡنَا فِيۡكُمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡكُمۡ — یہ سلسلہ رسالت اسی طرح جاری رہا جس طرح ہم نے تمہارے درمیان

يَتۡلُوۡا عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِنَا — یہ رسولؐ بھیجا ہے جو ہمارے قوانین تمہارے سامنے پیش کرتا ہے

وَيُزَكِّيۡكُمۡ — اور ایک عملی نظام کے ذریعہ سے تمہاری ذات و صلاحیتوں کی نشوونما کرتا ہے

وَيُعَلِّمُكُمُ الۡكِتٰبَ — وہ تمہیں قوانینِ خداوندی کی تعلیم دیتا ہے

وَالۡحِكۡمَةَ — اور ان کی غرض و غایت اور حکمت سے آگاہ کرتا ہے

وَيُعَلِّمُكُمۡ مَّا لَمۡ — وہ تمہیں ایسے امور کی تعلیم بھی دیتا ہے

تَكُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ ۝ؕ ۲/۱۵۱ — جن سے تم پہلے واقف نہ تھے۔

رسول کی ذمہ داری

يَاۡمُرُهُمۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ — رسول معاشرہ میں اللہ کے قوانین کو نافذ کرتا ہے

وَيَنۡهٰهُمۡ عَنِ الۡمُنۡكَرِ — اور باطل قوانین کے نفاذ کو روکتا ہے

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ — تمام پاکیزہ و خوشگوار چیزوں کو حلال قرار دیتا ہے

وَيُحَرِّمُ عَلَيۡهِمُ الۡخَبٰٓئِثَ — اور تمام خبائث کو حرام ٹھہراتا ہے

وَيَضَعُ عَنۡهُمۡ اِصۡرَهُمۡ — وہ انسانیت پر پڑے ہوئے جبر و استبداد کے بوجھ اتارتا ہے

وَالۡاَغۡلٰلَ الَّتِیۡ	اور غلامی، تقلید اور اوہام کی جن زنجیروں میں انسانیت جکڑی
کَانَتۡ عَلَیۡهِمۡ ؕ ۷/۱۵۷	ہوئی ہے ان زنجیروں کو کاٹتا ہے۔

لیکن رسول لوگوں پر اللہ کا نظام زبردستی نہیں ٹھونستا

فَذَكِّرۡ ؕ	تم لوگوں کے سامنے قرآنی تعلیمات پیش کرتے رہو
اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُذَكِّرٌ ؕ ۝	اس لئے کہ تمہارا منصب ان تعلیمات کو پیش کرنا ہی ہے

لَسۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِمُصَيۡطِرٍ ۝ ۸۸/۲۱-۲۲ زبردستی منوانا نہیں، تمہیں ان پر داروغہ بنا کر نہیں بھیجا گیا۔

انبیاء کے بعد ان کے نام لیوا فرقوں میں بٹ جاتے

فَتَقَطَّعُوۡۤا اَمۡرَهُمۡ	انبیاء کے بعد ان کے نام لیوا ان کی تعلیمات کو فراموش کر دیتے
بَيۡنَهُمۡ زُبُرًا ؕ	اور خود ساختہ شریعتیں بنا کر مختلف فرقوں میں بٹ جاتے

كُلُّ حِزۡبٍۢ بِمَا لَدَيۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ ۲۳/۵۳ اور پھر ہر فرقہ اپنے مسلک پر مطمئن ہو کر بیٹھ جاتا۔

مفاد پرستوں نے ہمیشہ نبیوں کی مخالفت کی

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا فِیۡ قَرۡيَةٍ	کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے کسی علاقہ کے لوگوں کی طرف
مِّنۡ نَّذِيۡرٍ	ان کی غلط روش کے نتائج سے آگاہ کرنے والا رسول بھیجا ہو
اِلَّا قَالَ مُتۡرَفُوۡهَاۤ ۙ	اور وہاں کے مفاد پرست طبقہ نے جو دوسروں کی کمائی پر عیش کرتا تھا

اِنَّا بِمَاۤ اُرۡسِلۡتُمۡ بِهٖ كٰفِرُوۡنَ ۝ ۳۴/۳۴ یہ نہ کہا ہو کہ ہم تمہارے لائے ہوئے نظام کی مخالفت کرتے ہیں۔

مجرمانہ ذہنیت کے لوگ ہمیشہ نبیوں کے دشمن ہوتے تھے

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ	ہر نبی کے ساتھ ہمیشہ یہ ہوتا رہا کہ
عَدُوًّا مِّنَ	وہ لوگ ان کی تعلیمات کے دشمن ہوتے
الْمُجْرِمِيْنَ ط ۲۵/۳۱	جو مجرمانہ ذہنیت کے مالک ہیں۔

یہ فرقہ بندیاں اس لئے ہیں کہ لوگ ایک دوسرے پر زیادتی کرنا چاہتے ہیں

وَمَا تَفَرَّقُوْٓا	یہ جو مختلف مذاہب اور گروہ نظر آتے ہیں
اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَ هُمُ الْعِلْمُ	اللہ کی طرف سے علم پالینے کے بعد بھی تو اس لئے ہیں کہ
بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ط ۴۲/۱۴	وہ لوگ ایک دوسرے پر زیادتی کرنا چاہتے ہیں۔

رسول کا انتخاب اللہ خود کرتا تھا

اَللّٰهُ اَعْلَمُ	اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کسے
حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ط ۶/۱۲۴	رسالت جیسے بلند منصب کے لئے منتخب کرنا چاہئے۔

اللہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے نبی بناتا اور وحی نازل کرتا ہے

يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ	اللہ اپنے حکم سے وحی نازل کرتا ہے
عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ	اپنے قانونِ مشیت کے مطابق
مِنْ عِبَادِهٖ ۴۰/۱۵	اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے۔

انبیاء کا انتخاب عام انسانوں میں سے کیا جاتا تھا

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ	انبیاء لوگوں کو بتاتے تھے کہ
اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ	ہم بھی تمہاری ہی طرح کے انسان ہیں لیکن نبوت
اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ	تو اللہ کا وہ عطیہ ہے کہ جسے وہ چاہتا ہے
مِنْ عِبَادِهٖ ۱۴/۱۱	اپنے بندوں میں سے عطا کر دیتا ہے۔

جس کا انتخاب کیا جاتا تھا اسے انتخاب سے قبل اس کا علم تک نہیں ہوتا تھا

وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا	تم اس بات کے ہرگز امیدوار نہیں تھے کہ
اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ	نبی بنو گے اور تم پر کتاب نازل کی جائے گی
اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۲۸/۸۶	یہ سب کچھ تو اللہ کی رحمت سے ہوا ہے۔

نبی کبھی وحی میں خیانت نہیں کرتا

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۳/۱۶۱ کسی نبی سے ایسا ممکن ہی نہیں کہ وہ وحی میں خیانت کرے۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋

آدم

قرآن حکیم میں جس آدم کے جنت سے نکلنے کا قصہ بیان ہوا ہے وہ کوئی خاص فرد نہیں تھا بلکہ یہ خود انسانیت یا آدمی کی داستان ہے جو تمثیلی انداز میں بیان کی گئی ہے

البتہ قرآن کریم میں ایک مقام ایسا ہے جس میں آدم کا لفظ اس انداز سے آیا ہے جس سے مترشح ہوتا ہے کہ وہ کسی فرد کا نام ہے وہ آیت اس طرح ہے اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۳/۳۳ یقیناً اللہ نے آدمؑ اور نوحؑ اور آل ابراہیمؑ اور آل عمرانؑ کو ان کی ہم عصر اقوام پر فضیلت دی تھی'' یہاں آدم کا ذکر حضرت نوحؑ کے ساتھ آیا ہے جس سے ذہن اس طرف منتقل ہوتا ہے کہ اس سے مفہوم کوئی خاص فرد تھا جو نبی بھی تھا اگرچہ اصطفٰی کا لفظ قرآن میں غیر نبی کے لئے بھی آیا ہے بہر حال یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ نبی ہوں اور ان کا نام آدم ہو لیکن قرآن نے ان کا مزید تعارف نہیں کرایا۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋

حضرت نوح علیہ السلام

قرآن کریم نے کہا ہے کہ اللہ نے دنیا کے ہر ملک و قوم میں اپنے رسول بھیجے ان میں سے بعض کا خصوصی ذکر قرآن میں آیا ہے اور دیگر کا اسطرح ذکر نہیں آیا جن رسولوں کا خصوصیت سے ذکر آیا ہے وہ سامی اقوام کیطرف مبعوث ہوئے تھے جن سے زمانہ نزول قرآن کی اولین مخاطب قوم پہلے سے شناسا تھی قرآن میں اس سلسلہ کی ابتدا نوحؑ سے کی گئی ہے۔

قرآن بالعموم قوموں کی زندگی اور موت کے اصولوں کے متعلق گفتگو کرتا ہے وہ ان معاملات میں زمان و مکان یا تاریخی جزئیات سے بحث نہیں کرتا بہر حال تاریخی تحقیق بتاتی ہے کہ نوحؑ آج سے قریب چھ سات ہزار سال قبل دجلہ و فرات کی وادیوں میں مبعوث ہوئے تھے۔

حضرت نوحؑ کا پیغام وہی تھا جو تعلیمِ ربّانی کا اصل الاصول ہے اور اس پیغام کی مخالفت بھی قوم کے آسودہ حال اور سرمایہ دار طبقہ نے ہی کی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دعوت ایسی تھی جس میں طبقۂ مترفین (دوسروں کی محنت پر عیش کرنیوالے) اپنی ہلاکت دیکھتے تھے اور غریبوں کے طبقہ نے اس دعوت کو قبول کیا جس کا مطلب ہے کہ یہ طبقہ اس دعوت میں اپنے لئے زندگی کے آثار پاتا تھا لہٰذا مترفین کے طبقہ نے اس دعوت کی سخت مخالفت کی نوحؑ کو دھمکیاں دینی شروع کر دیں اور یہ مخالفت اس حد تک بڑھ گئی کہ حضرت نوحؑ نے محسوس کیا کہ وہ مغلوب ہو جائیں گے اس کے بعد طوفان آیا۔ مخالفین غرق ہو گئے اور نوحؑ اور ان کے متبعین کشتی میں سوار ہو کر صحیح و سلامت خشکی پر اتر گئے۔

اس سلسلہ میں ایک بڑی اہم اور بنیادی حقیقت کی بھی وضاحت کی گئی کہ ملت کی تشکیل نظریۂ حیات یا

آئیڈیالوجی کے اشتراک سے ہوتی ہے وطن اور خون کے رشتوں سے نہیں لہٰذا اس سلسلہ میں "اپنے" اور "غیر" کی تفریق بھی بتادی اس نقطہ نگاہ سے حضرت نوحؑ کی بیوی اور بیٹا غیر قرار پاگئے اور وہ "غیر" جنہوں نے نوحؑ کی دعوت کو قبول کرلیا تھا "اپنوں" میں شمار ہوئے۔

ایسا نظر آتا ہے کہ اس زمانہ میں ذہنِ انسانی ہنوز اپنے عالمِ طفولیت میں تھا اور وہ لوگ تمدنی زندگی کی چھوٹی چھوٹی ضروریات بھی اپنی عقل سے پوری نہیں کرسکتے تھے۔ چنانچہ نوحؑ کو وحی کے ذریعے بتایا گیا کہ وہ کشتی کس طرح بنائیں۔

قرآن کریم میں نوحؑ کے متعلق ہے کہ آپؑ ساڑھے نو سو سال تک اپنی قوم کے درمیان رہے اس سے ایک مفہوم تو یہ لیا جاتا ہے کہ آپؑ کی عمر ساڑھے نو سو سال یا اس سے زائد تھی اور دوسرا مفہوم یہ لیا جاتا ہے کہ ساڑھے نو سو سال کا زمانہ وہ مدت ہے جس میں شریعتِ نوحؑ کا دور دورہ رہا۔

o

نوحؑ کی طرف کی گئی وحی

اِنَّآ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡكَ	تمہاری طرف کی گئی وحی اسی طرح کی ہے
كَمَاۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی نُوۡحٍ	جس طرح کی وحی نوحؑ کی طرف
وَّالنَّبِیّٖنَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ ۚ ۴/۱۶۳	اور ان کے بعد آنے والے انبیاء کرامؑ کی طرف کی گئی تھی۔

نوحؑ کا لایا ہوا دین یا نظامِ حیات

شَرَعَ لَكُمۡ مِّنَ الدِّیۡنِ	جو نظامِ حیات تمہارے لئے تجویز کیا گیا ہے
مَا وَصّٰی بِهٖ نُوۡحًا ۴۲/۱۳	یہ وہی ہے جو قبل ازیں نوحؑ کے لئے تجویز کیا گیا تھا

نوحؑ اپنی قوم کو نظامِ خداوندی کی پناہ میں لانا چاہتے تھے

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِهٖۤ	ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ

اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ	وہ انہیں ان کی غلط روش کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کرے قبل
مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○	اس کے کہ دردناک تباہی کا عذاب ان کے سروں پر آجائے لہٰذا اس
قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○	نے اپنی قوم کو ان کی روش کے تباہ کن نتائج سے واضح طور پر آگاہ کیا
اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ	اور کہا کہ تم اللہ کے قوانین کی محکومیت اختیار کرو
وَاتَّقُوْهُ	اور ان قوانین کی پوری پوری پیروی کرو اور جو
وَاَطِيْعُوْنِ ○	نظام میں تمہارے سامنے پیش کر رہا ہوں اس کی اطاعت کرو اگر تم
يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ	اس نظام کی پناہ میں آگئے تو تمہاری سابقہ غلطیوں کا مداوا بھی ہو جائے گا
وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى	اور جب تک تم اس نظام کی پناہ میں رہو گے تمہیں ہر طرح کا تحفظ
اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ	حاصل رہے گا اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تمہارے اعمال کے نتائج کو کوئی
لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ ۴-۱/۷۱	ٹال نہیں سکے گا کاش تم اللہ کے قانونِ مکافات کو سمجھ سکتے۔

نوحؑ کا مد مقابل دوسروں کی محنت پر عیش کرنے والا استحصالی طبقہ تھا

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ	ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا اور اس نے
اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○	انہیں انکی غلط روش زندگی کے تباہ کن نتائج سے خبردار کیا اور کہا
اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ	اپنی اس روش کو چھوڑ کر اللہ کے قوانین کی اطاعت و محکومیت اختیار کرو
اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ○	اگر تم نے ایسا نہ کیا تو مجھے خطرہ ہے کہ تمہیں بہت بڑی تباہی گھیر لے گی
فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ	اس پر اس کی قوم کے با اقتدار اور دولتمند طبقہ نے جو
كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ	انکار و سرکشی کی راہ پر گامزن
مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا	تھے کہا ہم تو دیکھتے ہیں کہ تم ہمارے ہی جیسے ایک انسان ہو

وَمَا نَرٰكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا اور جو لوگ تمہارے پیچھے لگ گئے ہیں ان میں بھی ہمیں سوائے غریب
الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا اور رذیل لوگوں کے اور کوئی نظر نہیں آتا
بَادِىَ الرَّاْىِ ج جو بے سوچے سمجھے تمہارے پیچھے
وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۢ ہو لئے ہیں، ہمیں تو تمہارے اندر کوئی برتری والی بات نظر نہیں آتی
بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ۝ ٢٧-٢٥/١١ ہمارے خیال میں تو تم محض جھوٹے ہو۔

اور ساری کشمکش استحصال زدہ پسے اور کچلے ہوئے لوگوں کے متعلق تھی

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ نوحؑ نے کہا میں تم پر اپنی کسی ذاتی برتری کا دعوی ہرگز نہیں کرتا
عِنْدِىْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ نہ یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں
وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ نہ غیب کا علم جاننے کا دعوی کرتا ہوں نہ یہ کہتا ہوں
وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّىْ مَلَكٌ کہ میں غیر معمولی قوتوں کا مالک کوئی فرشتہ ہوں میں تو تم سے صرف
وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِىْٓ اَعْيُنُكُمْ یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ جن لوگوں کو تم نے رذیل و حقیر بنا رکھا ہے
لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ط وہ اللہ کی دی ہوئی خیر و برکت سے محروم نہیں کئے جا سکتے اللہ لوگوں کی
اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ صلے ج ظاہری پوزیشنوں کو نہیں بلکہ ان کے دلوں کو دیکھتا ہے اگر میں انکے
اِنِّىْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ٣١/١١ حقوق کے مطالبہ سے دستبردار ہو جاؤں تو میرا شمار بھی ظالموں میں ہوگا

استحصالی طبقہ کی رعونت

قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ انہوں نے کہا کیا ہم تمہارے اس نظام کو قبول کرلیں جس میں
وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ۝ط معاشرہ کے رذیل اور گھٹیا کام کرنیوالے لوگ شامل ہو گئے ہیں
قَالَ وَمَا عِلْمِىْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ج نوحؑ نے کہا لوگوں کے کاموں اور پیشوں کا جائزہ لینا میرا کام نہیں

اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ	یہ حساب کتاب میرے پروردگار کے ذمہ ہے
لَوْ تَشْعُرُوْنَ ۝	کاش تم ان باتوں کا شعور رکھتے بہر حال ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ میں ان
وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝	مظلوم اہلِ ایمان کا ساتھ چھوڑ دوں تمہاری غلط روش کے نتائج سے
اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝	میں تمہیں آگاہ کرنا چاہتا تھا سو میں نے کر دیا انہوں نے کہا اے نوحؑ
قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ	ان ادنیٰ درجہ کے لوگوں کو مساوات کا درس دے کر تم معاشرہ میں
لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ۝ ۲۶/۱۱۱-۱۱۶	فساد بپا کر رہے ہو اگر تم اس سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے

نوحؑ کا مظلوم طبقہ کا ساتھ چھوڑنے سے انکار

وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ	نوحؑ نے کہا اے قوم مجھے اللہ کی پکڑ سے کون بچائے گا
اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ	اگر میں ان لوگوں کے حقوق سے دستبردار ہو کر انہیں دھکا دے دوں
اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ ۱۱/۳۰	کیا تم اس بات پر غور نہیں کرو گے۔

استحصالی طبقہ نے مکر و فریب کا جال پھیلا رکھا تھا

قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ	نوحؑ نے کہا پروردگار میں سب کوششیں کر چکا لیکن یہ لوگ میری ایک
وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ	نہیں مانتے یہ لوگ ان وڈیروں اور مذہبی پیشواؤں کے پیچھے لگے
مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ۝	ہوئے ہیں جنہیں ان کے مال و دولت اور جتھہ کی کثرت نے اور بھی
وَمَكَرُوْا مَكْرًا	نامراد بنا دیا ہے مالدار لوگوں اور مذہبی پیشواؤں نے
كُبَّارًا ۝ ۷۱/۲۱-۲۲	مکر و فریب کا زبردست جال پھیلا رکھا ہے۔

اور معالج کی ناامیدی

قَالَ رَبِّ اِنِّی دَعَوْتُ — نوحؑ نے کہا پروردگار میں نے اپنی قوم کے مفاد پرستوں کو
قَوْمِیْ لَیْلًا وَّنَهَارًا ۝ — شب و روز نظامِ خداوندی کی طرف دعوت دی مگر میں انہیں
فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِیْٓ — جس قدر نظامِ خداوندی کی طرف بلاتا ہوں
اِلَّا فِرَارًا ۝ — یہ اسی قدر اس سے دور بھاگتے ہیں
وَاِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ — میں انہیں اس نظام کی پناہ میں لاکر ہر طرح کا تحفظ دینا چاہتا ہوں
جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ — لیکن یہ لوگ میری کوئی بات سننا ہی نہیں چاہتے
وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ — اور جو سنتے بھی ہیں وہ محض منافقانہ طور پر دل کے کانوں سے نہیں
وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا — ہزار سمجھانے کے باوجود یہ لوگ اپنی روش سے باز نہیں آتے
اسْتِكْبَارًا ۝ ۷۔۵/۷۱ — بلکہ ان کی سرکشی بڑھتی ہی جارہی ہے۔

اس طریقۂ علاج کی حد

قَالَ رَبِّ — نوحؑ نے گذارش کی پروردگار
اِنَّ قَوْمِیْ كَذَّبُوْنِ ۝ — یہ لوگ میری ہر بات کی تکذیب کیے جا رہے ہیں
فَافْتَحْ بَيْنِیْ وَبَيْنَهُمْ ۱۱۸۔۱۱۷/۲۶ — اب مجھ میں اور ان میں ایک فیصلہ کر دیجئے۔

اور ناسور کو کاٹ پھینکنے کی تجویز

وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ — اور نوحؑ نے کہا پروردگار
لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝ — ان سرکشوں کے کسی ایک گھرانے کو بھی دنیا میں باقی نہ رہنے دیجئے

اِنَّكَ اِنۡ تَذَرۡهُمۡ يُضِلُّوۡا عِبَادَكَ	اگر ان میں سے کوئی باقی رہ گیا تو وہ آپ کے بندوں کو گمراہ کرتا رہے گا
وَلَا يَلِدُوۡۤا	پھر ان کی اولاد بھی ان کے زیرِ تربیت پرورش پاکر انہی جیسی
اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ ۲۷-۲۶/۷۱	سرکش و نافرمان ہوگی لہٰذا ہر ائی کے ان جراثیموں کو ختم ہی کردیجئے۔

وحی کے ذریعے کشتی بنانا سکھایا گیا

وَاُوۡحِىَ اِلٰى نُوۡحٍ اَنَّهٗ لَنۡ	اس پر ہم نے نوحؑ کی طرف وحی کی کہ تمہاری قوم میں سے اب
يُّؤۡمِنَ مِنۡ قَوۡمِكَ اِلَّا مَنۡ قَدۡ اٰمَنَ	مزید لوگ ایمان نہیں لائیں گے جن لوگوں نے ایمان لانا تھا وہ لاچکے
فَلَا تَبۡتَـئِسۡ بِمَا كَانُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ ۝	یہ لوگ جو کچھ کر رہے ہیں اب اس پر غم نہ کھاؤ
وَاصۡنَعِ الۡـفُلۡكَ بِاَعۡيُنِنَا وَوَحۡيِنَا	اور ہماری وحی کے مطابق ہماری زیرِ نگرانی کشتی بنانا شروع کردو
وَلَا تُخَاطِبۡنِىۡ فِى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا ۚ	اوران ظالم لوگوں کے بارے میں اب ہم سے کچھ عرض و معروض نہ کرنا
اِنَّهُمۡ مُّغۡرَقُوۡنَ۝ وَيَصۡنَعُ الۡـفُلۡكَ	یہ سب غرق ہوں گے چنانچہ نوحؑ نے کشتی بنانا شروع کردی
وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيۡهِ مَلَاٌ مِّنۡ قَوۡمِهٖ	اور اس قوم کے وڈیرے جب وہاں سے گزرتے
سَخِرُوۡا مِنۡهُ ؕ ۱۱/۳۶	تو اس کا تمسخر اڑاتے۔

اور پھر طوفان آگیا

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَمۡرُنَا	اور جب وہ وقت آگیا کہ ہماری ٹھہرائی ہوئی بات ظہور میں آئے
وَفَارَ التَّنُّوۡرُ ۙ	تو ارد گرد کی پہاڑیوں سے بارش کا پانی جوش مارتا ہوا وادی میں آنا
قُلۡنَا احۡمِلۡ فِيۡهَا مِنۡ كُلٍّ زَوۡجَيۡنِ	شروع ہوا ہم نے نوحؑ سے کہا ہر ضرورت کی شے کے دو دو جوڑے
اثۡنَيۡنِ وَاَهۡلَكَ	کشتی میں رکھ لو اور اپنے اہل و عیال کو بھی ساتھ لے لو
اِلَّا مَنۡ سَبَقَ عَلَيۡهِ الۡقَوۡلُ	سوائے ان کے جن پر اللہ کی بات پوری ہوچکی ہے

وَمَنْ اٰمَنَ ؕ اوران سب کو ساتھ لے لو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے

وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ○ ۱۱/۴۰ البتہ تھوڑے سے لوگ ہی تھے جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کیا تھا

اور اس طرح اس معاشرہ سے برائی کے جراثیم ختم کر دیئے گئے

فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ چنانچہ ہم نے نوحؑ اور ان کے ساتھیوں کو بچالیا

فِى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ○ بھری ہوئی اس کشتی میں

ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ○ ۲۶/۱۱۹-۱۲۰ اور باقی ماندہ لوگ غرق ہو گئے۔

نوحؑ کا بیٹا

وَنَادٰى نُوْحُ ۨابْنَهٗ وَكَانَ فِىْ مَعْزِلٍ اور نوحؑ نے اپنے بیٹے کو پکارا جو ان کی جماعت میں شامل نہیں ہوا تھا الگ

يّٰبُنَىَّ ارْكَبْ مَّعَنَا رہا تھا اے میرے بیٹے آ اور ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہو جا

وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ○ اور ان منکرینِ نظامِ خداوندی کے ساتھ نہ رہ

قَالَ سَاٰوِىْٓ اِلٰى جَبَلٍ اس نے کہا آپ جایئے میں آپ کے ساتھ جانا نہیں چاہتا

يَّعْصِمُنِىْ مِنَ الْمَآءِ ؕ میں سیلاب سے بچنے کے لئے کسی پہاڑی ٹیلے پر پناہ لے لوں گا

قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ نوحؑ نے کہا بیٹا تم کس غلط فہمی میں مبتلا ہو آج اس طوفان سے جو

مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ قانونِ خداوندی کے مطابق آرہا ہے اللہ کے دامن رحمت کے سوا کہیں پناہ

وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ نہیں اور پھر ایک موج آئی اور ان کے درمیان حائل ہو گئی

فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ○ ۱۱/۴۲-۴۳ اور وہ بھی دوسروں کے ساتھ ڈوب گیا۔

اور یوں ظالم قوم انجام کو پہنچی

وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِىْ مَآءَكِ زمین سے کہا گیا وہ اپنا پانی چوس لے

وَیٰسَمَآءُ اَقۡلِعِیۡ وَغِیۡضَ الۡمَآءُ — اور بادلوں سے کہا گیا وہ تھم جائیں اور پانی کا چڑھاؤ ختم ہو گیا

وَقُضِیَ الۡاَمۡرُ وَاسۡتَوَتۡ عَلَی الۡجُوۡدِیِّ — اور یوں وہ حادثہ انجام پا گیا اور کشتی "جودی" پر ٹھہر گئی

وَقِیۡلَ بُعۡدًا لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ۝ ۱۱/۴۴ — اور یوں زندگی اور اس کی کامرانیوں سے محروم ہوئی ایک ظالم قوم۔

اللہ کے قانون کی رو سے "اپنے" اور "غیر" کا معیار

وَنَادٰی نُوۡحٌ رَّبَّہٗ — نوحؑ نے اپنے رب کو پکارا اور کہا

فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابۡنِیۡ مِنۡ اَہۡلِیۡ — پروردگار میرا بیٹا میرے اہل میں سے تھا اور آپکا وعدہ تھا کہ

وَاِنَّ وَعۡدَکَ الۡحَقُّ — میرے اہل کو بچا لیا جائے گا آپ کے وعدے تو ہمیشہ سچے ہوتے ہیں

وَاَنۡتَ اَحۡکَمُ الۡحٰکِمِیۡنَ ۝ — اور آپ احکم الحاکمین بھی ہیں

قَالَ یٰنُوۡحُ اِنَّہٗ — کہا گیا اے نوحؑ تم نے "اہل" کا صحیح مفہوم نہیں سمجھا

لَیۡسَ مِنۡ اَہۡلِکَ ۚ — وہ تمہارا بیٹا تو تھا لیکن تمہارا "اہل" نہیں رہا تھا

اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیۡرُ صَالِحٍ ۫ۖ ۱۱/۴۵-۴۶ اپنے غیر صالح اعمال کی وجہ سے۔

رسول کی قرابت بھی قانونِ مکافات کے سامنے کچھ کام نہیں دیتی

ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا لِّلَّذِیۡنَ کَفَرُوا — اللہ مثال پیش کرتا ہے ان لوگوں کے لئے جو قوانین خداوندی پر عمل نہیں

امۡرَاَتَ نُوۡحٍ وَّامۡرَاَتَ لُوۡطٍ ؕ — کرتے نوحؑ کی بیوی کی اور لوطؑ کی بیوی کی

کَانَتَا تَحۡتَ عَبۡدَیۡنِ مِنۡ عِبَادِنَا — وہ ہمارے دو صالح بندوں کی زوجیت میں تھیں

صَالِحَیۡنِ فَخَانَتٰہُمَا — لیکن انہوں نے قانونِ خداوندی کے ساتھ خیانت کی تو

فَلَمۡ یُغۡنِیَا عَنۡہُمَا — ان کے لئے رسول کی بیوی ہونا کچھ کام نہ آیا

مِنَ اللّٰہِ شَیۡئًا — اللہ کے قانونِ مکافات کے سامنے

وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِينَ ۝ ٦٦/١٠ اور وہ جہنم کی حقدار ٹھہریں دوسرے تمام جہنمیوں کے ساتھ۔

نوحؑ کی عمر یا ان کی تعلیمات کا دور

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰى قَوْمِهٖ ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا

فَلَبِثَ فِيهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِينَ ٢٩/١٤ اور وہ ان میں رہا پچاس کم ایک ہزار سال تک۔

****

قومِ عاد

قومِ عاد قومِ نوحؑ کی جانشین تھی ان کی طرف حضرت ہودؑ مبعوث ہوئے یہ لوگ جسمانی طور پر مضبوط طاقتور اور بڑے ڈیل ڈول والے تھے ان کی زمینیں بڑی زرخیز تھیں تہذیب و تمدن کے اعتبار سے بھی یہ لوگ قومِ نوحؑ سے آگے تھے۔ بڑے بڑے مضبوط قلعے بناتے اور پہاڑوں کی بلندیوں پر یادگاریں تعمیر کرتے تھے۔

سام کے بیٹے ارم کی نسبت سے انہیں عادِ ارم بھی کہا جاتا ہے ان کی پہلی نسل کو عادِ اولیٰ کہا گیا ہے اور اس کی تباہی کے بعد اگلی نسل کو عادِ ثانیہ یہ احقاف کے علاقہ میں بستے تھے جس کے معنی ریگستانی صحرا کے ہیں یہ عرب کا وہی علاقہ ہے جسے اب ربع خالیہ کہا جاتا ہے۔

حضرت ہودؑ نے انہیں اللہ کا وہی پیغام دیا جو اس سے قبل حضرت نوحؑ اپنی قوم کو دے چکے تھے اور حسب معمول قوم کے سرداروں اور استحصالی طبقہ نے اس دعوت کی مخالفت کی اور اپنی ظالمانہ روش کے نتیجہ میں یہ لوگ ایسے تباہ ہوئے کہ ان کی جڑ تک کٹ گئی اور نام و نشان بھی باقی نہ رہا۔

عاد، قومِ نوحؑ کی جانشین اور بڑی قوتوں اور فراخیوں کی حامل قوم تھی

اِذْ جَعَلَکُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ قومِ عاد کو جانشین بنایا گیا تھا قومِ نوحؑ کے بعد یہ لوگ بڑے وَّزَادَکُمْ فِی الْخَلْقِ بَصْۜطَۃً ۷/۶۹ تنومند اور قدآور تھے اور انہیں بڑی فراخیاں حاصل تھیں۔

یہ قوم احقاف کے علاقہ میں آباد تھی اور اس کی طرف ہودؑ بحثیت پیغمبر بھیجے گئے

وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ	لوگوں کو قوم عاد کی سرگزشت سناؤ جب انکی غلط روش کے نتائج سے آگاہ
بِالْاَحْقَافِ	کرنے کیلئے ان کا بھائی ہودؑ انکی طرف احقاف کے علاقہ میں آیا تھا
وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ	یہ رسولوں کے اس سلسلہ سے تعلق رکھتا تھا جو اس سے پہلے بھی
بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ	کئی قوموں کی طرف آچکے تھے اور اس کے بعد بھی آتے رہے
اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ	اس نے اپنی قوم سے کہا اللہ کے قوانین کے سوا کسی کی اطاعت نہ کرو
اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ	مجھے خطرہ ہے کہ اپنی غلط روش کے نتیجہ میں تم
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ ۴۶/۲۱	اپنے آپ کو سخت عذابوں میں مبتلا کر لو گے۔

حضرت ہودؑ کی دعوت

كَذَّبَتْ عَادُ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ۝ۚۖ	قوم عاد نے بھی ہمارے رسولوں کی تکذیب کی
اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ	ان کے بھائی ہودؑ نے جب ان سے کہا
اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ۚ	کیا تم اپنی غلط روش کے تباہ کن نتائج سے بچنا چاہتے ہو میں
اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ۙ	تمہاری طرف اللہ کے ہاں سے امن وسلامتی کا پیغام لے کر آیا ہوں
فَاتَّقُوا اللّٰهَ	لہٰذا تم اللہ کے قوانین کی پیروی کرو اور اس نظام
وَاَطِيْعُوْنِ ۝ۚ	کی اطاعت کرو جو میں تمہارے لئے قائم کرنا چاہتا ہوں اور دیکھو
وَمَآ اَسْـَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ	میں اس نظام کے قیام کے سلسلہ میں تم سے کسی صلہ کا طلبگار
اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي	نہیں ہوں میرا صلہ تو مجھے
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ؕ ۲۶/۱۲۳-۱۲۷	اللہ کی عالمگیر ربوبیت سے مل جائے گا۔

غلط روش کی نشاندہی

اَتَبۡنُوۡنَ بِکُلِّ رِیۡعٍ اٰیَةً	ہودؑ نے ان سے کہا تم اونچے مقامات پر ایسی یادگاریں تعمیر کرتے
تَعۡبَثُوۡنَ ۝	ہو جن کا کوئی مصرف نہیں، عام آدمی کو جن کا کوئی فائدہ نہیں
وَتَتَّخِذُوۡنَ مَصَانِعَ	تم طرح طرح کا سازو سامان اور اسلحہ وغیرہ بناتے ہو تاکہ
لَعَلَّکُمۡ تَخۡلُدُوۡنَ ۝	تمہارا غلبہ و اقتدار اور جور واستبداد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قائم رہے
وَاِذَا بَطَشۡتُمۡ بَطَشۡتُمۡ جَبَّارِیۡنَ ۝	اور کمزوروں پر تمہارے آہنی پنجہ کی گرفت ڈھیلی نہ ہونے پائے
فَاتَّقُوا اللّٰهَ	تم اس روش کو چھوڑ کر اللہ کے قوانین کی پیروی کرو
وَاَطِیۡعُوۡنِ ۝ ۱۳۱-۱۲۸/۲۶	اور جو نظام میں تمہارے سامنے پیش کر رہا ہوں اس کی اطاعت کرو۔

ہودؑ کا اولین مخالف مفاد پرست اور سرمایہ دار طبقہ تھا

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمۡ هُوۡدًا ؕ	اور ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہودؑ کو رسول بنا کر بھیجا
قَالَ یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ	اس نے کہا اے میری قوم اللہ کے قوانین کی اطاعت کرو
مَا لَکُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَیۡرُهٗ ؕ	اس کے سوا کوئی ایسی قوت نہیں جس کی محکومیت اختیار کی جائے
اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ ۝	کیا تم زندگی کی تباہیوں سے بچنا نہیں چاہتے اس پر
قَالَ الۡمَلَاُ الَّذِیۡنَ	اس کی قوم کے صاحبِ دولت واقتدار طبقہ نے جن کے پاس
کَفَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِهٖۤ	سامانِ زیست کی فراوانی تھی اور جنہوں نے انکار وسرکشی کی راہ اختیار کر
اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیۡ سَفَاهَةٍ	رکھی تھی کہا ہمیں تو ایسا نظر آتا ہے کہ تم عقل وخرد کھو بیٹھے ہو

وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الۡكٰذِبِیۡنَ ۝ ۶۶-۶۵/۷ اور ہماری دانست میں تو جو کچھ کہتے ہو وہ نرا جھوٹ ہے۔

وہ حق کے بغیر بڑے بن بیٹھے تھے

فَاَمَّا عَادٌ قوم عاد کا یہ حال تھا کہ

فَاسْتَکْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ۱۵/۴۱ وہ زمین پر بڑے بن بیٹھے تھے بغیر کسی حق کے۔

اور قوموں کی احمقانہ روش

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِکَنَا عَنْ اٰلِھَتِنَا ج انہوں نے کہا کیا تم اس لئے آئے ہو کہ ہمیں ہمارے معبودوں سے

فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ برگشتہ کردو اگر تم اس بات میں سچے ہو کہ ہماری روش کا نتیجہ تباہی ہے

اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ○ تو اس تباہی کو لے آؤ دیر کیوں کرتے ہو

قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ ز اس نے کہا تمہارے اعمال کا نتیجہ کب نکلے گا اس کا علم تو اللہ ہی

وَاُبَلِّغُکُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِہٖ کو ہے میرا فریضہ تو اس کا پیغام تم تک پہنچا دینا ہے

وَلٰکِنِّیْٓ اَرٰکُمْ قَوْمًا تَجْھَلُوْنَ○ ۲۲-۲۳/۴۶ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم بڑی ہی احمق قوم ہو۔

اور پھر ہلاکت آگئی

وَاَنَّہٗٓ اَھْلَکَ عَادَ نِ الْاُوْلٰی ○ ۵۰/۵۳ اور پھر ہلاکتوں سے دوچار ہو گئی عادِ اُولیٰ۔

ہم عصر اقوام پر برتری کے باوجود وہ اپنے انجام سے بچ نہ سکے

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ تاریخ میں عاد ارم کا انجام دیکھو کہ

فَعَلَ رَبُّکَ بِعَادٍ ○ لا اِرَمَ اللہ کے قانون مکافات نے ان کے ساتھ کیا برتاؤ کیا تھا

ذَاتِ الْعِمَادِ ○ لا الَّتِیْ وہ بڑی عالیشان عمارتیں بناتے اور بلند یادگاریں تعمیر کرتے تھے

لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُھَا فِی الْبِلَادِ ○ لا ۶-۸/۸۹ اور انہیں اپنی ہم عصر اقوام میں بے نظیر مقام حاصل تھا۔

ان کا علم و دانش بھی ان کے کسی کام نہ آیا

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ	قوم عاد کو جیسا اقتدار و تمکن حاصل تھا ویسا تمہیں بھی حاصل نہیں
وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّ اَبْصَارًا	نیز وہ غیر مہذب اور وحشی قوم بھی نہیں تھی اسے علم و دانش کے تمام
وَّاَفْئِدَةً ز صلے	ذرائع حاصل تھے وہ سوچ سمجھ اور غور کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی
فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ	لیکن ان پر چونکہ مفاد پرستی کے جذبات غالب تھے
سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ	لہٰذا ان کی عقل و دانش اور فہم و فراست
وَلَآ اَفْئِدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ	ان کے کسی کام نہ آئے
اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ لا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	اور وہ ہمارے قوانین کی مخالفت کرتے رہے
وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا	لہٰذا ان نتائج نے انہیں چاروں طرف سے گھیر لیا
بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ٤٦/٢٦	جن کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے۔

❄❄❄❄❄❄❄❄❄

قوم ثمود

محققین علم الاقوام نے دنیا کی قوموں کو تین بڑی بڑی شاخوں میں تقسیم کیا ہے

ا۔ آریائی ۲۔ منگولی ۳۔سامی

حضرت نوحؑ کے ایک بیٹے کا نام سام تھا۔ ان کی اولاد سامی کہلائی۔ سامی اقوام میں عرب، آرامی، عبرانی، سریانی کلدانی وغیرہ شامل ہیں۔ اقوام سامیہ کا اولین وطن عرب تھا جہاں سے نکل کر وہ بابل، شام اور مصر تک پھیل گئیں ان میں سے جنہوں نے اندرون عرب میں حکومتیں قائم کیں۔ ان میں سب سے مشہور قبیلہ ثمود تھا۔

قوم ثمود عرب کے شمال مغربی علاقہ پر حکمران تھی جسے وادی قرای کہتے ہیں حجر ان کا دارالحکومت تھا جو اس قدیم راستے پر واقع تھا جو حجاز سے شام کی طرف جاتا ہے۔ وادی قرای کے گردو پیش کا علاقہ بڑا سر سبز تھا لیکن آتش فشاں مادہ سے لبریز یہ قوم میدانوں میں وسیع ورفیع محلات تعمیر کرتی اور پہاڑوں کے گوشوں میں مستحکم قلعے بناتی تھی جو فنِ سنگ تراشی کے نمونے تھے۔ اس قوم کی طرف حضرت صالحؑ مبعوث ہوئے۔

اللہ تعالی نے انسان کو پیدا کیا تو اس کے ساتھ ہی اس کے لئے سامان رزق زمین کے دستر خوان پر بافراط بچھا دیا تاکہ ہر کوئی اپنی اپنی ضرورت کے مطابق لے لے لیکن مستبد قوتیں رزق کے سرچشموں کو اپنی ملکیت بنالیتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کمزور انسان بھوکے مرجاتے ہیں۔ حضرات انبیائے کرام کی بعثت کا مقصد یہ بھی ہوتا تھا کہ وہ رزق کے سرچشموں کو مستبد قوتوں کے ہاتھوں سے چھڑا کر نوع انسان کے لئے عام کردیں قوم ثمود کے ہاں بھی یہی حالت تھی قوم کے بڑے بڑے سرداروں نے چراگاہوں اور پانی کے چشموں پر قبضہ جمار کھا تھا اور کمزور انسان ان کے دست نگر تھے حضرت صالحؑ نے معاشرہ کے اس فساد کو مٹانے کی کوشش کی تو قوم کے سرداروں اور دولت مند

طبقہ نے ان کی سخت مخالفت کی لیکن جب حضرت صالحؑ کی قوت مستحکم ہو گئی تو سرداران قوم ان کے ساتھ معاہدہ کرنے پر مجبور ہو گئے اس معاہدہ کی رو سے تمام لوگوں کے لئے چراگاہوں اور پانی کے چشموں پر یکساں حقوق مقرر کر دیئے گئے۔

حضرت صالحؑ نے کہا کہ اس بات کے ثبوت کے لئے کہ تم اپنے معاہدہ پر قائم رہتے ہو یا نہیں میں اپنی اونٹنی چھوڑتا ہوں اگر تم نے اسے چراگاہوں میں چرنے اور چشموں سے پانی پینے دیا تو سمجھا جائے گا کہ تم اپنے معاہدہ پر قائم ہو لیکن ان مفسدین نے اس اونٹنی کو مار ڈالا اور اس طرح اپنی بات سے پھر گئے۔

یہ لوگ عیش کی زندگی بسر کر رہے تھے کہ آتش فشاں پہاڑوں میں دھماکے اور زلزلے شروع ہو گئے جس سے قوم ثمود کی بستیاں راکھ کا ڈھیر بن گئیں۔

o

حضرت صالحؑ کی دعوت

وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صٰلِحًا ۘ	ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا انہوں نے کہا
قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ	اے میری قوم تم صرف اللہ کے قوانین کی محکومیت اختیار کرو
مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ	اس کے سوا تمہارے لئے کوئی صاحب اقتدار نہیں
هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ	اسی نے تمہیں اس ملک میں اٹھا کھڑا کیا اور اچھی طرح آباد کیا
فِیْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ۱۱/۶۱	لہٰذا اس کے قوانین کی حفاظت میں آجاؤ۔

معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کر کے فساد بپا نہ کرو

وَاذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ	دیکھو تم قوم عاد کی سرکشی کا نتیجہ دیکھ چکے ہو
خُلَفَآءَ مِنْۢ	ان کے بعد اللہ نے تمہیں ان کا

بَعْدِ عَادٍ وَّ بَوَّاَ كُمْ فِی الْاَرْضِ — جانشین بنایا اور تمہیں ملک میں اس طرح متمکن کر دیا کہ
تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا — تم اس کے میدانوں میں محلات تعمیر کرتے ہو
وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ — اور پہاڑوں کو تراش کر ان میں مکانات بناتے ہو اللہ کی
فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ — ان نعمتوں کو اور اس کے قانون کی قوتوں کو اپنے پیش نظر رکھو
وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ ۷۴/۷ اور ملک میں ناہمواریاں پیدا کر کے فساد مت برپا کرو۔

اور اسلاف کی آڑ

قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا — انہوں نے کہا اے صالحؑ تم سے تو ہمیں بڑی امیدیں وابستہ تھیں
قَبْلَ هٰذَآ — کہ تم اپنے اسلاف کے سچے جانشین ہو گے
اَتَنْهٰنَآ اَنْ نَّعْبُدَ — کیا تم ہمیں ان کی اطاعت سے روکنا
مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۶۲/۱۱ — چاہتے ہو جن کی اطاعت ہمارے بزرگ کرتے رہے ہیں۔

وحی کے مقابلہ میں اسلاف کے مسلک کی کوئی حیثیت نہیں

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ — صالحؑ نے کہا اے میری قوم غور تو کرو کہ
اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ — اللہ نے مجھے وحی جیسی نعمتِ کبریٰ سے نوازا ہے اور اس کی بنا پر میں
وَاٰتٰنِیْ مِنْهُ رَحْمَةً — صحیح راستہ کی طرف رہنمائی دینے والی روشن قندیل لیے کھڑا ہوں
فَمَنْ يَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ — اگر اس کے باوجود میں اس کے احکام سے سرکشی اختیار کروں
اِنْ عَصَيْتُهٗ ۶۳/۱۱ — تو مجھے اس کے قانونِ مکافات کی گرفت سے کون بچائے گا۔

اور دولت واقتدار میں بد مست لوگ

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ — اس پر قوم کے صاحبِ دولت واقتدار طبقہ کے افراد

اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ	جو دولت اور قوت کے نشہ میں بدمست ہو رہے تھے
لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا	ان کمزور ونادار لوگوں سے جنہیں یہ ذلیل وحقیر سمجھتے تھے
لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ	اور جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا تھا کہا
اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا	کیا تم واقعی یہ سمجھتے ہو کہ صالحؑ کو
مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ	اس کے رب نے اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے انہوں نے کہا
قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ○	ہاں ہم نے صالحؑ کے ذریعے بھیجے گئے نظام کو قبول کر لیا ہے
قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا	اس پر ان متکبر سرداروں اور وڈیروں نے کہا
اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ	تمہارا اس نظام کو تسلیم کرنا
كٰفِرُوْنَ ○ ۷۶-۷۵/۷	ہمیں قبول نہیں ہے۔

دو مخالف گروہ

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ	اور ہم نے قوم ثمود کی طرف بھیجا
اَخَاهُمْ صٰلِحًا	ان کے بھائی صالحؑ کو
اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ	اس نے انہیں اللہ کے قوانین کی محکومیت اختیار کرنے کے

فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ○ ۲۷/۴۵ لئے کہا جس پر اس قوم میں دو مخالف گروہ بن گئے۔

حضرت صالحؑ کے لائے ہوئے نظام کے ساتھ مخالفین کا معاہدہ

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ	اور قوم ثمود کی طرف ہم نے ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا
قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ	اس نے کہا اے میری قوم اللہ کے قوانین کی محکومیت اختیار کرو
مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ	اس کے سوا کوئی اور قوت ایسی نہیں جس کی محکومیت اختیار کی جائے

قَدْجَآءَ تْكُمْ بَيِّنَةٌ — تمہارے پاس نظام خداوندی کے واضح قوانین آچکے ہیں جن کی رو سے

مِّنْ رَّبِّكُمْ ط — کسی کو رزق کے سرچشموں پر قبضہ جمانے کی اجازت نہیں ان سے ہر کوئی

هَذِهِ نَاقَةُ اللّٰهِ — یکساں طور پر فیضیاب ہوگا اس سلسلہ میں اللہ کے نام پر ایک اونٹنی

لَكُمْ اٰيَةً — چھوڑی جارہی ہے جو اس بات کی نشانی ہوگی کہ تم اپنے عہد پر پابند ہو

فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ — یہ اونٹنی اللہ کی زمین پر جہاں سے چاہے چر کر پیٹ بھرے گی

وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ — اور کوئی اسے ایسا کرنے سے روکے گا نہیں

فَيَاْخُذَ كُمْ — یاد رکھو اگر تم نے اس معاہدہ کی خلاف ورزی کی تو

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ۷/۷۳ — سخت عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

اور معاہدہ کی خلاف ورزی

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ — پھر انہوں نے اونٹنی کو مار ڈالا

وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ — اور اس بات کا ثبوت دے دیا کہ وہ قانونِ خداوندی سے سرکش ہیں

وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ — اور صالحؑ سے کہا لے آؤ اس عذاب کو جس کی تم دھمکی دیتے تھے

اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ ۷/۷۷ اگر تم واقعی اللہ کے رسول ہو۔

آخری مہلت

فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ط اس پر صالحؑ نے کہا تمہیں تین دن تک گھروں میں رہنے کی اور

ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ۝ ۱۱/۶۵ مہلت ہے یاد رکھو یہ ایسا انتباہ ہے جو ہرگز غلط ثابت نہیں ہوگا۔

اور پھر ظہورِ نتائج کا وقت آ گیا

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا — چنانچہ جب ظہورِ نتائج کا وقت آگیا

نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ	تو ہم نے صالحؑ کو اور ان لوگوں کو
اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا	جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت سے
وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ؕ	اس دن کے رسوا کن عذاب سے بچالیا
اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ○	بلاشبہ تیرے رب کا قانون بڑا ہی طاقتور اور غالب ہے
وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ	اور جن لوگوں نے ظلم کئے تھے انہیں سخت دھماکے نے آن پکڑا
فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ○ۙ	اور صبح کے وقت وہ اپنے گھروں میں بے حس و حرکت اوندھے پڑے
كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ	ہوئے تھے اور وہ گھر اس طرح ویران ہو گئے گویا کبھی آباد ہی نہ تھے
اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَاۡ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ	یاد رکھو ثمود نے قوانین خداوندی سے انکار و سرکشی اختیار کر
اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ○ۧ ۶۸-۶۶/۱۱	رکھی تھی جس کے نتیجہ وہ زندگی کی خوشگواریوں سے محروم ہو گئے۔

لیکن کیا کروں کہ تمہیں اپنے خیر خواہ پسند ہی نہیں

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ	پھر ایک شدید زلزلہ نے انہیں آن پکڑا
فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ○	اور صبح کے وقت وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے تھے
فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ	اور صالحؑ وہاں سے یہ کہتے ہوئے نکل گئے کہ
يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ	اے میری قوم میں نے پروردگار کا پیغام تمہیں پہنچادیا تھا
وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ	اور تمہاری خیر خواہی چاہی تھی لیکن کیا کروں

لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ○ ۷۹-۷۸/۷ کہ تمہیں اپنے خیر خواہ پسند ہی نہیں ہیں۔

****

حضرت ابراہیم علیہ السلام

حضرت ابراہیمؑ ترتیب زمانی کے اعتبار سے نوحؑ، ہودؑ اور صالحؑ کے بعد آتے ہیں تورات کا بیان ہے کہ نوحؑ کی آٹھویں پشت میں نحور پیدا ہوئے ان کے بیٹے آزر اور آزر کے بیٹے ابراہیمؑ تھے۔

آزر کا خاندان کلدانیوں کے شہر اُور (UR) میں آباد تھا اس زمانے میں کلدانیوں (بابل) کا تمدن اپنے اوجِ کمال پر تھا اس تاریخی قیاس کے مطابق آپ کا زمانہ قریب ۲۲۰۰ ق م قرار دیا جاسکتا ہے۔

آپؑ کی قوم بت پرست تھی اور ستارہ پرستی میں مشہور تھی خود آپؑ کے والد ایک بہت بڑے پجاری تھے آپؑ نے اپنی دعوت کا آغاز اپنے ہی گھر سے کیا۔ والد نے سخت مخالفت کی پھر آپؑ نے قوم کو مخاطب کیا اور واضح الفاظ میں انہیں بتایا کہ وہ کس ضلالت میں مبتلا ہیں یہ کشمکش اس حد تک بڑھی کہ ایک دن آپ نے مندر میں جا کر بتوں کو توڑ دیا اس دوران میں بادشاہ کے ساتھ بھی آپؑ کا مکالمہ ہوا جس میں آپ نے اسے دلائل و براہین سے لاجواب کر دیا۔

ان پے در پے شکستوں سے قوم کے دل میں آتشِ انتقام بھڑک اٹھی اور وہ آپ کی جان کے لاگو ہو گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی تمام تر تدابیر کو ناکام کر دیا اور آپؑ اپنے بھتیجے حضرت لوطؑ کے ساتھ اس مقام سے شام کی طرف ہجرت کر گئے اور پھر فلسطین میں اقامت پذیر ہو گئے۔

آپؑ نے اپنے بیٹے اسحاقؑ کو فلسطین میں آباد کیا اور دوسرے بیٹے اسماعیلؑ کو ساتھ لیکر اللہ کے حکم سے وادی غیر ذی زرع۔ حجاز میں مکہ کے مقام پر خانہ کعبہ تعمیر کیا اور اس کی تولیت اسمٰعیلؑ کے سپرد کی اسحاقؑ کی شاخ سے تمام انبیائے بنی اسرائیل مبعوث ہوئے اور شاخِ اسمٰعیلؑ سے حضرت محمد ﷺ وجہ شادانی عالم ہوئے۔

یہ تھے حضرت ابراہیمؑ جن کے متعلق قرآن کا کہنا کہ وہ اپنی ذات میں ایک فرد نہیں بلکہ پوری امت تھے ۱۶/۱۲۰

حضرت ابراہیمؑ سچائی کا پیکر تھے

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ؕ	اور کتاب میں ابراہیمؑ کا ذکر کر
اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝ ۱۹/۴۱	بلاشبہ وہ سچائی کا پیکر اور اللہ کا نبی تھا۔

حضرت ابراہیمؑ کی جامع و متوازن شخصیّت

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً	بلاشبہ ابراہیمؑ اپنی جامع شخصیت میں ایک پوری قوم تھا ہر غیر
قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ	خدائی نظام سے منہ موڑ کر قوانین خداوندی کے سامنے جھکا ہوا
وَلَمْ يَكُ مِنَ	وہ ایسے لوگوں میں سے نہ تھا جو قوانینِ خداوندی کے
الْمُشْرِكِيْنَ ۝ۙ	ساتھ دوسرے قوانین بھی شامل کر لیتے ہیں
شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ	نعمائے خداوندی کی یہی قدر شناسی تھی جس کی بناپر اللہ نے
اِجْتَبٰهُ وَهَدٰهُ	اسے چن لیا تھا اور اس کی رہنمائی کر دی تھی
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝	اپنے توازن بدوش نظام کی طرف جس کے ذریعہ
وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ	سے اس کی دنیاوی زندگی بھی حسن و توازن کی حامل ہو گئی تھی
وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ	اور اخروی زندگی میں اس کا شمار ان لوگوں میں ہو گا
الصّٰلِحِيْنَ ۝ؕ ۱۲۰۔۱۲۲/۱۶	جن کی صلاحیتیں نشو و نما پا گئیں۔

حضرت ابراہیمؑ کا انقلابی طرز عمل

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ	دیکھو! تمہارے لئے بہترین اور متوازن نمونہ ہے ابراہیمؑ
فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ	اور ان کے ساتھیوں کے طرز عمل میں، انہوں نے صاف طور پر
اِذْقَالُوْا لِقَوْمِهِمْ	اپنے اقربا اور افراد قوم سے کہہ دیا تھا کہ
اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا	ہم تم سے بھی بیزار ہیں اور تمہارے ان معبودوں سے
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ز	بھی جن کی تم اللہ کے سوا تابعداری کرتے ہو ہمارے اور تمہارے
كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ	راستے الگ ہو گئے اور ہم تمہارے طرز زندگی سے یکسر انکار کرتے ہیں
الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا	ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لئے دشمنی اور عداوت رہے گی
حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ ۶۰/۴	جب تک کہ تم خدائے واحد کے نظام کو قبول نہیں کر لیتے۔

قوموں کی اصلاح کا پیغمبرانہ انداز

وَاِذْقَالَ اِبْرٰهٖمُ	اور ابراہیمؑ نے جب اپنی قوم کی مردہ حالت کو دیکھا تو عرض کیا
رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ط	پروردگار کیا ایسی مردہ قومیں بھی حیاتِ نو حاصل کر سکتی ہیں،
قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ط	فرمایا گیا کیا تمہارا اس پر ایمان نہیں ہے ؟ عرض کیا
قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ	ایمان تو ہے لیکن اطمینان چاہتا ہوں کہ یہ کس طرح ہو گا تاکہ پورے
لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ط	اطمینان قلب کے ساتھ اس پروگرام پر عمل پیرا ہو جاؤں بتلایا گیا
قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ	مثال کے طور پر تم چند جنگلی پرندے لو شروع میں وہ تم سے بھاگیں گے
فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ	لیکن آہستہ آہستہ انہیں اپنے سے مانوس کر کے سدھاؤ
ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا	پھر انہیں اگر علیحدہ علیحدہ ٹیلوں پر چھوڑ کر کے بلاؤ گے تو

ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ	دوڑتے ہوئے تمہارے پاس آجائیں گے اسی طرح اپنی قوم کو بھی
وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ	سدھاؤ اور جان لو کہ اللہ کے نظام میں بڑی
عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ ۲/۲۶۰	قوت بھی ہے اور بڑی حکمت بھی۔

جابر حکمران کے سامنے کلمہ حق

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ	اس حکمراں کے معاملہ پر غور کیا
حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ	جس نے اللہ کے بارے میں ابراہیمؑ سے بحث کی تھی اور اس کی
اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ	بحث دلیل و برہان کے بجائے محض حکومت و طاقت کے گھمنڈ پر تھی
اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ	ابراہیمؑ نے اس سے کہا جس نظام کی طرف میں دعوت دیتا ہوں اس میں
يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ	زندگی اور موت کے فیصلے قوانینِ خداوندی کے مطابق ہوتے ہیں
قَالَ اَنَا اُحْيٖ	اس نے کہا یہاں زندگی اور موت کے فیصلے میری مرضی کے مطابق
وَاُمِيْتُ ؕ	ہوتے ہیں میری مملکت میں میرے اوپر کسی اور کا اقتدار نہیں ابراہیمؑ
قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ	نے کہا اگر تمہاری مملکت میں اقتدار اعلیٰ تمہارا ہی ہے اس کے اوپر کسی
يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ	اور کا اقتدار نہیں تو اللہ کے قانون کے مطابق سورج مشرق سے طلوع ہوتا
فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ	ہے تم اسے حکم دو کہ وہ تمہاری مملکت میں مغرب کی طرف سے نمودار
فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ	ہوا کرے جسے سن کر وہ ہکا بکا رہ گیا لیکن سیدھی راہ پر پھر بھی نہ آیا اسلئے

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ۲/۲۵۸ کہ جن لوگوں کو ظلم کا چسکا پڑ جائے وہ راہ راست پر نہیں آیا کرتے۔

دلائل کا پیغمبرانہ انداز

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ	ابراہیمؑ نے جب اپنے والد آزر سے کہا یہ کیا ہے کہ آپ نے اپنے

اَتَتَّخِذُ اَصۡنَامًا اٰلِهَةً ۚ	ہاتھ کی تراشیدہ مورتیوں اور غیر خدائی قوتوں کو اپنا خدا بنا رکھا ہے
اِنِّیۡۤ اَرٰىكَ وَ قَوۡمَكَ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۝	میرے نزدیک تو آپ اور آپ کی قوم کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا ہے
وَ كَذٰلِكَ نُرِیۡۤ اِبۡرٰهِیۡمَ	ہم نے ابراہیمؑ کو کائناتی نظام کا مشاہدہ کرایا تھا
مَلَكُوۡتَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ	جس سے اسے یقین حاصل ہو گیا تھا کہ ساری کائنات میں
وَلِیَكُوۡنَ مِنَ الۡمُوۡقِنِیۡنَ ۝	فقط خدائے واحد کا قانون جاری وساری ہے چنانچہ
فَلَمَّا جَنَّ عَلَیۡهِ	وہ مشاہداتی دلائل سے قوم کے باطل عقائد کا ابطال کرتا تھا رات
الَّیۡلُ رَاٰ كَوۡكَبًا ۚ	کے وقت جب ستارہ نمودار ہوتا تو
قَالَ هٰذَا رَبِّیۡ ۚ	ابراہیمؑ کہتا اچھا تم کہتے ہو یہ میرا پروردگار ہے
فَلَمَّاۤ اَفَلَ	اس کے بعد جب وہ ستارہ ڈوب جاتا
قَالَ لَاۤ اُحِبُّ الۡاٰفِلِیۡنَ ۝	تو کہتا کیا ایسی ناپائیدار چیز بھی اللہ ہو سکتی ہے
فَلَمَّا رَاَ الۡقَمَرَ بَازِغًا	اسی طرح جب چمکتا ہوا چاند نکلتا
قَالَ هٰذَا رَبِّیۡ ۚ	تو وہ کہتا تم کہتے ہو یہ میرا پروردگار ہے
فَلَمَّاۤ اَفَلَ	اس کے بعد جب وہ غروب ہو جاتا تو کہتا اگر میرے اللہ
قَالَ لَئِنۡ لَّمۡ یَهۡدِنِیۡ رَبِّیۡ	نے میری رہنمائی نہ کی ہوتی تو میں بھی تمہاری طرح گمراہ ہو جاتا
لَاَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡقَوۡمِ الضَّآلِّیۡنَ ۝	اور ایسے عناصر کو خدا ماننے لگ جاتا جنہیں اپنے آپ پر بھی اختیار نہیں
فَلَمَّا رَاَ الشَّمۡسَ بَازِغَةً	جب سورج اپنی تابناکیوں کے ساتھ طلوع ہوتا تو کہتا تمہارا کہنا ہے
قَالَ هٰذَا رَبِّیۡ هٰذَاۤ اَكۡبَرُ ۚ	کہ یہ بہت بڑا ہے اس لئے اسے پروردگار تسلیم کر لوں اور جب وہ بھی
فَلَمَّاۤ اَفَلَتۡ قَالَ	غروب ہو جاتا تو کہتا دیکھ لو اپنے خدا کا حشر اے میری قوم جنہیں تم
یٰقَوۡمِ اِنِّیۡ بَرِیۡٓءٌ	خدائی اقتدار و اختیار میں شریک سمجھتے ہو خواہ وہ اجرامِ فلکی ہوں

مِمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝	یادیوی دیوتا خواہ تمہارے مذہبی پیشوا ہوں یا تمہارا بادشاہ میں انکے خدا
اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ	ہونے کے تصور سے بیزار ہوں میں اپنی توجہات کا مرکز اس ذات بے
فَطَرَ السَّمٰوٰتِ	ہمتا کو سمجھتا ہوں جو اس کائنات کو عدم سے وجود میں لائی اور تمام
وَالْاَرْضَ	اجرام فلکی جسکے قانون کے تحت چل رہے ہیں
حَنِیْفًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ	اس لئے میں اس کے اقتدار میں کسی کو شریک
الْمُشْرِكِیْنَ ۝ ۸۰-۷۴/۶	نہیں کرسکتا یہ مرا دوٹوک فیصلہ ہے۔

حضرت ابراہیمؑ وحضرت یعقوبؑ کی اپنی اولاد کو تلقین

وَوَصّٰی بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ وَیَعْقُوْبُ ؕ	اور ابراہیمؑ ویعقوبؑ نے اپنی اولاد کو تلقین کی تھی کہ
یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی لَكُمُ الدِّیْنَ	یہی وہ نظام زندگی ہے جسے اللہ نے تمہارے لئے منتخب کیا ہے لہذا تم
فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا	اپنی تمام زندگی اس کے مطابق بسر کرنا
وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ ۲/۱۳۲	اور مرتے دم تک اس کی اطاعت کرتے رہنا۔

گمراہوں کی دلیل کہ ہم نے بزرگوں کو ایسا کرتے ہوئے پایا

وَلَقَدْ اٰتَیْنَآ اِبْرٰهِیْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ	قبل ازیں ہم نے ابراہیمؑ کو وہ سوجھ بوجھ عطا کی تھی جو اسکے منصب
وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِیْنَ ۝	کے شایان شان تھی اور ہم اس کی حالت سے خوب واقف تھے
اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ	اس نے اپنے والد اور اپنی قوم سے کہا تھا
مَا هٰذِهِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْٓ	یہ کیا مورتیاں ہیں جن کی تم پرستش کرتے ہو
اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ۝	اور جن کے مجاور بن کر بیٹھے ہو
قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِیْنَ ۝	انہوں نے کہا ہم نے اپنے بزرگوں کو انکی پرستش کرتے پایا لہذا ہم بھی کر

قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ	رہے ہیں ابراہیمؑ نے کہا تم بھی کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا ہو
وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○	اور تمہارے بزرگ بھی صریح گمراہی میں مبتلا تھے
قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ	انہوں نے کہا ابراہیمؑ کیا تم یہ کچھ سچ مچ کہہ رہے ہو
اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ○	یا یونہی مذاق کرتے ہو، انہوں نے کہا
قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ	جن مورتیوں کو تم خود بناتے ہو وہ خدا کس طرح ہو سکتی ہیں
وَالْاَرْضِ الَّذِيْ	تمہارا پروردگار تو وہ اللہ ہے جو اس کائنات کو
فَطَرَهُنَّ ۡ	عدم سے وجود میں لایا اور اسکو نشو و نما دے رہا ہے
وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ	میں اس بات کی جیسی چاہو
مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ○ ۵۱-۵۲/۲۱	شہادت پیش کر سکتا ہوں۔

پیغمبرانہ جرأت

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا	پھر ایک دن موقع پا کر ابراہیمؑ نے ان سب مورتیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر
اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ	ڈالا اور صرف ایک بڑے بُت کو رہنے دیا
لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ○	تاکہ وہ اسکی طرف رجوع کر سکیں چنانچہ
قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ	ان لوگوں نے اپنے خداؤں کا یہ حشر دیکھ کر کہا یہ کس کی کارستانی ہے
اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○	جس کسی نے بھی یہ کیا ہے وہ بڑا ہی ظالم اور سرکش ہے
قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ	کچھ لوگ بولے ابراہیم نامی ایک نوجوان کو ہم نے
يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ○ ؕ	ان مورتیوں کے متعلق طرح طرح کی باتیں کرتے سنا ہے
قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ	پجاریوں نے کہا ابراہیم کو سب لوگوں کے سامنے پکڑ کر لایا جائے

لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ○	تاکہ یہ لوگ اس کے خلاف شہادت دے سکیں
قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا	انہوں نے پوچھا اے ابراہیمؑ
بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝	کیا ہمارے خداؤں کا یہ حشر تم نے کیا ہے
قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا	ابراہیمؑ نے کہا مجھے تو یہ اس بڑے بت کی کارستانی معلوم ہوتی ہے
فَسْئَلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ○	تم یہ سب اس سے پوچھ کیوں نہیں لیتے
فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ	اس پر انہوں نے خجالت سے سر جھکا دیئے
فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝	اور ایک لحظہ کے لئے سوچا کہ ظالم تو خود ہم ہی ہیں
ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ	پھر سر جھکا کر بولے
لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ○	تم تو جانتے ہو کہ یہ بول نہیں سکتے اس پر ابراہیمؑ نے کہا
قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	ذرا ہوش کرو کہ تم اللہ کو چھوڑ کر انکی اطاعت کرتے ہو
مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ۝	جو تمہیں نہ کوئی نفع پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان
اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ	تُف ہے تم پر اور تمہارے ان معبودوں پر
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ	جن کی تم اللہ کی بجائے اطاعت کرتے ہو
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ ٢١/٥٨-٦٧	کیا تم ذرا بھی عقل و فکر سے کام نہیں لیتے۔

اور حضرت ابراہیمؑ مذہبی پیشواؤں کی آتش انتقام سے بچ کر نکل گئے

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ	مذہبی پیشوا ابراہیمؑ کے خلاف عداوت اور انتقام کی آگ بھڑکا رہے
وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ	تھے اور کہہ رہے تھے کہ اسے زندہ جلا کر اپنے خداؤں کا بول بالا کر دو
اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ○	اگر تم میں کچھ کرنے کی ہمت ہے

قُلْنَا یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا	لیکن ہم ایسا انتظام کر رہے تھے کہ آتش انتقام کے شعلے سرد پڑ جائیں
وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ ۝ۙ	اور ابراہیمؑ کو کوئی گزند نہ پہنچا سکیں
وَاَرَادُوْا بِهٖ كَیْدًا	چنانچہ انہوں نے اس سلسلہ میں ابراہیمؑ کے خلاف جو تدبیر سوچی تھی
فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِیْنَ ۝ۚ	ہم نے اسے بیکار کر دیا اور یوں وہ سب اپنے منصوبوں میں ناکام رہ گئے
وَنَجَّیْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ	اور ابراہیمؑ اور اس کے ساتھی لوطؑ کو ہم نے انکی سازشوں سے بچا کر
الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا	اس سرزمین کی طرف بھیج دیا جسے
لِلْعٰلَمِیْنَ ۝ ۷۱-۶۸/۲۱	اقوام عالم کے لئے بڑا ہی بابرکت بنایا گیا تھا۔

حضرت ابراہیمؑ کی نسل میں آنے والے راہ نما

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ؕ	اور ہم نے ابراہیمؑ کو اسحاقؑ جیسا بیٹا اور یعقوبؑ جیسا پوتا دیا ان سب کو
كُلًّا هَدَیْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَیْنَا مِنْ قَبْلُ	ہم نے اسی طرح راہ راست کی طرف رہنمائی دی جس طرح قبل ازیں نوحؑ کو
وَمِنْ ذُرِّیَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ وَاَیُّوْبَ	دی تھی اور اس کی نسل میں سے داؤدؑ۔ سلیمانؑ۔ ایوبؑ
وَیُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ	یوسفؑ، موسیٰؑ اور ہارونؑ بھی اسی راہ پر چل کر کامیاب و کامران ہوئے
وَكَذٰلِكَ نَجْزِی	تھے یوں ہم ان لوگوں کی محنت کو بار آور کیا کرتے ہیں جو
الْمُحْسِنِیْنَ ۝ۙ	حسن و توازن سے بھرپور زندگی بسر کرتے ہیں
وَزَكَرِیَّا وَیَحْیٰى وَعِیْسٰى وَاِلْیَاسَ ؕ	اور اس کی نسل میں سے زکریاؑ۔ یحییٰؑ۔ عیسیٰؑ اور الیاسؑ کو راہ یاب کیا گیا
كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝	ان سب کی صلاحیتیں نشوونما یافتہ تھیں
وَاِسْمٰعِیْلَ وَالْیَسَعَ وَیُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ	اور انہی میں سے اسمٰعیلؑ۔ الیسعؑ۔ یونسؑ اور لوطؑ تھے
وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى	اور سب کو زندگی کی خوشگواریوں میں

الْعٰلَمِيْنَ ۝ ۸۶-۸۴/۶ — اقوام عالم پر فضیلت حاصل تھی

انبیائے کرامؑ کے لائے ہوئے معاشی نظام کے بنیادی اُصول

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ۝ — انکی حالت پر غور کیا جو نظامِ خداوندی سے روگردانی کر گئے وہ محنت

وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ۝ — کرنیوالے کی محنت کا تھوڑا سا معاوضہ دے کر باقی اپنے لئے رکھ لیتے ہیں

اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ۝ — وہ کس غیب کے علم سے اپنے ان پیمانوں کو درست تصور کرتے ہیں

اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ۝ — انہیں کیا ان قوانین واصولوں کی خبر نہیں جو ان صحائف میں دئے

وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى ۝ — گئے تھے جو موسیٰؑ اور وفا کے پیکر ابراہیمؑ کی طرف نازل ہوئے

اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۝ — وہ اصول یہ تھے کہ کوئی محنت کرنیوالا کسی دوسرے کے منافع کیلئے محنت

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝ — نہیں کریگا اور یہ کہ انسان کے لئے سوائے محنت کے اور کسی چیز

وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۝ — کا معاوضہ نہیں ہر کسی کی محنت کا جائزہ لیا جائے گا۔

ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۝ — اور اس کے مطابق پورا پورا معاوضہ ادا کیا جائے گا

وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ۝ — بلاشبہ انسانی زندگی کا منتہاو مقصود یہ ہے کہ اللہ کا نظام ربوبیت قائم ہو

وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ — جائے یہ وہ معاشی اصول ہیں جن کی پیروی اور عدم پیروی سے قوموں کے

وَاَبْكٰى ۝ — حصہ میں خوشیاں و غم آتے ہیں

وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ۝ ۴۴-۳۳/۵۳ — اور یہی وہ اصول ہیں جن سے قوموں کی موت وحیات وابستہ ہے۔

اور جو فریب نفس میں مبتلا ہیں

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهِمَ — غور کرو کہ جو کوئی مسلک ابراہیمؑ سے روگردانی کر کے دوسرے راستوں

اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ — پر چل نکلے وہ فریبِ نفس میں مبتلا نہیں تو اور کیا ہے یہی وہ نظام زندگی

وَلَقَدِاصۡطَفَیۡنٰهُ فِی الدُّنۡیَا	تھا جس کے ذریعہ سے اسے دنیاوی زندگی میں بھی ایک خاص مقام حاصل ہو
وَاِنَّهٗ فِی الۡاٰخِرَةِ	گیا تھا اور آخرت میں بھی اس کا شمار
لَمِنَ الصّٰلِحِیۡنَ o	ان خوش بخت لوگوں میں ہو گا جن کی صلاحیتیں نشوونما پا گئیں
اِذۡقَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسۡلِمۡ	اسے جب کہا گیا کہ اپنے پروردگار کے قوانین کے آگے جھک جاؤ تو اس
قَالَ اَسۡلَمۡتُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ o ۲/۱۳۱	نے کہا میں پروردگار عالم کے قوانین کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہوں۔

اللہ کا دیا ہوا نظامِ زندگی ایک ہی تھا جو مختلف انبیاء کرامؑ کی معرفت دیا جاتا رہا

وَقَالُوۡا کُوۡنُوۡا هُوۡدًا	یہودی کہتے ہیں ہماری گروہ بندی میں شامل ہو جاؤ راہ راست پاؤ گے
اَوۡنَصٰرٰی تَهۡتَدُوۡا	اور عیسائی کہتے ہیں ہماری گروہ بندی میں شامل ہو جاؤ ہدایت پاؤ گے
قُلۡ بَلۡ مِلَّةَ اِبۡرٰهٖمَ	ان سے کہو کیوں نہ ہم سب مل کر ابراہیمؑ کے مسلک کو اختیار کر لیں
حَنِیۡفًا	جو ان تمام گروہ بندیوں سے بالا ہو کر خالصتاً نظامِ خداوندی کا پیروکار تھا
وَمَا کَانَ مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ o	اور اس میں کسی غیر خدائی تصور کو شریک نہیں کرتا تھا
قُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ	کہو، آؤ ہم سب مل کر اللہ کے قوانین پر ایمان لائیں
وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡنَا	وہ قوانین جو اب ہماری طرف نازل ہوئے ہیں
وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلٰۤی اِبۡرٰهٖمَ	یہی وہ قوانین ہیں جو قبل ازیں ابراہیمؑ پر نازل ہوئے تھے
وَاِسۡمٰعِیۡلَ وَاِسۡحٰقَ	اور یہی ہیں جو اسمٰعیلؑ، اسحاقؑ،
وَیَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطِ	یعقوبؑ اور ان کی اولاد کو ملے تھے
وَمَاۤ اُوۡتِیَ مُوۡسٰی وَعِیۡسٰی	اور یہی قوانین موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دیے گئے تھے اور پروردگار
وَمَاۤ اُوۡتِیَ النَّبِیُّوۡنَ مِنۡ رَّبِّهِمۡ	نے یہی قوانین دیگر تمام انبیاء کرام کو بھی دیے تھے تمام انبیاء

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ	ایک ہی سلسلہ کی کڑیاں ہیں ہم ان
اَحَدٍ مِّنْهُمْ ؗ	کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے یہ
وَنَحْنُ لَهٗ	ہے وہ مسلک جسکی رو سے ہم خالص
مُسْلِمُوْنَ ۝۱۳۶ ۲/۱۳۵	قوانین خداوندی کی اطاعت کرتے ہیں

حضرت ابراہیمؑ تمام گروہ بندیوں سے بالا ہو کر خالص نظامِ خداوندی کے پیروکار تھے

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا	دیکھو ابراہیمؑ کا نہ تو یہودیوں کی موجودہ گروہ بندی سے کوئی تعلق ہے
وَّلَا نَصْرَانِيًّا	اور نہ وہ عیسائیوں کی موجودہ گروہ بندی سے ہی کوئی واسطہ رکھتا ہے
وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا	وہ تو ان تمام گروہ بندیوں سے بالا ہو کر خالصتاً نظامِ خداوندی کا پیروکار
مُّسْلِمًا ؕ	تھا اور قوانین خداوندی کے سامنے سر تسلیم خم کئے ہوئے تھا
وَمَا كَانَ مِنَ	اور اس میں کسی غیر خدائی
الْمُشْرِكِيْنَ ۝ ۳/۶۷	تصور کو شریک نہیں کرتا تھا۔

ابراہیمؑ کا خواب اور قربانی کی حقیقت

قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْۤ اَرٰى	ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے (اسمٰعیلؑ) سے کہا
فِي الْمَنَامِ	میں نے خواب میں دیکھا ہے
اَنِّيْۤ اَذْبَحُكَ	کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں
فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ	سو تم اس پر غور کر کے بتاؤ کہ تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہے
قَالَ يٰۤاَبَتِ	بیٹے نے کہا ابا جان اگر یہ اللہ کا
افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ؗ	حکم ہے تو اسے پورا کر ڈالیے

سَتَجِدُنِیۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ	مجھے آپ انشاء اللہ
مِنَ الصّٰبِرِیۡنَ ۝	ثابت قدم پائیں گے چنانچہ جب ان دونوں
فَلَمَّاۤ اَسۡلَمَا	نے اسے اللہ کا حکم سمجھ کر اس کے آگے سر تسلیم
وَتَلَّهٗ لِلۡجَبِیۡنِ ۝	خم کر دیا اور باپ نے بیٹے کو ایک اونچی جگہ پر کنپٹی کے بل لٹا دیا تو ہم
وَنَادَیۡنٰهُ اَنۡ یّٰۤاِبۡرٰهِیۡمُ ۝	نے کہا اے ابراہیمؑ! تم نے ایک خواب کو حقیقت سمجھ کر اپنے بیٹے کو
قَدۡ صَدَّقۡتَ الرُّءۡیَا	سچ مچ ذبح کرنے کے لئے لٹا دیا۔ یہ تو محض ایک خواب تھا (ہمارا حکم
اِنَّا کَذٰلِكَ نَجۡزِی	نہیں تھا) ہم نے تمہیں اور تمہارے بیٹے کو اس سے بچا لیا دیکھو نکہ حسین
الۡمُحۡسِنِیۡنَ ۝	انداز سے زندگی بسر کرنیوالوں کو ہم ایسے نقصانات سے بچا لیا کرتے ہیں
اِنَّ هٰذَا لَهُوَ	اللہ کی طرف سے یہ ایک واضح
الۡبَلٰٓؤُا الۡمُبِیۡنُ ۝	انعام تھا جو ابراہیمؑ پر کیا گیا
وَفَدَیۡنٰهُ بِذِبۡحٍ	دیکھو ہم نے تمہارے بیٹے کو ایک نہایت ہی
عَظِیۡمٍ ۝	عظیم قربانی کے لئے بچا لیا ہے
وَتَرَکۡنَا عَلَیۡهِ	جو قربانی ابراہیمؑ دینے جا رہا تھا وہ تو اس کے بیٹے اسمٰعیل کی ذات تک محدود
فِی الۡاٰخِرِیۡنَ ۝	رہتی لیکن جو کام ہم اس سے لینا چاہتے تھے اس کا سلسلہ رہتی دنیا تک
سَلٰمٌ عَلٰۤی اِبۡرٰهِیۡمَ ۝	چلنا ہے اسطرح ابراہیمؑ کو زندگی کے ہر مرحلہ میں سلامتی نصیب
کَذٰلِكَ نَجۡزِی	ہوتی رہے گی حسن و توازن سے زندگی بسر کرنیوالوں

الْمُحْسِنِيْنَ ○ ۱۱۰-۱۰۲/۳۷	کو ایسی ہی جزا ملا کرتی ہے۔

تعمیر کعبہ

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ	تعمیر کعبہ کے دوران ابراہیمؑ دعائیں مانگتے جاتے تھے کہ پروردگار میں
رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا	اس بستی میں جو مرکز قائم کر رہا ہوں
الْبَلَدَ اٰمِنًا	اسے انسانیت کے لئے جائے امن
وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ	بنا دیجئے اور مجھے میری اولاد کو
نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ○ؕ	توفیق عطا فرمائے کہ غیر اللہ کی اطاعت سے
رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ	بچے رہیں پروردگار ان غیر خدائی قوتوں
كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ	نے بہت سے لوگوں کو گمراہ
فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ج	کر دیا ہے سو جو کوئی میری راہ پر چلا وہی میرا ہوگا اور جس نے
وَمَنْ عَصَانِيْ	اس راہ سے روگردانی کی (تو اس نے اپنے ساتھ زیادتی کر لی)
فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ ۳۶-۳۵/۱۴	بہر حال آپ کی ذات بڑی حفاظت دینے والی اور رحم کرنے والی ہے۔

تعمیر کعبہ کا مقصد

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ	کعبہ کو بین الانسانی مرکز کے طور پر تعمیر کیا گیا تھا تاکہ تمام

مَثَابَةً لِّلنَّاسِ	نوعِ انسان اپنے اختلافات کو دور کرنے کے لئے اس مرکز پر
وَاَمۡنًا ؕ	جمع ہوں اور اس طرح دنیا میں امن و سلامتی قائم ہو جائے
وَاتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ	لہٰذا اس مرکز کے ساتھ منسلک ہو جاؤ
اِبۡرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ	اور مسلکِ ابراہیمی کی پیروی کرو ہم نے
وَعَهِدۡنَاۤ اِلٰٓى	معمارانِ حرم ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ
اِبۡرٰهٖمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ	سے تاکید کی تھی کہ اس مقام کو
اَنۡ طَهِّرَا بَيۡتِىَ	انسانوں کے خود ساختہ تصورات و معتقدات سے پاک وصاف رکھا
لِلطَّآئِفِيۡنَ	جائے ان لوگوں کے لئے جو اقوامِ عالم کی نگرانی و پاسبانی کرنے والے
وَالۡعٰكِفِيۡنَ	ہوں اور ان کے الجھے ہوئے معاملات کو سنواریں
وَالرُّکَّعِ السُّجُوۡدِ ۝ ۲/۱۲۵	اور قوانینِ خداوندی کے سامنے جھکے رہیں۔

اور وہ بڑی قربانی جس کے لئے اسمٰعیل کو بچایا گیا تھا

رَبَّنَاۤ اِنِّىۡۤ اَسۡكَنۡتُ مِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ	اور ابراہیمؑ نے کہا پروردگار میں نے اپنی اولاد کے ایک حصہ کو
بِوَادٍ غَيۡرِ ذِىۡ زَرۡعٍ	اس بنجر اور غیر آباد علاقہ میں لا کر آباد کر دیا ہے
عِنۡدَ بَيۡتِكَ الۡمُحَرَّمِ ۙ	آپ کے اس مرکزِ محترم کے قریب
رَبَّنَا لِيُقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ	تاکہ نظامِ خداوندی قائم کریں سوائے پروردگار

فَاجۡعَلۡ اَفۡئِدَةً مِّنَ النَّاسِ	ان ناساعد حالات کے باوجود ایسا کر دیجئے کہ لوگوں کے دل
تَهۡوِیۡۤ اِلَیۡهِمۡ	ان کی طرف مائل ہو جائیں
وَارۡزُقۡهُمۡ مِّنَ الثَّمَرٰتِ	اور انہیں زمین کی پیداوار سے روزی عطا فرمائیے
لَعَلَّهُمۡ يَشۡكُرُوۡنَ ۝ ۱۴/۳۷	تاکہ یہ پورے انہماک سے آپ کے نظام کو ثمر بار کرتے رہیں۔

****

قوم لوطؑ

حضرت لوطؑ ابراہیمؑ کے برادر زادہ تھے اور ان کے ساتھ ہی ہجرت کر کے فلسطین کی طرف تشریف لائے تھے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو بھی شرفِ نبوت سے سرفراز فرمایا اور سدوم کی طرف جانے کا حکم دیا۔

یمن سے بحر احمر کے کنارے قدیمی تجارتی قافلوں کی ایک سڑک حجاز اور مدین سے گزر کر عقبہ وغیرہ تک چلی گئی ہے سدوم کی بستی اسی شاہراہ پر واقع تھی قیاس ہے کہ یہ علاقہ بحرِ مُردار (DEAD SEA) کے قریب تھا جس قوم کی طرف حضرت لوطؑ نبی بنا کر بھیجے گئے تھے وہ اس علاقہ میں آباد تھی۔

قوم سدوم کا علاقہ آتش فشاں پہاڑوں اور گندھک کی کانوں سے پٹا پڑا تھا جب یہ پہاڑ پھٹتے ہیں تو ان کے دہانے سے راکھ اور پتھروں کی بارش برسنے لگ جاتی ہے قوم لوط کی تباہی کے وقت بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آتش فشاں پہاڑوں سے اس قسم کی سنگباری ہوئی اور گندھک کی کانوں میں آگ بھڑک اٹھی پھر ایسے زلزلے آئے جن سے زمین نیچے دھنس گئی اور بحر مردار کا پانی اوپر چڑھ آیا۔

یہ قوم ہم جنس پرستی کی شرمناک فحاشی میں مبتلا تھی اس کے علاوہ وہ رہزنی اور قزاقی کے جرائم کی بھی مرتکب تھی لوطؑ نے انہیں ان اعمالِ شنیعہ سے رُکنے کی تلقین کی لیکن انہوں نے ایک نہ سنی اور تباہ ہو گئی۔

لوطؑ نے کہا تم ایسی بے حیائی کرتے ہو جو دنیا جہان میں کسی نے نہیں کی

وَلُوطًا — اور لوطؑ کو ہم نے پیغمبر بنا کر بھیجا

اِذْقَالَ لِقَوْمِهٖۤ	اس نے اپنی قوم سے کہا
اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ	کیا تم ایسی بے حیائی کے کام کرتے ہو
مَاسَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ	جو تم سے پہلے دنیا جہان میں
مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝	کسی نے نہیں کئے
اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ	تم عورتوں کو چھوڑ کر شہوت رانی کے لئے مردوں کی طرف آتے ہو
شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ	اور اس طرح افزائشِ نسل کے مادہ کو بے محل ضائع کرتے ہو
بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۸۱-۸۰/۷	اور قانونِ فطرت کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کرتے ہو۔

اور قوّت کے نشہ میں بدمست قوم کا جواب

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ	اس قوم کے پاس اس کا کوئی معقول جواب نہیں تھا
اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْهُمْ	جواب تھا تو وہی جو قوت کے نشہ میں بدمست لوگوں کے پاس ہوتا
مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ	ہے کہ ان لوگوں کو بستی سے نکال باہر کرو
اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۸۲/۷	یہ بڑے پاکباز بنتے ہیں۔

اور پھر فیصلے کا وقت آپہنچا

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا	پھر جب فیصلے کا وقت آپہنچا
جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا	تو ہم نے اس بستی کو تلپٹ کر دیا
وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً	اور اس پر پکے ہوئے پتھر مسلسل اور
مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ	پیہم بارش کی طرح برسنے لگے

مَّنضُودٍ مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ ۖ	اور اللہ کی طرف سے ان کے لئے موت کا پیغام بن گئے
وَمَا هِيَ مِنَ	دیکھو قانونِ مکافات کی رو سے تباہی کا عذاب
الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ ۝ ۸۲۔۸۳/۱۱	ظالمین سے کچھ دور نہیں ہوتا۔

****

حضرت یوسف علیہ السلام

یوسفؑ حضرت یعقوبؑ کے بیٹے اور حضرت ابراہیمؑ کے پڑپوتے تھے۔ قرآن کریم نے آپکا تذکرۂ جلیلہ ایک ہی سورۃ میں مسلسل بیان کیا ہے۔ بچپن میں بھائیوں نے انہیں ایک اندھے کنوئیں میں ڈال دیا تھا جہاں سے انہیں ایک قافلے والے مصر لے گئے۔ وہاں آپؑ مختلف مراحل طے کرنے کے بعد مملکت کے اقتدار و اختیار کے مالک ہو گئے اور اپنے والدین اور دیگر اہل خاندان کو بھی وہیں بلالیا۔

اس طرح حضرت یعقوبؑ کی اولاد جو بنی اسرائیل کے نام سے مشہور ہوئی کنعان سے مصر کی طرف منتقل ہو گئی۔

آپ کی داستان میں سب سے نمایاں پہلو آپؑ کے مومنانہ کردار کا ہے قرآن میں آپ کا نام انبیائے کرام کے زمرہ میں آیا ہے۔

o

حضرت یوسفؑ کا خواب

اِذْقَالَ یُوسُفُ لِاَبِیْهِ	یوسفؑ نے اپنے والد (یعقوبؑ) سے کہا
یٰٓاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ	ابا جان میں نے خواب میں دیکھا کہ
اَحَدَعَشَرَ کَوْکَبًاوَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ	گیارہ ستارے ہیں اور سورج و چاند

رَاَیۡتُہُمۡ لِیۡ سٰجِدِیۡنَ ○ ۱۲/۴	یہ سب میرے سامنے جھکے ہوئے ہیں۔

خواب کی تعبیر

وَکَذٰلِکَ یَجۡتَبِیۡکَ رَبُّکَ	والد نے کہا معلوم ہوتا ہے پروردگار تمہیں کسی بڑے مقصد کیلئے منتخب کر
وَیُعَلِّمُکَ مِنۡ تَاۡوِیۡلِ الۡاَحَادِیۡثِ	دیگا اور تمہیں ایسی بصیرت و فراست عطا کریگا کہ تمہاری نگاہ معاملات کے
وَیُتِمُّ نِعۡمَتَہٗ عَلَیۡکَ وَعَلٰۤی اٰلِ یَعۡقُوۡبَ	انجام تک فوراً پہنچ جائے وہ تمہیں اور یعقوب کے گھرانے کو اسی طرح
کَمَاۤ اَتَمَّہَا عَلٰۤی اَبَوَیۡکَ مِنۡ	اپنی عنایات سے نوازے گا جس طرح قبل ازیں تمہارے بزرگوں
قَبۡلُ اِبۡرٰہِیۡمَ وَاِسۡحٰقَ ؕ	ابراہیمؑ اور اسحاقؑ پر اتمام نعمت کیا تھا
اِنَّ رَبَّکَ عَلِیۡمٌ	بلاشبہ تمہارا پروردگار ہر بات سے واقف ہے
حَکِیۡمٌ ○ ۱۲/۶	اور اسکے فیصلے حکمت پر مبنی ہوتے ہیں

اِنسانی جذبات کا شیطانی رُوپ

قَالَ یٰبُنَیَّ لَا تَقۡصُصۡ	یعقوبؑ نے کہا بیٹا اس بات کا دھیان رکھنا کہ
رُءۡیَاکَ عَلٰۤی	اپنا خواب اپنے بھائیوں کے سامنے بیان نہ کرنا
اِخۡوَتِکَ فَیَکِیۡدُوۡا لَکَ کَیۡدًا ؕ	مبادا وہ حسد میں آکر تیرے خلاف کوئی تدبیر کرنے لگیں
اِنَّ الشَّیۡطٰنَ لِلۡاِنۡسَانِ	بلاشبہ انسان کے منفی جذبات (شیطان)
عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ○ ۱۲/۵	اس کے صریح دشمن ہوتے ہیں۔

اور منفی جذبات جب غالب آجاتے ہیں

اقۡتُلُوۡا یُوۡسُفَ	یوسفؑ کے بھائیوں نے مشورہ کیا کہ اگر یوسفؑ کو قتل کردیا جائے

اَوِ اطۡرَحُوۡهُ اَرۡضًا	یا اسے کسی دور دراز جگہ پر پھینک دیا جائے تو
یَّخۡلُ لَكُمۡ وَجۡهُ اَبِیۡكُمۡ	ہمارے والد کی پوری توجہ ہماری طرف ہو جائے گی
وَتَكُوۡنُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ قَوۡمًا صٰلِحِیۡنَ ○	اور اس طرح سے ہمارے سارے کام سنور جائیں گے
قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ لَا تَقۡتُلُوۡا یُوۡسُفَ	ان میں سے ایک نے کہا یوسفؑ کو قتل کرنا مناسب نہیں
وَاَلۡقُوۡهُ فِیۡ غَیٰبَتِ الۡجُبِّ	بہتر ہے کہ اسے کسی اندھے کنویں میں ڈال دیا جائے
یَلۡتَقِطۡهُ بَعۡضُ السَّیَّارَةِ	جہاں سے کوئی راہ گیر قافلہ اسے نکال کر لے جائے گا
اِنۡ كُنۡتُمۡ فٰعِلِیۡنَ ○ ۱۰-۹/۱۲	اور اس طرح سے ہمارا مقصد حاصل ہو جائیگا کرنا ہے تو یہ کرو۔

اور وہ کر گزرے

فَلَمَّا ذَهَبُوۡا بِهٖ وَاَجۡمَعُوۡۤا	پھر ایک دن بھائی یوسفؑ کو اپنے ہمراہ لے گئے اور سب
اَنۡ یَّجۡعَلُوۡهُ فِیۡ غَیٰبَتِ الۡجُبِّ ۚ	اس بات پر متفق تھے کہ یوسفؑ کو اندھے کنویں میں ڈال دیں گے
وَاَوۡحَیۡنَاۤ	اور جب وہ ایسا کر گزرے تو ہم نے یوسفؑ کی طرف وحی کی
اِلَیۡهِ	کہ وہ بالکل نہ گھبرائے
لَتُنَبِّئَنَّهُمۡ بِاَمۡرِهِمۡ هٰذَا	ایک دن ایسا آئے گا کہ جب تم ان کا یہ معاملہ انہیں جتاؤ گے
وَهُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ○ ۱۵/۱۲	اور وہ سمجھ نہیں سکیں گے کہ کیا سے کیا بن گیا۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کا تحمّل

وَجَآءُوۡۤ اَبَاهُمۡ عِشَآءً یَّبۡكُوۡنَ ○ؕ	شام کے وقت وہ اپنے والد کے پاس روتے ہوئے آئے اور کہا
قَالُوۡا یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبۡنَا نَسۡتَبِقُ	ابا جان ہم جنگل میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کے لئے دوڑیں لگا

وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا	رہے تھے اور یوسفؑ کو اپنے سامان کے پاس بٹھادیا تھا کہ
فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ج	ایک بھیڑیے نے آکر یوسفؑ کو پھاڑ کھایا، ہم جانتے ہیں
وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا	کہ آپ ہماری بات پر یقین نہیں کریں گے
وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ o	خواہ ہم کتنے ہی سچے ہوں
وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ط	وہ یوسفؑ کی قمیص پر جھوٹ موٹ کا خون بھی لگالائے تھے
قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ	والد نے کہا یہ تو ایک بات ہے جو تمہارے نفس نے گھڑ کر
اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ط	تمہیں خوشنما بنا کر دکھادی ہے کہ چل جائے گی بہر حال میں
فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ط	صبر وہمت سے کام لوں گا اور اس بات پر گھر کا شیرازہ بکھرنے
وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ	نہیں دوں گا اور جو کچھ تم کہتے ہو
عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ o ۱۸-۱۲/۱۶	اس پر اللہ سے مدد مانگوں گا۔

مصر کے بازار میں

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ	اتنے میں وہاں سے ایک قافلہ کا گذر ہوا
فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ	اور قافلہ والوں نے پانی کے لئے اپنے سقہ کو کنویں پر بھیجا
فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ط	اس نے کنویں میں جب ڈول ڈالا
قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ط	تو خوشی سے پکار اٹھا کہ کنویں میں ایک لڑکا ہے
وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ط	اور قافلہ والوں نے اسے اپنا سرمایہ تجارت سمجھ کر چھپالیا کہ کوئی
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ o	دعویدار نہ نکل آئے بہر حال اللہ تو ہر بات سے واقف ہوتا ہے
وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ	اور قافلہ والوں نے اسے (مصر کے بازار میں) معمولی قیمت پر

دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ	جو گنتی کے چند درہم تھے فروخت کر دیا

وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزَّاهِدِيْنَ ۝ ۲۰-۱۹/۱۲ اور وہ اس مال مفت کے لئے کسی اچھی قیمت کے خواہشمند بھی نہ تھے۔

اور اس طرح سے مصر میں یوسفؑ کے پاؤں جما دیئے گئے

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ	اور مصر کے جس آدمی نے یوسفؑ کو خریدا تھا اس نے اپنی بیوی سے کہا
اَكْرِمِيْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ	اسے عزت سے رکھنا یہ کسی شریف گھرانے کا لڑکا معلوم ہوتا ہے ہو
يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ۭ	سکتا ہے یہ ہمارے لئے فائدہ مند ثابت ہو اور ہم اسے اپنا بیٹا ہی بنا لیں
وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۡ	اور اس طرح ہم نے سرزمین مصر میں یوسفؑ کے پاؤں جما دیئے
وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ	اور ایسا انتظام کر دیا کہ اس کی اچھی طرح سے تعلیم و تربیت ہو جائے
تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۭ	اور اسمیں معاملہ فہمی اور واقعات سے صحیح نتائج اخذ کرنے کی صلاحیت پیدا ہو
وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓي اَمْرِهٖ	جائے اللہ اپنی سکیموں کو کامیاب بنا کر رہتا ہے
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝	لیکن اکثر لوگ سمجھ نہیں سکتے کہ ایسا کس طرح ہو رہا ہے چنانچہ جب
وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ	یوسفؑ اس ماحول میں تربیت پا کر جوان ہوا تو وہ کار فرمائی اور جہانداری
اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ۭ	کے سلیقوں سے واقف اور علم و بصیرت سے مالا مال تھا (یہ وہ چیزیں تھیں
وَكَذٰلِكَ نَجْزِي	جو اسے اپنی صحرائی زندگی میں نہیں مل سکتی تھیں) لیکن اسے یہ حاصل
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ۲۲-۲۱/۱۲	اسلئے ہو گئیں کہ اس نے یہاں حسین و متوازن انداز میں زندگی بسر کی تھی۔

کردار کی پختگی و بلندی

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ	اور جس عورت کے گھر میں یوسفؑ رہتا تھا یعنی عزیز مصر کی بیوی
بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ	وہ اس پر ریجھ گئی اور ڈورے ڈالنے لگی

وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ	ایک روز اس نے تمام دروازے بند کر دیے اور یوسفؑ سے کہا
قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ	ادھر آؤ یوسفؑ نے کہا معاذ اللہ (مجھ سے ایسی بات کبھی نہیں ہو سکتی)
اِنَّهٗ رَبِّیْٓ اَحْسَنَ مَثْوَایَ ؕ	تمہارا شوہر میرا آقا ہے اس نے عزت کے ساتھ مجھے گھر میں جگہ دی
اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ○	ہے اور حد سے گزرنے والے لوگ کبھی فلاح نہیں پا سکتے لیکن وہ
وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ	عورت اس بات کا تہیہ کر چکی تھی اور اس نے ایسے حالات پیدا کر دیئے تھے
وَهَمَّ بِهَا لَوْ لَآ اَنْ	کہ اگر یوسفؑ کے سامنے اپنے پروردگار کی درخشندہ اخلاقی قدر نہ ہوتی تو
رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ	وہ بھی اسکی طرف مائل ہو جاتا لیکن اس اخلاقی قدر کو سامنے رکھنے کے نتیجہ
لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ	میں وہ اس بے حیائی سے مجتنب رہا اور برائی کا مرتکب نہ ہوا اور یوں
اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ○	اس نے اپنے حسن سیرت سے ثابت کر دیا کہ وہ ہمارے مخلص بندوں میں
وَاسْتَبَقَا الْبَابَ	سے ہے چنانچہ یوسفؑ دروازے کی طرف بھاگا اور وہ عورت اسکو
وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ	پکڑنے کیلئے لپکی عورت نے یوسفؑ کی قمیض پیچھے سے پکڑ کر کھینچی اور وہ
وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ	پھٹ گئی یوسفؑ نے لپک کر دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس عورت کا
قَالَتْ مَا جَزَآءُ	خاوند سامنے کھڑا ہے اس عورت نے فوراً بات بنالی اور کہنے لگی ایسے آدمی
مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا	کی کیا سزا ہونی چاہئے جو تیری بیوی سے بدکاری کا ارادہ کرے
اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○	اسے قید میں ڈالا جائے یا کوئی اور دردناک سزا دی جائے
قَالَ هِیَ رَاوَدَتْنِیْ عَنْ نَّفْسِیْ	یوسفؑ نے کہا یہی مجھے پھانسنا چاہتی تھی میں تو اس سے جان چھڑا کر
وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ	بھاگا تھا اس پر عورت کے کنبہ والوں میں سے ایک حق پسند نے فیصلہ
اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ	دیا کہ اگر یوسفؑ کا کرتا آگے سے پھٹا ہے تو یہ عورت سچی ہے
فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○	اور یوسف جھوٹا ہے

وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ	اور اگر کرتا پیچھے سے پھٹا ہے تو یہ عورت جھوٹی ہے
فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ O	اور یوسف سچا ہے
فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ	چنانچہ جب کُرتے کو دیکھا گیا تو وہ پیچھے سے پھٹا تھا
قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ	اس پر عورت کے خاوند نے کہا تم عورتیں بڑی مکار ہوتی ہو
اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ O	تمہاری چالیں کتنی گہری اور تمہارے فریب کس قدر خطرناک ہوتے ہیں
يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ	اور یوسفؑ سے کہا میاں صاحبزادے اس معاملہ سے در گزر کرو
وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۖۚ	اور بیوی سے کہا تم اپنے قصور کی معافی مانگو

اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ O ۲۹و۱۲/۲۱ بلاشبہ تم ہی قصوروار ہو۔

قید ہونا قبول کر لیا لیکن کردار کو داغدار نہیں ہونے دیا

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ	جب اس واقعہ کا چرچا ہوا تو شہر کی عورتوں میں چہ میگوئیاں ہونے
امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰهَا	لگیں کہ عزیز کی بیوی نے اپنے غلام پر ڈورے ڈالنے شروع کیے ہیں
عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ	وہ اس کی چاہت میں دیوانی ہو رہی ہے لیکن
اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ O	حصولِ مقصد کے لئے اس کا طریقہ غلط تھا جس سے وہ بدنام ہو گئی
فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ	عزیز کی بیوی نے جب ان کی تدبیر سنی تو اسے بھی آزمانے پر تیار ہو گئی
اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً	اس نے انہیں کھانے پر بلا لیا ان کے لئے مسندیں بچھا دی گئیں
وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا	اور چھریاں چمچے وغیرہ ہر ایک کے سامنے رکھ دیے گئے
وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ	پھر اس نے یوسفؑ کو بلایا اور ان سب نے اپنی اپنی کوششیں کر دیکھیں
اَكْبَرْنَهٗ	لیکن کامیاب نہ ہو سکیں اور انہیں جب اس کی بڑائی اور پاکیزگی نفس کا

وَقَطَّعۡنَ اَیۡدِیَهُنَّ	یقین ہو گیا تو اسے سزا دلوانے کے لئے انہوں نے اپنے ہاتھ زخمی کر
وَقُلۡنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَاهٰذَا بَشَرًا ؕ	لئے وہ کہنے لگیں پناہ بخدا اس میں تو بشریت والی کوئی بات ہی نہیں
اِنۡ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيۡمٌ ○	ہے یہ تو پاکیزگی نفس میں فرشتوں سے بھی بڑھ کر ہے عزیز کی بیوی
قَالَتۡ فَذٰلِكُنَّ الَّذِىۡ لُمۡتُنَّنِىۡ فِيۡهِ ؕ	نے کہا یہی ہے وہ جس کیلئے تم مجھے طعنہ دیتی تھیں کہ میں ایک غلام کو
وَلَقَدۡ رَاوَدْتُّهٗ عَنۡ نَّفۡسِهٖ فَاسۡتَعۡصَمَ ؕ	بھی نہ رام کر سکی میں نے اسے رام کرنے کی ہر کوشش کر دیکھی لیکن کامیابی
وَلَئِنۡ لَّمۡ يَفۡعَلۡ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسۡجَنَنَّ	نہ ہوئی اگر اب بھی اس نے میرا کہنا نہ مانا تو اسے ضرور قید کرا کے
وَلَيَكُوۡنًا مِّنَ الصّٰغِرِيۡنَ ○	رہوں گی اور اسے ذلیل و خوار ہونا پڑے گا، یوسفؑ نے کہا
قَالَ رَبِّ السِّجۡنُ اَحَبُّ اِلَىَّ	پروردگار مجھے جیل جانا منظور ہے لیکن میں ان عورتوں کی
مِمَّا يَدۡعُوۡنَنِىۡۤ اِلَيۡهِ ۚ	بات مان کر اپنی سیرت کو داغدار کرنا نہیں چاہتا
وَاِلَّا تَصۡرِفۡ عَنِّىۡ كَيۡدَهُنَّ	پروردگار مجھے توفیق عطا فرمایئے کہ میں ان کے فریب سے بچ سکوں
اَصۡبُ اِلَيۡهِنَّ وَاَكُنۡ مِّنَ الۡجٰهِلِيۡنَ ○	اگر میں ان کے فریب میں آگیا تو میرا شمار بھی جاہلین میں ہو جائے
فَاسۡتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ	گا سو اس کے پروردگار نے اس کی دعا قبول کر لی
فَصَرَفَ عَنۡهُ كَيۡدَهُنَّ ؕ	اور اسے ان کے فریب سے نجات دلا دی
اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ○	بلا شبہ اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے ان عورتوں نے
ثُمَّ بَدَا لَهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا رَاَوُا الۡاٰيٰتِ	یوسفؑ کے خلاف جھوٹا مقدمہ کھڑا کر دیا اور ایسی شہادتیں
لَيَسۡجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيۡنٍ ○ ۲/۳۰-۳۵	پیش کیں کہ عدالت نے اسے ایک مدت کے لئے قید کر دیا

اور قید خانہ میں بھی اپنا مشن جاری رکھا

يٰصَاحِبَىِ السِّجۡنِ	اور یوسفؑ نے اپنے ساتھی قیدیوں سے کہا اے رفیقانِ بندی خانہ

ءَ اَرۡبَابٌ مُّتَفَرِّقُوۡنَ خَيۡرٌ	ذرا غور کرو کیا یہ بہتر ہے کہ مختلف قسم کے کئی خدا بنا لئے جائیں
اَمِ اللّٰهُ الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ ۝	یا یہ بہتر ہے کہ سب پر غالب ایک اللہ کو خدا مانا جائے
مَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ	اللہ کے سوا جن ہستیوں کی تم اطاعت کرتے ہو وہ اس کے
اِلَّاۤ اَسۡمَآءً سَمَّيۡتُمُوۡهَاۤ	سوا کیا ہیں کہ چند نام ہیں
اَنۡتُمۡ وَاٰبَآؤُكُمۡ	جو تم نے اور تمہارے بزرگوں نے رکھ لئے ہیں
مَّاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنۡ سُلۡطٰنٍ ؕ	اللہ نے تو ان کے لئے کوئی سند نہیں اتاری
اِنِ الۡحُكۡمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ	یاد رکھو حکومت کا حق صرف اللہ کو حاصل ہے اس کا فرمان ہے
اَمَرَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ ؕ	کہ اس کے قوانین کے سوا اور کسی کی اطاعت نہ کی جائے
ذٰلِكَ الدِّيۡنُ الۡقَيِّمُ	یہ ہے محکم اور استوار نظام حیات
وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ	لیکن اکثر لوگ
لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۝ ۱۲/۳۹-۴۰	اس حقیقت کو نہیں جانتے۔

قید خانہ کے دو ساتھیوں کا خواب

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجۡنَ فَتَيٰنِ ؕ	یوسفؑ کے ساتھی قیدیوں میں سے دو نوجوانوں نے اپنے خواب کی تعبیر اُن
قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّىۡۤ اَرٰٮنِىۡۤ اَعۡصِرُ خَمۡرًا ۚ	سے پوچھی ایک نے کہا میں نے دیکھا کہ شراب کشید کر رہا ہوں
وَقَالَ الۡاٰخَرُ اِنِّىۡۤ اَرٰٮنِىۡۤ	دوسرے نے کہا میں نے دیکھا کہ
اَحۡمِلُ فَوۡقَ رَاۡسِىۡ خُبۡزًا	اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں
تَاۡكُلُ الطَّيۡرُ مِنۡهُ ؕ	اور پرندے انہیں نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں
نَبِّئۡنَا بِتَاۡوِيۡلِهٖ ۚ	دونوں نے درخواست کی ہمیں ان خوابوں کی تعبیر بتا دیں

اِنَّا نَرٰكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۞	آپ بڑے سمجھدار اور نیک انسان معلوم ہوتے ہیں
قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ	یوسفؑ نے کہا گھبراؤ نہیں تمہارے کھانے کے وقت سے پہلے ہی
اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ	میں تمہیں ان خوابوں کی تعبیر بتادوں گا
ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ؕ	یہ وہ علم ہے جو میرے پروردگار کی طرف سے مجھے ملا ہے
اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ	میں نے ان لوگوں کا طرزِ زندگی ترک کر دیا ہے جو نہ اللہ کے قوانین
وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۞	کو مانتے ہیں اور نہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں
وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ	میں اپنے بزرگوں ابراہیمؑ
وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ	اسحاقؑ اور یعقوبؑ کے مسلک پر کار بند ہوں
مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ	ہم اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہیں کرتے
ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا	یہ اللہ کا فضل ہے جو اس نے ہم پر
وَعَلَى النَّاسِ	اور دوسرے انسانوں پر کیا ہے
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ	لیکن اکثر لوگ اس کی
لَا يَشْكُرُوْنَ ۞ ۱۲/۳۶-۳۸	قدر شناسی نہیں کرتے۔

ساتھی قیدیوں کے خواب کی تعبیر

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ	یوسفؑ نے کہا اے رفیقانِ قید خانہ اب اپنے خوابوں کی تعبیر سن
اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا	لو تم میں سے جس نے دیکھا کہ شراب کشید کر رہا ہے وہ چھوٹ
فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ	جائے گا اور بدستور اپنے آقا کے امورِ شراب پر تعینات ہو گا
وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ	اور دوسرے کو سولی پر چڑھادیا جائے گا

فَتَاْ كُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ اور پرندے اس کا سر نوچ نوچ کر کھائیں گے

قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ؕ سو یہ ہے تعبیر ان خوابوں کی جو تم مجھ سے معلوم کرنا چاہتے ہو

وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اور یوسفؑ نے جس آدمی کی نسبت سمجھا تھا کہ چھوٹ جائے گا

اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۡ اس سے کہا اپنے آقا کے پاس جب جاؤ تو مجھے یاد رکھنا

فَاَنْسٰهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ لیکن شیطان نے اسے بھلا دیا کہ اپنے آقا سے اس کا ذکر کرتا

فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ؕ ۴۲/۴۱/۱۲ لہٰذا یوسفؑ کئی برس تک قید میں پڑا رہا۔

مصر کے بادشاہ کا خواب، یوسفؑ کیطرف سے اسکی تعبیر اور قحط سے بچنے کی تدابیر

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْ اَرٰى پھر ایسا ہوا کہ وہاں کے بادشاہ نے اپنا ایک خواب دربار میں بیان

سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ کیا اس نے کہا میں نے دیکھا کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں جنہیں

يَّاْ كُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ سات دبلی پتلی گائیں نگل رہی ہیں

وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ اور سات خوشے ہرے ہیں اور سات سوکھے ہوئے

يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اے اہل دربار میرے اس خواب کی تعبیر بتاؤ

اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ۝ اگر تم خوابوں کی تعبیر بتا سکتے ہو

قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ انہوں نے کہا یہ کوئی خواب نہیں محض پریشان خیالی ہے

وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ۝ اور اس قسم کی پریشان خیالیوں کی کوئی تعبیر نہیں ہوتی

وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا ان دو قیدیوں میں سے جس نے رہائی پائی تھی

وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اسے ایک مدت کے بعد یوسفؑ کی یاد آگئی

اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ وہ بول اٹھا میں تمہیں اس خواب کی تعبیر بتاؤں گا

فَاَرۡسِلُوۡنِ ۝	مجھے ذرا ایک جگہ سے ہو آنے دو
یُوۡسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیۡقُ	وہ قید خانہ میں آیا اور کہا اے یوسفؑ اے کہ تم مجسم سچائی ہو
اَفۡتِنَا فِیۡ سَبۡعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ	ہمیں اس خواب کی تعبیر بتاؤ کہ سات موٹی تازی گائیں جن کو
یَّاۡکُلُهُنَّ سَبۡعٌ عِجَافٌ	سات دبلی پتلی گائیں نگل رہی ہیں
وَّسَبۡعِ سُنۡۢبُلٰتٍ خُضۡرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ	اور سات ہرے خوشے ہیں اور سات سوکھے ہوئے
لَّعَلِّیۡۤ اَرۡجِعُ اِلَی النَّاسِ	میں اس خواب کی تعبیر ان لوگوں کے پاس لے جاؤں گا
لَعَلَّهُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ ۝	تاکہ وہ تمہاری قدر و قیمت کو پہچان سکیں
قَالَ تَزۡرَعُوۡنَ سَبۡعَ سِنِیۡنَ دَاَبًا	یوسفؑ نے کہا دیکھو تم سات سال تک خوب محنت سے کھیتی کرو اور
فَمَا حَصَدۡتُّمۡ فَذَرُوۡهُ	جو فصل کاٹو اسے بالیوں کے اندر ہی رہنے
فِیۡ سُنۡۢبُلِهٖۤ	دو (تاکہ کیڑوں وغیرہ سے محفوظ رہے.
اِلَّا قَلِیۡلًا مِّمَّا تَاۡکُلُوۡنَ ۝	صرف اتنی مقدار الگ کر لیا کرنا جو تمہارے کھانے کے لئے کافی ہو
ثُمَّ یَاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ	کیونکہ اس کے بعد سات سال بہت سختی کے آنے والے ہیں
سَبۡعٌ شِدَادٌ	جبکہ یہاں خشک سالی کی وجہ سے قحط پڑ جائے گا
یَّاۡکُلۡنَ مَا قَدَّمۡتُمۡ لَهُنَّ	اس قحط کے زمانہ میں وہ محفوظ غلہ تمہارے کام آئے گا
اِلَّا قَلِیۡلًا مِّمَّا تُحۡصِنُوۡنَ ۝	لیکن اس میں سے اتنا ضرور بچا لینا جو تمہارے بیج کے کام آئے
ثُمَّ یَاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ عَامٌ	کیونکہ اس کے بعد جو سال آئے گا اس میں خوب بارشیں ہوں گی
فِیۡهِ یُغَاثُ النَّاسُ	اور اناج و پھل وغیرہ کثرت سے پیدا ہوں گے اور لوگ
وَفِیۡهِ یَعۡصِرُوۡنَ ۝ع ۹ س ۴۴/۴	پھلوں اور دانوں سے عرق و تیل وغیرہ خوب نکالیں گے۔

بلندیٔ کردار کی انتہاء

وَقَالَ الْمَلِكُ	اس آدمی نے جب یہ تعبیر اور تدبیر بادشاہ تک پہنچائی تو وہ دنگ رہ
ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ	گیا اس نے کہا یوسفؑ کو رہا کر کے فوراً میرے پاس لایا جائے
فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ	چنانچہ جب بادشاہ کا قاصد یوسفؑ کے پاس پہنچا تو اس نے کہا
قَالَ ارْجِعْ	میں اس طرح بادشاہ کی مہربانی سے رہائی حاصل کرنا نہیں چاہتا تم
اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ	اپنے آقا کے پاس جاؤ اور اس سے کہو پہلے میرے مقدمہ کی ازسرنو تحقیق
مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ؕ	کرائے تاکہ واضح ہو جائے کہ عورتوں کے ہاتھ زخمی کر لینے کا ماجرا کیا
اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ۝	تھا بلاشبہ میرا پروردگار ان کے فریب کو خوب جانتا ہے
قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ	چنانچہ بادشاہ نے اس مقدمہ کی خود تحقیق کی اور ان عورتوں سے پوچھا
اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ	سچ سچ بتاؤ کہ جب تم نے یوسفؑ کو اس کے
عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ	ارادے سے پھیرنا چاہا تو کیا بات پیش آئی انہوں نے کہا
قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ	حاشہ للہ ہم نے یوسفؑ میں کوئی برائی کی بات نہیں پائی وہ بے گناہ ہے یہ سن
قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ	کر عزیز کی بیوی بھی بول پڑی کہ اب جب کہ حقیقت کھل کر سامنے آگئی ہے
الْحَقُّ ۡ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ	تو میں اقرار کرتی ہوں کہ میں نے ہی یوسفؑ کو پھسلانا چاہا تھا
وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝	بلاشبہ یوسفؑ اپنے بیان میں سچا ہے یوسفؑ نے کہا
ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ	میں نے اس مقدمہ کی ازسرنو تحقیق اسلئے بھی کرائی کہ میرے
اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ	مربی اور مہربان عزیز کو معلوم ہو جائے کہ
بِالْغَيْبِ	میں نے اسکی امانت میں خیانت نہیں کی
وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ	اور اللہ کا قانونِ مکافات خیانت کرنیوالوں

كَيۡدَ الۡخَآئِنِيۡنَ ○ ۵۲-۵۰/۱۲ کی تدبیروں پر کامیابی کی راہ نہیں کھولتا۔

دیکھو اس طرح ہم نے یوسفؑ کو سرزمینِ مصر میں صاحبِ اختیار بنا دیا

وَقَالَ الۡمَلِكُ ائۡتُوۡنِيۡ بِهٖۤ	پھر بادشاہ نے حکم دیا کہ یوسفؑ کو میرے پاس لایا جائے میں اسے دوسروں
اَسۡتَخۡلِصۡهُ لِنَفۡسِيۡ ۚ	سے ممتاز کر کے اپنا مشیر خاص بنالینا چاہتا ہوں چنانچہ جب بادشاہ نے
فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الۡيَوۡمَ	یوسفؑ سے بات چیت کی تو اس کے اور جوہر بھی اس پر نمایاں ہو گئے
لَدَيۡنَا مَكِيۡنٌ اَمِيۡنٌ ○	اس نے کہا آج سے تم ہماری نگاہ میں بڑی عزت و تمکین کے مالک قرار پا
قَالَ اجۡعَلۡنِيۡ عَلٰى خَزَآئِنِ الۡاَرۡضِ	چکے ہو یوسفؑ نے کہا آپ زمین کے خزانے یعنی زمین کی پیداوار اور
اِنِّيۡ حَفِيۡظٌ	معاشی معاملات میرے سپرد کر دیں اس لئے کہ میں جانتا ہوں کہ
عَلِيۡمٌ ○	ان خزانوں کی کسطرح نگہداشت کی جاتی ہے
وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوۡسُفَ فِى الۡاَرۡضِ ۚ	دیکھو اس طرح ہم نے یوسفؑ کو سرزمین مصر میں صاحبِ اختیار بنا دیا
يَتَبَوَّاُ مِنۡهَا حَيۡثُ يَشَآءُ ؕ ۵۶-۵۴/۱۲	ایسا صاحبِ اختیار کہ وہ اس کے نظم و نسق کو جس طرح چاہتا چلاتا۔

غلہ کے ذخائر اور ان کی تقسیم کا کام نظام کے ہاتھ میں

وَجَآءَ اِخۡوَةُ	پھر جب قحط پڑا تو دور و نزدیک کے لوگ غلہ لینے کے لئے
يُوۡسُفَ فَدَخَلُوۡا عَلَيۡهِ	دارالحکومت آنے لگے۔ اس سلسلہ میں یوسفؑ کے بھائی بھی آئے
فَعَرَفَهُمۡ وَهُمۡ لَهٗ مُنۡكِرُوۡنَ ○	یوسفؑ نے انہیں پہچان لیا لیکن وہ اسے پہچان نہ سکے
وَلَمَّا جَهَّزَهُمۡ بِجَهَازِهِمۡ	جب ان کا غلہ وغیرہ لادا جا چکا تو یوسفؑ نے انہیں اپنے پاس بلا کر کہا
قَالَ ائۡتُوۡنِيۡ بِاَخٍ	اب کی بار اپنے اس بھائی کو لے آنا جسے تم کہتے ہو کہ باپ کیطرف سے
لَّكُمۡ مِّنۡ اَبِيۡكُمۡ ۚ	بھائی ہے تم دیکھ رہے ہو کہ یہاں غلہ لینے کیلئے آنے والوں کو

اَلَا تَرَوْنَ اَنِّیْٓ اُوْفِی الْکَیْلَ نہ صرف غلہ پورا دیا جاتا ہے

وَاَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ۝ ۱۲/۵۸-۵۹ بلکہ ان کی بہترین مہمان نوازی بھی کی جاتی ہے۔

پھر خاندان یعقوبؑ مصر میں آکر آباد ہو گیا

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ پھر یوسفؑ نے اپنے اہل خاندان کو بھی اپنے پاس بلا لیا

اٰوٰٓی اِلَیْهِ اَبَوَیْهِ جب وہ پہنچے تو اپنے والدین کو اپنے پاس ٹھہرایا

وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اور اہل خاندان سے کہا تم سب مصر میں ہی رہو

اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ۝ؕ یہاں تمہیں انشاء اللہ ہر طرح کا امن و سکون حاصل رہے گا

وَرَفَعَ اَبَوَیْهِ عَلَی الْعَرْشِ یوسفؑ نے اپنے ماں باپ کو بلند مسندوں پر بٹھایا

وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ اور تمام متعلقین ان کی تعظیم بجالائے اس نے کہا

وَقَالَ یٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ ابا جان یہ ہے تعبیر اس خواب کی جو بہت عرصہ پہلے میں نے

مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّیْ حَقًّا ؕ وَقَدْ دیکھا تھا اور پروردگار نے اسے حقیقت بنا کر دکھا دیا اسکا کتنا بڑا

اَحْسَنَ بِیْٓ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ احسان ہے کہ مجھے قید سے نکال کر اس مقام بلند تک پہنچا دیا

وَجَآءَ بِکُمْ مِّنَ الْبَدْوِ اور آپ سب کو صحرا سے نکال کر یہاں لے آیا

مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ مخالفت کی اس خلیج کو پاٹ کر جو

الشَّیْطٰنُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ ؕ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان حائل کر دی

اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ ؕ تھی بلا شبہ میرا پروردگار اپنی اسکیموں کو بڑے ہی لطیف انداز سے

اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ۝ ۱۲/۹۹-۱۰۰ بروئے کار لاتا ہے اور اس کی ہر بات علم و حکمت پر مبنی ہوتی ہے۔

****

حضرت موسیٰؑ

موسیٰؑ کو بھیجا گیا تھا کہ وہ بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلائیں۔ قرآن کریم میں آپؑ کی اس سلسلہ کی جدوجہد کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔

مصر میں فراعنہ کی حکومت تھی فرعون کسی خاص بادشاہ کا نام نہیں تھا بلکہ مصر کے بادشاہوں کا لقب تھا مصر کے لوگ دیوتاؤں کی پرستش کرتے تھے آمن رع (سورج دیوتا) ان سب میں بڑا تھا مصر کے بادشاہ دیوتاؤں کے اوتار سمجھے جاتے تھے اس اعتبار سے ان کا لقب فاراع یعنی سورج دیوتا کے اوتار قرار پا گیا تھا۔

قریب ۳۰۰۰ق۔م سے لیکر سکندر اعظم کے زمانہ ۳۳۲ق م تک فراعنہ کے قریب تیس خاندان مصر پر حکمران رہے۔

مصر میں بنی اسرائیل کی ابتداء حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسفؑ کے معزز گھرانہ سے ہوئی لیکن بڑھتے بڑھتے جب یہ گھرانہ ایک قوم بن گیا تو رفتہ رفتہ ان میں انحطاط آتا گیا۔ اور پھر یہ قوم فرعون کی محکوم بن گئی اور ان کے ساتھ وہی سلوک ہونے لگا جو دنیا کا ہر فرعون محکوم قوموں کے ساتھ کرتا ہے جب ان پر ظلم و تشدد کی انتہا ہو گئی تو ان میں حضرت موسیٰؑ پیدا ہوئے جو اللہ کے برگزیدہ رسول اور عظیم انقلاب کے داعی تھے۔

موسیٰؑ پیدا تو ہوئے محکوم بنی اسرائیل کے ایک گھرانہ میں لیکن مشیت ایزدی نے آپ کی تربیت کا انتظام فرعون کے محلات میں کر دیا تاکہ آپ اسرار و رموز مملکت و سیاست سے اچھی طرح باخبر ہو جائیں پھر

ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ آپؑ کو مصر چھوڑنا پڑا۔ یہاں سے نکل کر آپؑ مدین کے علاقہ میں پہنچے جہاں آپؑ کی شادی ہوئی اور آپؑ نے مزید تربیت حاصل کی۔

مدین سے واپسی پر کوہ طور میں آپؑ نبوت سے سرفراز فرمائے گئے اور آپ کو فرعون کی طرف جانے کا حکم ملا کہ بنی اسرائیل کو اس کے پنجہ استبداد سے نجات دلائیں آپؑ وہاں سے مصر پہنچے اور اپنے بھائی ہارونؑ کو ساتھ لیکر فرعون کے دربار میں پہنچ گئے۔

فرعون اور اس کے پیشوایانِ مذہب کے ساتھ آپ کے معرکے رہے اور بالآخر آپؑ بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر فلسطین کی طرف آگئے جہاں آپؑ نے ان کی تعلیم و تربیت کی۔

o

تورات

موسیٰؑ پر جو کتاب نازل ہوئی تھی اس کا خاص نام تو قرآن میں درج نہیں البتہ قرآن میں تورات کا ذکر ہے لیکن تورات در حقیقت ان کتابوں کے مجموعہ کا نام ہے جو حضرت موسیٰؑ سے لیکر حضرت عیسیٰؑ سے پہلے تک مختلف انبیائے بنی اسرائیل پر نازل ہوتی رہیں اور ان کے مجموعہ کو عہد نامہ عتیق (OLD TESTAMENT) کہتے ہیں یہودیوں نے اس کتاب میں تحریف کر دی تھی لفظی تحریف بھی نیز اس میں اپنی طرف سے اضافے بھی کر دیئے تھے۔

o

اللہ کا پروگرام

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ o	یہ آیات ایک واضح اور روشن کتاب کی ہیں
نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ	اس میں ہم تمہیں موسیٰؑ و فرعون کی داستان کا کچھ حصہ سناتے ہیں جو
بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ	حقیقت پر مبنی ہے ان لوگوں کے لئے جو ہمارے
يُّؤْمِنُوْنَ o	قوانین کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں

اِنَّ فِرۡعَوۡنَ عَلَا فِی الۡاَرۡضِ	واقعہ یہ ہے کہ فرعون نے اپنی مملکت میں بڑی سرکشی اختیار کی ہوئی تھی
وَجَعَلَ اَهۡلَهَا	اس نے اپنی قوت کو مستحکم رکھنے کے لئے ملک کے باشندوں کو مختلف
شِيَعًا	گروہوں میں تقسیم کر رکھا تھا ان میں سے
يَّسۡتَضۡعِفُ طَآئِفَةً مِّنۡهُمۡ	ایک گروہ کو وہ کمزور سے کمزور تر کرتا چلا گیا تھا وہ اس گروہ کے
يُذَبِّحُ اَبۡنَآءَهُمۡ	بیٹوں کو قتل کروا دیتا یا انہیں بے وقعت بنا دیتا تھا وہ ان کی بیٹیوں کو
وَيَسۡتَحۡیٖ نِسَآءَهُمۡ ؕ	زندہ رہنے دیتا یا اس گروہ میں سے جوہر مردانگی کو ختم کر دیتا تھا
اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ۝	اسطرح وہ اس قوم میں ناہمواریاں پیدا کر کے ان کی قوت کو توڑتا رہتا تھا
وَنُرِيۡدُ اَنۡ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيۡنَ	اور ہمارا پروگرام یہ تھا کہ ان لوگوں کو اوپر اٹھایا جائے
اسۡتُضۡعِفُوۡا فِی الۡاَرۡضِ	جنہیں ملک میں کمزور اور ذلیل کر دیا گیا تھا
وَنَجۡعَلَهُمۡ اَئِمَّةً وَّنَجۡعَلَهُمُ	اور ملک کی سرداری و لیڈر شپ ان کے حصہ میں آئے
الۡوٰرِثِيۡنَ ۝ۙ	انہیں اقتدار و حکومت کا وارث بنا دیا جائے
وَنُمَكِّنَ لَهُمۡ فِی الۡاَرۡضِ	اور دنیا میں انہیں تمکن و استحکام حاصل ہو اور فرعون
وَنُرِیَ فِرۡعَوۡنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوۡدَهُمَا	ہامان اور انکے لشکروں کو وہ کچھ دکھا دیا جائے جسکے دیکھنے سے وہ
مِنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا	اس قدر خائف تھے اور جس سے بچنے کیلئے
يَحۡذَرُوۡنَ ۝ ۲۸/۴-۶	وہ ایسی سخت تدابیر اختیار کرتے تھے۔

اور اس پروگرام کو عملی شکل دینے کے لئے موسیٰؑ کی پیدائش

وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰٓى اُمِّ مُوۡسٰٓى	چنانچہ اس پروگرام کی تکمیل کے لئے ہم نے موسیٰؑ کو پیدا کر دیا
اَنۡ اَرۡضِعِيۡهِ ۚ	اور اس کی ماں کو کہلوایا کہ وہ سرِ دست اس بچہ کو دودھ پلاتی جائے

فَاِذَا خِفۡتِ عَلَیۡهِ — اور جب کوئی خطرہ محسوس کرے

فَاَلۡقِیۡهِ فِی الۡیَمِّ — تو بچے کو کسی صندوق میں ڈال کر دریا میں بہادے

وَلَا تَخَافِیۡ وَلَا تَحۡزَنِیۡ — اور اس کی سلامتی کے متعلق کوئی خطرہ دل میں نہ رکھے

اِنَّا رَآدُّوۡهُ اِلَیۡكِ — ہم اسے تمہاری ہی گود میں واپس لوٹادیں گے

وَجَاعِلُوۡهُ مِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ۝ ۲۸/۷ — یہ صحیح وسلامت رہے گا اور ہمارا رسول بنے گا۔

موسیٰ کی ماں کو حکم

اِذۡاَوۡحَیۡنَآ اِلٰۤی اُمِّكَ مَا یُوۡحٰۤی ۝ — اور جب ہم نے موسیٰ کی ماں کو پیغام بھیجا کہ

اَنِ اقۡذِفِیۡهِ فِی التَّابُوۡتِ فَاقۡذِفِیۡهِ — اپنے بچے کو صندوق میں بند کر کے دریا میں بہادے

فِی الۡیَمِّ فَلۡیُلۡقِهِ الۡیَمُّ بِالسَّاحِلِ — دریا کی لہریں اسے کنارے پر لگادیں گی

یَاۡخُذۡهُ عَدُوٌّ لِّیۡ — جہاں سے اسے وہ شخص لے جائے گا جو ہمارے نظام کا دشمن ہے

وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ ۳۸-۳۹/۲۰ — لہٰذا خود موسیٰ کا بھی دشمن ہے۔

فرعون کے محلات میں

فَالۡتَقَطَهٗۤ اٰلُ فِرۡعَوۡنَ — بہر حال اس بچہ کو دریا سے فرعون کے گھر والوں نے نکال لیا تاکہ انکی

لِیَکُوۡنَ لَهُمۡ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ — کارستانیاں دیکھ کر وہ ان کا دشمن بنے اور ان کے لئے غم وحزن کا

اِنَّ فِرۡعَوۡنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوۡدَهُمَا — باعث ہو بلاشبہ فرعون ہامان اور انکے لاؤلشکر

کَانُوۡا خٰطِئِیۡنَ ۝ — سب مجرم اور غلط کار لوگ تھے

وَقَالَتِ امۡرَاَتُ فِرۡعَوۡنَ قُرَّتُ عَیۡنٍ — فرعون کی بیوی نے اس سے کہا یہ بچہ میرے اور تمہارے لئے

لِیْ وَلَكَ ۭ لَا تَقْتُلُوْہُ ڰ	آنکھوں کی ٹھنڈک بنے گا لہٰذا اسے قتل نہ کیا جائے
عَسٰٓی اَنْ یَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَہٗ وَلَدًا	ہم اسے بیٹا بنالیں گے ہو سکتا ہے یہ تمہارے لئے مفید ثابت ہو
وَّھُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝ ۹۔۸/۲۸	لیکن حقیقت کیا تھی اس کا وہ شعور نہیں رکھتے تھے۔

موسیٰؑ کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا انتظام

وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ ۥ	ہم نے اپنی عنایت سے اس بچہ میں محبت و کشش پیدا کر دی تھی اور یہ سب
وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ ۝	انتظام اسلئے کیا گیا تھا کہ موسیٰؑ اس ماحول میں اسرار و رموز مملکت و سیاست
اِذْ تَمْشِیْٓ اُخْتُكَ	سے واقف ہو جائے جب فرعون کے اہل خانہ کو اسکی پرورش کی فکر ہوئی تو
فَتَقُوْلُ ھَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰی	موسیٰؑ کی بہن وہاں پہنچ گئی اور کہا کیا میں تمہیں ایسی عورت کا پتہ
مَنْ یَّكْفُلُہٗ	بتاؤں جو اسکی پرورش کر سکے
فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓی اُمِّكَ	اس طرح ہم نے موسیٰؑ کو واپس اس کی ماں کی گود میں پہنچا دیا
كَیْ تَقَرَّ عَیْنُھَا	تا کہ اسکی آنکھیں ٹھنڈی رہیں
وَلَا تَحْزَنَ ۵ ط ۴۰-۳۹/۲۰	اور بیٹے کی جدائی میں غمگین نہ ہو۔

عظیم انقلاب کے لئے تیاری

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّہٗ	اس طرح سے موسیٰؑ فرعون کے محلات میں پرورش پا کر جوان ہوا
وَاسْتَوٰٓی	اور ہر طرح کی تعلیم و تربیت سے آراستہ اور ہر اعتبار سے متناسب و متوازن
اٰتَیْنٰہُ حُكْمًا	بنا دیا گیا ہم نے اسے معاملات میں فیصلہ کرنے کی صلاحیتوں سے بھی
وَّعِلْمًا ۭ	نوازا اور علم و دانش سے بھی آراستہ کر دیا
وَكَذٰلِكَ نَجْزِی	دراصل جو بھی حسن و توازن سے زندگی بسر کرے

الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ۲۸/۱۴	اس کا نتیجہ ایسا ہی ہوتا ہے۔

موسیٰؑ کی شخصیت کی ایک جھلک

وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ	ایک دفعہ ایسا ہوا کہ موسیٰؑ محلات سے نکل کر شہر میں گیا ایسے وقت
غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا	جب اہل شہر آرام کرتے ہیں لہٰذا گلی کوچوں میں آمد و رفت زیادہ نہیں
فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۫	تھی لیکن اس نے دیکھا کہ دو آدمی آپس میں لڑ رہے ہیں
هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ	ان میں سے ایک تو مظلوم طبقہ کا فرد تھا جن کے ساتھ موسیٰؑ کی
وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ	رفاقت تھی اور دوسرا ظالم طبقہ کا فرد تھا جن کے لئے اس کے دل میں
الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ	دشمنی تھی اس کے رفیق طبقہ کے فرد نے اس سے مدد مانگی
عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ	دشمن طبقہ کے فرد کے خلاف
فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى	موسیٰؑ نے زیادتی کرنے والے کو ایک مکا مارا
فَقَضٰى عَلَيْهِ ۫	جو ایسی جگہ پر لگا کہ اس کی موت واقع ہو گئی جس پر موسیٰؑ بڑا
قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ۭ	نادم ہوا اور کہنے لگا غصہ میں یہ کیسا شیطانی کام مجھ سے سرزد ہو گیا
اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ۝	دراصل غصہ میں انسان بہک کر آپ اپنا دشمن بن جاتا ہے
قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ	کہنے لگا پروردگار میں نے اپنی ذات پر زیادتی کر لی ہے
فَاغْفِرْ لِيْ	مجھے اس کے مضر اثرات سے حفاظت عطا فرمائیے
فَغَفَرَ لَهٗ ۭ	چنانچہ ایسا کر دیا گیا کہ اس کی ذات اس غلطی کے مضر اثرات سے محفوظ رہے
اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝	اللہ کے قانون مکافات میں اپنے کئے پر نادم ہونیوالوں کیلئے حفاظت
قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ	اور رحمت کی گنجائش ہوتی ہے اس نے کہا پروردگار یہ احسان مجھ پر کر
فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا	دیجئے اس کے بعد میں کبھی

لِلۡمُجۡرِمِیۡنَ ○ ۱۷۔۲۸/۱۵	مجرموں کا مددگار نہیں ہوں گا۔

موسیٰؑ کے مصر سے نکلنے کے اسباب

فَاَصۡبَحَ فِی الۡمَدِیۡنَةِ	دوسری صبح وہ پھر شہر میں گیا
خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ	ڈرتا ہوا اور گذشتہ روز کے واقعہ کی سن گن لیتا ہوا
فَاِذَا الَّذِی اسۡتَنۡصَرَهٗ	اس نے دیکھا کہ کل جسکی اس نے مدد کی تھی وہ پھر کسی کے ساتھ
بِالۡاَمۡسِ یَسۡتَصۡرِخُهٗ ؕ	دست وگریبان ہے وہ پھر موسیٰؑ کو مدد کے لئے پکارنے لگا
قَالَ لَهٗ مُوۡسٰۤی اِنَّکَ لَغَوِیٌّ مُّبِیۡنٌ ○	موسیٰؑ نے اس سے کہا تم تو بڑے ہی لڑاکا اور بہیے ہوئے معلوم ہوتے
فَلَمَّاۤ اَنۡ اَرَادَ اَنۡ یَّبۡطِشَ	ہو بہرحال اس نے اس ارادہ سے کہ دونوں کو الگ کردے
بِالَّذِیۡ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ	جیسے ہی دشمن طبقہ کے فرد کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا
قَالَ یٰمُوۡسٰۤی اَتُرِیۡدُ اَنۡ تَقۡتُلَنِیۡ	تو وہ چلا اُٹھا کہ اے موسیٰؑ کیا آج مجھے بھی اسی طرح قتل کرنا چاہتے
کَمَا قَتَلۡتَ نَفۡسًۢا بِالۡاَمۡسِ ٭ۖ	ہو جس طرح تم نے کل ایک آدمی
اِنۡ تُرِیۡدُ	کو مار ڈالا تھا
اِلَّاۤ اَنۡ تَکُوۡنَ جَبَّارًا فِی الۡاَرۡضِ	کیا تم ملک میں اپنی قوت کی دھاک بٹھانا چاہتے ہو
وَ مَا تُرِیۡدُ اَنۡ تَکُوۡنَ	اور اصلاح کرنا
مِنَ الۡمُصۡلِحِیۡنَ ۱۹۔۲۸/۱۸	نہیں چاہتے۔

مصر سے نکل کر مدین کی طرف روانگی

وَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنۡ اَقۡصَا الۡمَدِیۡنَةِ یَسۡعٰی	اسی اثنا میں ایک آدمی شہر کے مضافاتی علاقہ سے بھاگتا ہوا آیا
قَالَ یٰمُوۡسٰۤی اِنَّ الۡمَلَاَ یَاۡتَمِرُوۡنَ بِکَ	اور موسیٰؑ کو بتایا کہ اکابرین حکومت میں تمہارے

لِيَقْتُلُوْكَ	قتل کے مشورے ہو رہے ہیں تم جلد
فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝	ہی یہاں سے نکل جاؤ میں تمہاری خیر خواہی کی خاطر یہ بات کہہ رہا ہوں
فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ؗ	یہ سن کر موسیٰؑ وہاں سے ڈرتا سمٹتا نکل کھڑا ہوا
قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ	یہ دعا کرتا ہوا کہ پروردگار مجھے
مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۝	اس ظالم قوم کی دست درازی سے محفوظ رکھیو
وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى	مصر سے نکل کر موسیٰؑ نے مدین کا رخ کیا
رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ	اور کہا امید ہے میرا رب
سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ ۲۲۔۲۰/۲۸	مجھے ٹھیک راستہ پر ڈال دے گا۔

مدین میں بھی وہی ظلم

وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ	اور جب وہ مدین کے پیاؤ پر پہنچا تو دیکھا
اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۬	وہاں کچھ لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں
وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ	لیکن دو لڑکیاں ہیں جو اپنے جانوروں
امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ	کو روکے کھڑی ہیں موسیٰؑ نے ان
قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ؕ	لڑکیوں سے پوچھا تمہیں کیا پریشانی ہے انہوں نے کہا
قَالَتَا لَا نَسْقِيْ	ہم اس وقت تک اپنے جانوروں کو پانی نہیں پلا سکتیں جب تک کہ
حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ٚ	ان چرواہوں کے جانور پانی پی کر چلے نہیں جاتے کیونکہ یہ لوگ
وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ۝	زبردست ہیں اور ہمارے والد بوڑھے اور اکیلے ہیں موسیٰؑ یہ سن کر
فَسَقٰى لَهُمَا	آگے بڑھا اور ان کے جانوروں کو پانی پلا دیا پھر سائے میں بیٹھ کر سوچنے

ثُمَّ تَوَلّٰٓی اِلَی الظِّلِّ	لگا کہ یہاں بھی معاملہ وہی ہے زبردست کمزور کے حقوق چھینتا ہے عرض
فَقَالَ رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ	کیا پروردگار میں تو ایسی جگہ کی تلاش میں نکلا تھا جہاں ظلم نہ ہوتا ہو لہٰذا
اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ○ ۲۳ ع۲۳ ۲۸/	اب آپکی طرف سے جو بھلائی بھی مجھے مل سکے میں اس کا محتاج ہوں۔

مدین میں ایک مردِ بزرگ کے یہاں قیام

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِیْ عَلَی	اتنے میں ان دو لڑکیوں میں سے ایک حیا سے سمٹتی ہوئے اس کے پاس
اسْتِحْيَآءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْكَ	آئی اور کہا ہمارے والد نے آپ کو بلایا ہے کہ آپ نے
لِیَجْزِیَكَ اَجْرَمَا سَقَیْتَ لَنَا ط	ہمارے جانوروں کو پانی پلانے میں جو کچھ کیا ہے اسکا کچھ معاوضہ دے چنانچہ
فَلَمَّاجَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَیْهِ الْقَصَصَ لا	موسیٰؑ جب اس مرد بزرگ کے پاس پہنچا اور اپنی سرگذشت سنائی
قَالَ لَاتَخَفْ قف نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ	توانہوں نے کہا ڈرو نہیں
الظّٰلِمِیْنَ ○	تم ان ظالم لوگوں سے بچ آئے ہو ان لڑکیوں میں
قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا یٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ز	سے ایک نے کہا اباجان کیوں نہ ہم اسکو کام کاج کے لئے اپنے
اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ	پاس رکھ لیں یہ طاقتور بھی ہے
الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ ○	اور دیانتدار بھی معلوم ہوتا ہے اس مرد بزرگ
قَالَ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ	نے موسیٰؑ کو اپنے پاس ٹھہرا کر جب اچھی طرح پرکھ لیا تو کہا
اَنْ اُنْكِحَكَ	میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو بیٹیوں
اِحْدَی ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ	میں سے ایک کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں اس شرط
عَلٰٓی اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ج	پر کہ تم کم از کم آٹھ سال تک یہیں گھر داماد کے طور پر رہو گے
فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ج	اگر تم آٹھ سال کے بجائے دس سال تک رہ سکو تو یہ تمہاری طرف سے

وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ؕ	اضافہ ہوگا میں تمہارے ساتھ کسی قسم کی سختی کرنا نہیں چاہتا
سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ	مجھے انشاء اللہ تم
مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ ۲۷۔۲۵/۲۸	اصلاح یافتہ انسان پاؤ گے۔

مدین میں شادی

قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ؕ اَيَّمَا	موسیٰؑ نے کہا ٹھیک ہے میرے اور آپ کے درمیان یہ معاملہ طے
الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ	پا گیا ان دونوں مدتوں میں سے جو بھی میں پوری کر دوں
فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ؕ	اس کے بعد کوئی زیادتی مجھ پر نہ ہو
وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ۝ ۲۸/۲۸	اور جو کچھ قول و قرار ہم کر رہے ہیں اللہ اس پر شاہد و ضامن ہے۔

قبل از نبوت موسےؑ کی اللہ کے ایک بندے سے ملاقات

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰهُ	موسیٰؑ جب تلاش حقیقت میں پھرتا تھا تو ایک سفر میں اس نے اپنے جوان
لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ	رفیق سے کہا ہم اس مقام تک اپنا سفر جاری رکھیں گے
مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ۝	جہاں دو دریاؤں کا سنگم ہے خواہ اس میں کتنا عرصہ کیوں نہ لگ جائے
فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا	پھر جب وہ اس مقام پر پہنچے جہاں دو دریا ملتے ہیں تو ستانے کیلئے ٹھہر
نَسِيَا	گئے اور جب آگے روانہ ہوئے تو اس مچھلی کا خیال نہ رہا
حُوْتَهُمَا	جسے انہوں نے بطور توشہ رکھ لیا تھا
فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۝	مچھلی (جو ہنوز زندہ تھی) چٹان سے پھسلتی ہوئی دریا میں پہنچ گئی
فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰهُ	جب وہ آگے گئے تو ایک مقام پر موسیٰؑ نے اپنے ساتھی سے کہا
اٰتِنَا غَدَآءَنَا	آؤ اب ناشتہ کرلیں

لَقَدْ لَقِیْنَامِنْ سَفَرِنَاھٰذَانَصَبًا ○	آج کے سفر نے تو ہمیں بہت تھکادیا ہے
قَالَ اَرَءَ یْتَ	اس نے کہا ناشتہ
اِذْ اَوَیْنَآ اِلَی الصَّخْرَ ةِ	کس چیز کا جب ہم اس چٹان پر ستانے کے لئے ٹھہرے تھے
فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ	تعجب ہے میں آپ سے اس کا ذکر کرنا بھول گیا
وَمَآ اَنْسٰنِیْهُ اِلَّا	اب اس کے سوا کیا کہا جائے کہ
الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْکُرَهٗ	شیطان نے یہ بات میرے ذہن سے نکال دی کہ
وَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ عَجَبًا ○	مچھلی تو پھسل کر دریا میں چلی گئی تھی
قَالَ ذٰلِكَ مَا کُنَّا نَبْغِ	موسیٰ نے کہا میرا خیال ہے یہیں کہیں وہ مقام ہے جس کی ہمیں تلاش
فَارْتَدَّاعَلٰٓی اٰثَارِھِمَا قَصَصًا ○	ہے لہٰذا وہ الٹے قدموں واپس ہوئے وہاں انہیں
فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ	ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ مل گیا
اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا	جسے ہم نے اپنی رحمتوں سے نوازا ہوا تھا
وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّاعِلْمًا ○ ۱۸/۶۰-۶۵	اور اسے اپنی طرف سے ایک علم کی تعلیم دی تھی۔

اللہ کے اس بندے سے ہم راہی کی درخواست

قَالَ لَهٗ مُوْسٰی ھَلْ اَتَّبِعُكَ	موسیٰ نے اس سے کہا آپکی اجازت سے میں کچھ عرصہ آپکے ساتھ رہنا
عَلٰٓی اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا	چاہتا ہوں تاکہ آپ سے اس علم و دانش میں سے کچھ سیکھ سکوں
عُلِّمْتَ رُشْدًا ○	جو آپ کو اس خوبی کے ساتھ دیا گیا ہے
قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ○	انہوں نے جواب دیا میرا خیال ہے کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو
وَکَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَالَمْ تُحِطْ بِهٖ	گے اور تم ایسی کسی بات پر صبر کر کیسے سکتے ہو جو تمہاری سمجھ سے

خُبْرًا ۝ قَالَ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ	باہر ہو موسیٰ نے کہا مجھے تو حصول علم کی طلب ہے لہٰذا آپ مجھے
صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِیْ لَکَ اَمْرًا ۝	انشاء اللہ باصبر پائیں گے اور کسی بات میں آپ کی نافرمانی نہیں کرونگا
قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ	انہوں نے کہا اچھا اگر تمہیں میرے ساتھ چلنا ہے تو ایک بات کا خیال
فَلَا تَسْئَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ	رکھنا کہ مجھ سے کسی بات کی وضاحت طلب نہ کرنا
حَتّٰٓی اُحْدِثَ لَکَ	جب تک کہ میں خود اس
مِنْہُ ذِکْرًا ۷۰۔۶۶/۱۸	کی وضاحت نہ کردوں۔

روداد سفر

کشتی کا معاملہ

فَانْطَلَقَا حَتّٰٓی	بہر حال وہ چل پڑے اور آگے
اِذَا رَکِبَا فِی السَّفِیْنَۃِ	جا کر ایک کشتی میں سوار ہوئے
خَرَقَہَا	تو اس اللہ کے بندے نے کشتی میں سوراخ کر دیا یہ دیکھ
قَالَ اَخَرَقْتَہَا لِتُغْرِقَ اَہْلَہَا	کر موسیٰ سے نہ رہا گیا کہنے لگے یہ آپ نے کیا کر دیا اس طرح تو اہل کشتی
لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا اِمْرًا ۝ قَالَ اَلَمْ	ڈوب جائینگے آپ نے بڑا خطرناک کام کیا ہے انہوں نے جواب دیا
اَقُلْ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ	میں نے کہا نہیں تھا کہ تم میرے
مَعِیَ صَبْرًا ۝	ساتھ ضبط سے کام نہیں لے سکو گے
قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ	موسیٰ نے کہا مجھ سے بھول ہو گئی مہربانی فرمایئے اور
وَلَا تُرْہِقْنِیْ مِنْ	میری غلطیوں پر میری
اَمْرِیْ عُسْرًا ۝ ۷۳۔۷۱/۱۸	گرفت نہ کیجئے۔

قتل

فَانۡطَلَقَا ۫ حَتّٰۤی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا — بہر حال وہ پھر چل پڑے یہاں تک کہ ان کی ملاقات ایک نوجوان سے ہوئی

فَقَتَلَهٗ ۙ — اور اللہ کے اس بندے نے اسے قتل کر دیا موسیٰؑ پھر

قَالَ اَقَتَلۡتَ نَفۡسًا زَكِيَّةً ۢ — بول پڑا اور کہنے لگا یہ آپ نے کیا کر دیا ایک بے گناہ کی جان لے لی

بِغَيۡرِ نَفۡسٍ ؕ — حالانکہ اس نے کسی کا خون نہیں کیا تھا

لَقَدۡ جِئۡتَ شَيۡـئًـا نُّكۡرًا ۝ — آپ نے یہ بہت ہی ناخوش آئند بات کر دی

قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكَ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ — انہوں نے کہا میں نے کہا نہیں تھا کہ تمہیں

مَعِىَ صَبۡرًا ۝ — میرے ساتھ ضبط نہیں ہو سکے گا

قَالَ اِنۡ سَاَلۡتُكَ عَنۡ شَىۡءٍ ۢ — موسیٰؑ نے کہا اب کے معاف کر دیجئے اس کے بعد میں اگر آپ سے

بَعۡدَهَا فَلَا تُصٰحِبۡنِىۡ‌ ۚ — کوئی سوال کروں تو بے شک مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیئے گا

قَدۡ بَلَغۡتَ مِنۡ لَّدُنِّىۡ — اس صورت میں مجھے آپ سے

عُذۡرًا ۝ ۷۶۔۷۴/۸ — کوئی شکایت نہیں ہوگی۔

دیوار کا معاملہ

فَانۡطَلَقَا ۫ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَيَاۤ — بہر حال وہ پھر چل پڑے یہاں تک

اَهۡلَ قَرۡيَةِ ۨ — کہ ایک بستی میں پہنچے

اسۡتَطۡعَمَاۤ اَهۡلَهَا — انہوں نے اہل بستی سے کہا ہمارے کھانے کا انتظام کر دو

فَاَبَوۡا اَنۡ يُّضَيِّفُوۡهُمَا — تو انہوں نے اس سے صاف انکار کر دیا

فَوَجَدَا فِيۡهَا جِدَارًا يُّرِيۡدُ اَنۡ يَّنۡقَضَّ — وہاں انہوں نے ایک بوسیدہ دیوار دیکھی جو گرا چاہتی تھی

فَاَقَامَهٗ ؕ	اللہ کے اس بندے نے اسے مرمت کر کے پھر قائم کر دیا
قَالَ لَوْشِئْتَ لَتَّخَذْتَ	موسیٰؑ نے کہا اگر آپ چاہتے تو ان لوگوں سے
عَلَيْهِ اَجْرًا ۝	اس کام کی اجرت لے سکتے تھے
قَالَ هٰذَا فِرَاقُ	انہوں نے کہا بس
بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ ۷۷-۷۸/۱۸	اب میرا تمہارا ساتھ ختم ہوا۔

حیرت انگیز

سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ	بہر حال اب میں تمہیں ان باتوں کی حقیقت بتا دیتا ہوں
مَالَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝	جن پر تم سے ضبط نہ ہو سکا تھا اس کشتی کا
اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ	معاملہ اس طرح ہے کہ وہ چند غریب لوگوں کی ملکیت تھی جس سے
يَعْمَلُوْنَ فِى الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ	وہ دریا میں محنت مزدوری کر کے پیٹ پالتے تھے میں نے اس
اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ	میں نقص اس لئے ڈال دیا تھا کہ اس سے آگے ایک ایسے حکمران کا
يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ۝	علاقہ ہے کہ جہاں اس کے آدمی ہر اچھی کشتی کو زبردستی چھین لیتے
وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ	ہیں اور اس نوجوان کا معاملہ یوں ہے اس کے والدین بڑے نیک اور
فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا	امن پسند ہیں مجھے اندیشہ تھا کہ وہ ناحق کسی مصیبت میں نہ پھنس
طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۝ ۚ	جائیں اس نوجوان کی سرکشیوں اور قانون شکنیوں کی وجہ سے
فَاَرَدْنَآ اَنْ	لہٰذا میں نے انہیں اس کے شر سے بچایا ہے
يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا	بہر حال ان کا پروردگار انہیں اس کے بدلے اور لڑکا عطا کر دے گا
خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ۝	جو عمدہ صلاحیتوں کا مالک ہو گا اور لوگوں سے محبت کرے گا

واما الجدار فكان لغلمين يتيمين	اور اس دیوار کا معاملہ اس طرح ہے کہ یہ دو یتیم لڑکوں کی ملکیت ہے
فی المدينة	جو اس بستی میں رہتے ہیں اور
و كان تحته، كنز، لّهما	اس دیوار کے نیچے ان کا کچھ مال گڑا ہوا ہے
و كان ابوهما صالحًا	اور ان کا والد بڑا صالح انسان تھا لہٰذا
فَاَرَاد ربُّكَ اَنْ	تمہارے رب کا منشا یہ ہے کہ
يَّبلُغَآ اَشُدَّ هُمَا	جب وہ جوان ہوں تو
وَيَستَخرِجَا كَنزَهُمَا ق	اپنا مال خود نکال لیں
رحمَةً مِّنْ رَّبِّكَ	اور یہ سب کچھ تمہارے رب کی رحمت کی بنا پر کیا گیا ہے
وما فَعَلتُه، عَنْ اَمرِیْ	میں نے اپنی طرف سے نہیں کیا
ذٰلِكَ تَاْوِيلُ	بہر حال یہ ہے حقیقت ان باتوں کی
مَا لَمْ تَسطِعْ عَّلَيهِ صبرًاO ۱۸/۷۸۔۸۲	جن پر تم ضبط نہ کر سکے تھے۔

موسیٰؑ کی مدین سے روانگی اور نبوت کا ملنا

فَلَمَّا قَضٰى مُوسَى الْاَجَلَ	اور موسیٰؑ نے جب مدین میں اپنے قیام کی مدت پوری کرلی
وَسَارَ بِاَهلِهٖٓ	تو اپنے اہل و عیال کو لے کر وہاں سے رخصت ہو گیا راستے میں
اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ نَارًا ج	جب وہ طور پہاڑ کے قریب پہنچے تو انہیں اس جانب آگ نظر آئی
قَالَ لِاَهلِهِ امكُثُوٓا اِنِّیٓ اٰنَستُ نَارًا	موسیٰؑ نے اپنے اہل خانہ سے کہا وہ آگ نظر آرہی ہے تم یہاں ٹھہرو
لَّعَلِّیٓ اٰتِيكُمْ مِّنهَا بِخَبَرٍ	میں جا کے دیکھتا ہوں شاید وہاں سے راستے کی کوئی خبر مل جائے
اَوْ جَذوَةٍ مِّنَ النَّارِ	یا تمہارے تاپنے کے لئے آگ

لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ O	کا کوئی انگارہ ہی لے آؤں
فَلَمَّآ اَتٰهَا نُوْدِىَ	جب وہاں پہنچا تو ایک آواز آئی
مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ	وادی کے دائیں کنارے پر
فِى الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ	بابرکت زمین کے ایک درخت سے کہ
اَنْ يّٰمُوْسٰى اِنِّىْٓ اَنَا اللّٰهُ	اے موسیٰؑ میں تمام
رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ O ۲۸/۲۹-۳۰	جہانوں کا پالنے والا اللہ ہوں۔

نبوت کی ذمہ داریاں اور تشکیل جماعت کے سلسلہ میں ہدایات

وَاَنَا اخْتَرْتُكَ	اور میں نے تمہیں ایک عظیم مقصد کے لئے منتخب کیا ہے
فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى O	سو جو بات تمہیں اس وحی کے ذریعہ بتائی جاتی ہے اسے غور سے سنو
اِنَّنِىْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا	دیکھو اللہ میں ہی ہوں اور اس کائنات میں میرے سوا اور کسی کو اقتدار
فَاعْبُدْنِىْ	حاصل نہیں لہٰذا یہاں صرف میرے قوانین کی محکومی اختیار کی جائے
وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ O	اور معاشرہ میں ان قوانین کے مطابق نظام (صلوٰۃ) قائم کیا جائے
اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ	اور دیکھو! دنیا میں ان قوانین کے مطابق انقلاب آکر رہے گا
اَكَادُ اُخْفِيْهَا	خواہ وہ عام لوگوں کو نظر نہ آرہا ہو یہ انقلاب اس لئے
لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰى O	آئے گا کہ ہر کسی کو اس کی محنت کا پورا پورا صلہ ملنے لگ جائے
فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا	اور دیکھنا کہیں ایسے لوگ تمہارے راستہ میں سنگ گراں بن کر حائل نہ
مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا	ہو جائیں جو اس نظام پر یقین نہیں رکھتے اور اپنی ذاتی مفاد پرستیوں
وَاتَّبَعَ هَوٰهُ	اور ہوا و حرص میں مبتلا ہو چکے ہیں ایسے لوگوں کو

فَتَرْدٰى ۝ ۱۶۔۱۳/۲۰	اپنے ساتھ نہ رکھنا ورنہ وہ تمہیں بھی تباہی کی طرف لے جائیں گے

کڑی مہم

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ	موسیٰؑ کو نظام خداوندی کی تمام تفصیلات سمجھانے کے بعد فرعون کی
اِنَّهٗ طَغٰى ۝	طرف جانے کے لئے کہا گیا جو ظلم واستبداد میں بہت آگے بڑھ چکا تھا
قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۝	موسیٰؑ نے مہم کی سختی کا اندازہ کرتے ہوئے عرض کیا پروردگار میرے
وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۝	سینے میں وسعت پیدا کردے اور جو دشواریاں راہ میں آئیں انہیں مجھ
وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۝	پر آسان فرمادیجئے اور میری زبان میں طاقت اور روانی پیدا کردیجئے
يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝	تاکہ میں آپ کا پیغام بطریق احسن لوگوں تک پہنچا سکوں
وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ۝	اور میرے خاندان میں سے میرے بھائی ہارون کو میرے ساتھ کر
هٰرُوْنَ اَخِي ۝ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ۝	دیجئے تاکہ اس کی مدد سے میری قوت مستحکم ہو جائے
وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ۝	اور اس عظیم مہم میں وہ میرا شریک کار رہے یوں ہم دونوں
كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ۝	مل کر آپ کے تفویض کردہ پروگرام کی تکمیل میں سرگرم ہو جائیں گے
وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ۝	اور آپ کے نظام وقانون کو غالب بنا دینے کے لئے بیش از بیش قدم اٹھا
اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ۝	سکیں گے اور آپ ہم دونوں کے حالات سے اچھی طرح باخبر ہیں
قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ	ارشاد ہوا اے موسیٰؑ ہم نے
سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ۝ ۳۶۔۲۴/۲۰	تیری مانگ پوری کردی۔

فرعون کی طرف جانے کا حکم

قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ	موسیٰؑ سے کہا گیا تم دونوں بھائی ہمارے قوانین کو لے کر جاؤ اور کسی

اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ٥	بات کا ڈر نہ رکھو ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم ایک ایک بات کو سنتے اور
فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ	دیکھتے رہیں گے سو تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ
اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥	ہم تمہاری طرف اللہ رب العالمین کا پیغام لے کر آئے ہیں کہ
اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا	تم بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دو
بَنِیْٓ اِسْرَآئِيْلَ ٥ ۱۷۔۱۵/۲۶	چنانچہ وہ گئے اور اللہ کا پیغام پہنچایا۔

فرعون کے دربار میں

قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ	فرعون نے کہا کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ ہم نے بچپن سے اپنے
فِيْنَا وَلِيْدًا	ہاں تمہاری پرورش کی
وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ٥	اور تم نے عمر کا ایک حصہ ہمارے ہاں بسر کیا
وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ	لیکن تم نے ان احسانات کا بدلہ یوں دیا کہ ہماری ہی قوم کے ایک آدمی کو قتل
وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ٥	کر ڈالا تم کیسے ناشکر گزار آدمی ہو
قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ٥	موسیٰ ؑ نے کہا وہ فعل مجھ سے نادانستگی میں ہو گیا تھا
فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ	اس کے بعد تمہارے خوف کی وجہ سے میں یہاں سے بھاگ گیا تھا
فَوَهَبَ لِیْ رَبِّیْ حُكْمًا	اب اللہ نے معاملات میں صحیح فیصلے کرنے کی صلاحیت اور رہنمائی دے
وَّجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ٥	کر مجھے اپنے رسولوں کے زمرہ میں شامل کر لیا ہے
وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا	باقی رہے وہ احسان جو تم نے مجھ پر جتائے ہیں
عَلَیَّ اَنْ عَبَّدْتَّ	تو کیا ان احسانوں کے بدلے میں تم
بَنِیْٓ اِسْرَآئِيْلَ ٥	بنی اسرائیل کو اپنا غلام بنائے رکھنا چاہتے ہو

قَالَ فِرْعَوْنُ	اس پر فرعون کھسیانا ہو گیا اور بات کا رخ دوسری طرف موڑنے کے لئے
وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝	کہنے لگا یہ جو تم کہتے ہو کہ رب العلمین کی طرف سے پیغام لائے ہو تو یہ
قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ	رب العلمین کیا ہے موسیٰؑ نے کہا یہ اللہ ہے جو کائنات کی پستیوں وبلندیوں
وَالْاَرْضِ	میں ہر شے کی پرورش کرتا ہے
وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ	اگر تمہیں اس بات کا یقین آجائے تو یہ جو تم
اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝	اپنے آپکو رب کہتے ہو اسکی حقیقت بھی
قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ	جان جاؤ اس پر فرعون نے اپنے درباریوں سے مخاطب ہو کر کہا
اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ۝	تم سنتے ہو کہ یہ شخص کیا کہہ رہا ہے موسیٰؑ نے
قَالَ رَبُّكُمْ	فرعون کی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا یہ اللہ وہ ہے جو تمہاری بھی
وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝	پرورش کرتا ہے اور تمہارے آباواجداد اور سابقہ فراعنہ مصر کی پرورش کرتا رہا
قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ	ہے فرعون نے اہل دربار کو مخاطب کرتے ہوئے کہا لو بھئی
اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ۝	اللہ نے تمہاری طرف اپنا رسول بھی بھیجا تو ایک پاگل بھیجا
قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ	موسیٰؑ اس کی ہفوات پر پھر کوئی توجہ نہ دی اور اپنا سلسلہ کلام جاری
وَالْمَغْرِبِ	رکھتے ہوئے کہا وہ اللہ مشرق و مغرب اور ان کے
وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ	درمیان جو کچھ ہے سب کا پرورش کرنے والا ہے اگر تم
اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝	ذرا بھی عقل و خرد سے کام لو تو یہ بات باسانی سمجھ میں آ سکتی ہے
قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ	فرعون نے طیش میں آتے ہوئے کہا دیکھو اس مملکت کے
اِلٰهًا غَيْرِيْ	اندر تم نے اگر میرے سوا کسی اور کو
لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ	صاحب اقتدار یا اللہ سمجھا تو یہ بغاوت ہو گی جس کی سزا میں تمہیں

الْمَسْجُوْنِيْنَ ○	جیل بھیج دیا جائے گا
قَالَ اَوَلَوْ	موسیٰؑ نے کہا اگر میں اپنے دعویٰ میں واضح دلائل دوں
جِئْتُكَ	تو پھر بھی تم مجھے قید کر دو گے کیا تم معاملہ کو
بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ○	دلائل و براہین کی رو سے طے کرنے کی بجائے دھاندلی سے
قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ	کام لینا چاہتے ہو اس پر فرعون کچھ جھینپا اور کہا اچھا لاؤ
اِنْ كُنْتَ مِنَ	وہ دلائل پیش کرو
الصّٰدِقِيْنَ ○ ۱۸۔۳۱/۲۶	اگر سچے ہو۔

اعصاء موسویٰؑ یا ان کے دلائل و براہین

فَاَلْقٰى	اس پر موسیٰؑ نے اللہ سے ملے ہوئے قوانین و ضوابط کو پیش کیا
عَصَاهُ	اور یہ واضح اور صاف قوانین و ضوابط
فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ○	ایسے تھے جو باطل معتقدات کو اژدہا کی طرح نگل رہے تھے اسکے بعد
وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ	موسیٰؑ ان براہین نیرہ کو سامنے لایا جو انہیں مستقبل کی ضمانت دیتے تھے
بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ○	ان دلائل کی درخشندگی اور تابناکی ہر دیدہ بینا کو صاف نظر آرہی تھی
قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ	اس پر فرعون نے اپنے اہل دربار اور سرداران قوم سے کہا یہ شخص یقیناً
اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ○	ایک ماہر سحر کار ہے جو جھوٹ کو سچ بنا کر دکھائے چلا جا رہا ہے اسکا
يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ	ارادہ یہ نظر آتا ہے کہ یہ اپنی فریب کاریوں سے لوگوں کو اپنے
مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ	ساتھ ملا کر یہاں اپنی حکومت قائم کرے اور تمہیں اس ملک سے نکال باہر
فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ○ ۳۲۔۳۵/۲۶	کرے سو بتاؤ تمہارا اس باب میں کیا مشورہ ہے۔

درباریوں کا مشورہ

قَالُوْٓا اَرْجِهْ	انہوں نے کہا ہمارے خیال میں موسیٰؑ اور اسکے
وَاَخَاهُ	بھائی کے معاملہ کو فی الحال التواء میں رکھا جائے
وَابْعَثْ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۙ	اور ملک کے بڑے بڑے شہروں میں ہرکارے روانہ کردیئے جائیں
يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ○	جو مختلف معبدوں سے علم رکھنے والے مذہبی پیشواؤں کو یہاں لے آئیں
فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ	چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور ملک کے بڑے بڑے مذہبی پیشوا
يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۙ	تاریخ اور وقت مقررہ پر موسیٰؑ سے مقابلہ کیلئے جمع ہو گئے
وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ۙ	علاوہ ازیں عام لوگوں سے بھی کہا گیا کہ
لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ	وہ وقت مقررہ پر آجائیں تاکہ یہ پروہت
اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ○ ۲۶/۳۶-۴۰	جب کامیاب ہوں تو ان کا شاندار جلوس نکالا جائے۔

مذہبی پیشواؤں کو لالچ

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ	جب مذہبی پیشوا آگئے تو انہوں نے فرعون سے کہا
اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا	تو کیا ہمیں کچھ انعام بھی دیا جائے گا
اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ○	اگر ہم موسیٰؑ پر غالب آگئے
قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ	اس نے کہا بے شک تمہارے لئے انعام بھی ہوگا
اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ○ ۲۶/۴۱-۴۲	اور سب سے بڑا انعام تو یہ ہے کہ تم ہمارے مقرب بن جاؤ گے۔

مقابلہ

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰی	مقابلہ شروع ہوا اور موسیٰؑ نے ان سے کہا

اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ o	تمہارے پاس جو دلائل ہیں انہیں پیش کرو
فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ	انہوں نے اپنے باطل مذہب کی تائید میں نہایت رکیک
وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ	اور بودی دلیلیں پیش کیں اور کہا فرعون کے جاہ و جلال کی قسم
اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ o	ہم آج ضرور میدان مارلیں گے
فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ	اس پر موسیٰؑ نے نظام خداوندی کی تائید میں محکم دلائل پیش کئے
فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ	جو پروہتوں کے فریب پر مبنی دلیلوں
مَا يَاْفِكُوْنَ ۚ o ۴۵-۴۳/۲۶	کوایک ایک کر کے نگل گئے۔

پروہتوں نے موسیٰؑ کے دلائل کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیا

فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ	وہ دلائل اس قدر واضح بین اور محکم تھے کہ ان کی روشنی میں پروہتوں
سٰجِدِيْنَ oۙ	پر موسیٰؑ کی دعوت کی صداقت عیاں ہوگئی اور انہوں نے انکے سامنے سرِتسلیم
قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ oۙ	خم کر دیا اور اعلان کر دیا کہ ہم خدائے رب العلمین پر ایمان لاتے ہیں
رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ o ۴۸-۴۶/۲۶	یعنی اس اللہ کے قانون پر جسکی طرف موسیٰؑ اور ہارونؑ دعوت دیتے ہیں

فرعون کا غصہ

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ	فرعون نے کہا تمہاری یہ جرأت کہ میری اجازت کے بغیر ہی ایمان لے
اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ	آئے ہوایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ موسیٰؑ تمہارا پیرومرشد ہے
عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ	جس نے تمہیں پروہتی کا علم سکھایا ہے اور اندر سے تم سب ملے ہوئے
فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ oۙ	ہو تمہیں ابھی معلوم ہو جائے گا کہ اس سازش کی سزا کیا ہے
لَاُقَطِّعَنَّ	میں ابھی تمہاری مشکیں کسواتا ہوں، تمہیں ہتھکڑیاں اور بیڑیاں

اَیۡدِیَکُمۡ وَاَرۡجُلَکُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ ڈلواتا ہوں تمہارے ہاتھ پاؤں کٹواتا ہوں

وَّلَاُوصَلِّبَنَّکُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ۝ ۲۶/۴۹ اور تم سب کو سولی پر چڑھاتا ہوں۔

اور ان کی جرأت ایمانی

قَالُوۡا لَا ضَیۡرَ اِنَّآ	انہوں نے کہا تمہارا جو جی چاہے کرو، اس سے ہمارا کچھ نہیں بگڑ تا
اِلٰی رَبِّنَا مُنۡقَلِبُوۡنَ ۝	ہمارا زاویہ نگاہ بدل چکا ہے ہماری تمام توجہات اب اپنے رب پر مرکوز
اِنَّا نَطۡمَعُ اَنۡ یَّغۡفِرَ لَنَا	رہیں گی ہم توقع رکھتے ہیں کہ ہمارا پروردگار ہماری
رَبُّنَا خَطٰیٰنَآ	سابقہ روش کے مضر اثرات سے ہمارا تحفظ

اَنۡ کُنَّآ اَوَّلَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۝ ۲۶/۵۰-۵۱ کرے گا کیوں کہ ہم نے اس نظام کو سب سے پہلے قبول کیا ہے۔

محکوموں کے خلاف حاکموں کے حربے

وَقَالَ الۡمَلَاُ مِنۡ قَوۡمِ فِرۡعَوۡنَ	فرعون کے درباریوں اور سرداروں نے اس سے کہا
اَتَذَرُ مُوۡسٰی وَقَوۡمَہٗ	کیا تو موسیٰؑ اور اس کی قوم کو چھوڑ دے گا کہ
لِیُفۡسِدُوۡا فِی الۡاَرۡضِ	ملک میں بدامنی پھیلاتے پھریں
وَیَذَرَکَ وَاٰلِہَتَکَ	تجھے اور تیرے معبودوں کو ترک کر دیں فرعون نے کہا
قَالَ	اس محکوم قوم کو سیاسی حربوں سے زیر رکھا جائے گا اس قوم کے
سَنُقَتِّلُ	معززافراد جن میں جوہر مردانگی وحریت ہوگا کو ذلیل وخوار کر کے
اَبۡنَآءَہُمۡ	غیر مؤثر بنادیا جائیگا اور جو طبقہ ان
وَنَسۡتَحۡیٖ نِسَآءَہُمۡ	جوہروں سے عاری ہوگا اسے معزز مقرب بنا کر آگے بڑھایا جائے گا

وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ۝١٢٧ | اس طرح سے ہمارا غلبہ و تسلط ان پر قائم رہے گا۔

مفاد پرستوں کے پیچھے آنکھیں بند کر کے چلنے والی اقوام کا انجام

وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ	فرعون اس انقلابی تحریک کے بڑھتے ہوئے اثرات کے خوف سے ملک
قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ	میں ایسے اعلانات کراتا رہتا تھا کہ اے میری قوم کیا میں مملکت مصر کا
وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ	مالک نہیں ہوں اور کیا یہ نہریں جو میرے انتظام کے تحت جاری ہیں
اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝	میری نہیں ہیں کیا تم ان باتوں پر غور نہیں کرتے کہ میں اس شخص
اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ	سے کس قدر بہتر اور برتر ہوں
هُوَ مَهِيْنٌ ۝	جو ہماری محکوم قوم کا ایک فرد ہے لہٰذا پست اور کمزور ہے
وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ۝	اسے تو اچھی طرح بات کرنے کا بھی سلیقہ نہیں ہے
فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ	اس کے خدا نے اگر اسے اتنے بڑے اقتدار کا مالک بنانا تھا تو اسے
اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ	سرداری کے امتیازی نشان کے طور پر سونے کے کنگن کیوں نہ دیئے گئے
اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ۝	یا اس کے جلو میں صف در صف فرشتے کیوں نہ بھیجے گئے چنانچہ
فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ	وہ اس قسم کے پروپیگنڈہ سے اپنی قوم کو فریب میں مبتلا رکھنے کی کوشش
فَاَطَاعُوْهُ ؕ	کرتا رہا اور اس کی قوم بھی آنکھیں بند کر کے اس کی اطاعت کرتی رہی
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝	در حقیقت وہ قوم خود بھی غلط راستوں پر ہی چلنا چاہتی تھی
فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ	سو جب ان کی سرکشی انتہا کو پہنچ گئی اور ان کی تباہی کا وقت آ گیا
فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝	تو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا
فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا	اور وہ ایک زندہ قوم کے بجائے داستانِ پارینہ بن گئے

وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِیْنَ ۝ ۵۶۔۵۱/۴۳	جو آنے والوں کے لئے ایک عبرتناک نظیر کے طور پر بیان ہوتی ہے۔

حضرت موسیٰؑ نے مصر میں ہی تعمیرِ ملت کا کام شروع کر دیا تھا

فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا	موسیٰؑ نے دلائل و براہین سے قوم فرعون کو قائل کر دیا تھا
ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ	لیکن اس پر سوائے اسکی اپنی قوم کے چند نوجوانوں کے کوئی ایمان نہ
عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ	لایا اس لئے کہ وہ فرعون اور اس کے سرداروں سے ڈرتے تھے
اَنْ يَّفْتِنَهُمْ	کہ وہ انہیں کسی مصیبت میں نہ ڈال دیں
وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ	بلاشبہ فرعون اپنی مملکت میں بڑا ہی سرکش و مستبد تھا
وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝	اور مخالفین سے انتقام لینے میں کسی حد پر رکنے والا نہیں تھا
وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ	موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا
اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ	جب تم قوانین خداوندی کی صداقت پر ایمان لا چکے ہو
فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا	تو پھر کسی سے نہ ڈرو اور ان قوانین کی محکمیت پر پورا پورا بھروسہ رکھو
اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ۝	اس طرح تم غیر خدائی قوانین سے منہ موڑ کر اللہ کے قوانین کی اطاعت کر
فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ	سکو گے انہوں نے کہا آپ مطمئن رہئے ہم ان قوانین پر پورا پورا بھروسہ
رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا	رکھیں گے اور دعا کی پروردگار ہمیں محفوظ رکھے
فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ۙ	اس ظالم قوم کے جور و ستم سے
وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ	اور اپنی رحمت سے نظام خداوندی کی
مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ	مخالف اس قوم کی غلامی سے ہمیں نجات دلوا دیجئے
وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى	لہٰذا ہم نے قیام نظام خداوندی کے سلسلہ میں موسیٰؑ

وَاَخِیۡهِ اَنۡ تَبَوَّاٰ لِقَوۡمِكُمَا	اور اس کے بھائی کو وحی کی کہ سر دست مصر میں ہی جس جگہ تمہاری قوم
بِمِصۡرَ بُیُوۡتًا وَّاجۡعَلُوۡا	ہے وہیں انکی ذہنی و قلبی تربیت شروع کر دو اور اپنی جماعت کے
بُیُوۡتَكُمۡ قِبۡلَةً	ممبروں کے گھروں میں ہی ایسے تربیتی مراکز قائم کرلو
وَّاَقِیۡمُوا الصَّلٰوةَ ؕ	اور اس طرح قیام نظام خداوندی کے پروگراموں کی ابتدا کر دو
وَبَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۝	اور اپنی جماعت کو اس نظام کے نتائج و ثمرات کی خوشخبری دیتے رہو
وَقَالَ	موسیٰ نے کہا میں یہ سب کچھ کروں گا لیکن میری قوم کے دل میں رہ
مُوۡسٰی	رہ کر یہ سوال اٹھتا ہے
رَبَّنَاۤ اِنَّكَ اٰتَیۡتَ فِرۡعَوۡنَ وَمَلَاَهٗ	کہ پروردگار ایسا کیوں ہے کہ فرعون اور اس کے سرداروں کو
زِیۡنَةً وَّاَمۡوَالًا فِی الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا ۙ	زینت و آرائش کا سامان اور متاع زیست اس قدر فراوانی سے مل رہا ہے
رَبَّنَا لِیُضِلُّوۡا	کہ اس کے بل بوتے پر وہ لوگوں کو
عَنۡ سَبِیۡلِكَ ۚ	نظام خداوندی کی طرف آنے سے روکتے ہیں
رَبَّنَا اطۡمِسۡ عَلٰۤی اَمۡوَالِهِمۡ	پروردگار ایسا کر دیجئے کہ مال و دولت پر ان کا مان ٹوٹ جائے
وَاشۡدُدۡ عَلٰی قُلُوۡبِهِمۡ	اور ان کی عقلِ خود بین کو سلب کر لیجئے کیونکہ یہ لوگ
فَلَا یُؤۡمِنُوۡا	اس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے
حَتّٰی یَرَوُا الۡعَذَابَ الۡاَلِیۡمَ ۝	جب تک کہ اپنی بربادی خود دیکھ نہ لیں
قَالَ قَدۡ اُجِیۡبَتۡ دَّعۡوَتُكُمَا	اس پر انہیں کہا گیا تمہاری یہ آرزو سن لی گئی ہے لیکن اس کا پورا ہونا
فَاسۡتَقِیۡمَا	تمہاری جدوجہد پر موقوف ہے لہذا تم اس نظام پر ثابت قدم
وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ	رہو اور ایسے لوگوں کا طرز عمل اختیار نہ کرو
سَبِیۡلَ الَّذِیۡنَ	جو ہمارے قوانین اور انکے نتیجہ خیز

لَا | ہونے کے انداز سے
یَعْلَمُوْنَ ۝ ۸۹-۸۳/۱۰ | واقف نہیں ہوتے لہٰذا جلد بازی میں غلط تدابیر اختیار کر لیتے ہیں۔

قارونیت یا سرمایہ دارانہ ذہنیت

اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى | دیکھو قارون قوم موسیٰؑ کا ہی ایک فرد تھا لیکن اپنی دولت کے ذریعہ
فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۠ | سے اپنی ہی قوم کا خون چوستا تھا
وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ | اس طرح اس کے پاس اتنی دولت جمع ہو گئی تھی کہ
اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ | اس کے خزانوں کا انتظام
بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ۚ | ایک طاقتور جماعت سنبھالتی تھی
اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ | قوم کے باہوش طبقہ نے اس سے کہا
لَا تَفْرَحْ | دولت کے نشہ میں اس قدر بدمست نہ ہو جاؤ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ۝ | بلاشبہ یہ روش قانونِ خداوندی کی رو سے پسندیدہ نہیں ہے
وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ | اللہ کے اس مال کو نوعِ انسانی کی فلاح کے لئے دے کر
الدَّارَ الْاٰخِرَةَ | تم اپنی آخرت سنوار سکتے ہو
وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا | لہٰذا معاشرہ کو حسین و متوازن بنانے میں اپنے فرائض کو بھول نہ جاؤ
وَاَحْسِنْ كَمَآ | دوسروں کی زندگیاں بھی اسی طرح خوشگوار بناؤ
اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ | جس طرح اللہ نے تمہاری زندگی کو خوشگوار بنا دیا ہے
وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ۭ | اور معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کر کے فساد بپا نہ کرو بلاشبہ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ | اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا

الْمُفْسِدِیْنَ ○	جو معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرنے والے ہیں
قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِیْتُهٗ	وہ کہنے لگا میں اس مال میں دوسروں کو کیوں حصہ دار بنالوں
عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ ؕ	جسے میں نے اپنی ہنر مندی سے کمایا ہے
اَوَلَمْ یَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ	کاش اسے معلوم ہو تا کہ اللہ کے قانون مکافات کی رو سے
قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ	ایسی ذہنیت اور روش رکھنے والے کتنے ہی لوگ
مِنَ الْقُرُوْنِ	قبل ازیں تباہ و برباد ہو چکے ہیں
مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً	جو اس سے زیادہ قوت اور حشمت کے مالک تھے
وَّ اَكْثَرُ جَمْعًا ؕ	اور انہوں نے مال و دولت بھی اس سے کہیں زیادہ جمع کر رکھا تھا
وَلَا یُسْئَلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ	یاد رکھو یہ جرم اس قدر واضح اور نمایاں ہے کہ اس کی سزا کے لئے
الْمُجْرِمُوْنَ ○ ۲۸/۷۶-۷۸	مجرموں سے پوچھ گچھ کی بھی ضرورت نہیں پڑتی۔

سرمایہ دارانہ نظام کے متعلق مغالطہ میں مبتلا لوگ

فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ	اور قارون جب قوم کو دکھانے کے لئے نکلتا
فِیْ زِیْنَتِهٖ ؕ	اپنی پوری شان و شوکت اور کروفر سے
قَالَ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ	تو وہ لوگ بڑی حسرت سے کہتے جن کے پیشِ نظر
الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا	صرف دنیاوی زندگی کے مفادات ہوتے ہیں
یٰلَیْتَ لَنَا مِثْلَ	اے کاش ہمیں بھی ایسا کچھ مل سکتا
مَآ اُوْتِیَ قَارُوْنُ ۙ	جیسا کہ قارون کو ملا ہے
اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ○	یہ تو بڑا ہی خوش نصیب ہے

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ	لیکن جن لوگوں کو حقیقت کا علم تھا وہ ان سے کہتے
وَيْلَكُمْ	تم کس فریب میں مبتلا ہو اسکی شان و شوکت تو جھوٹے نگوں کی میناکاری
ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ	ہے حقیقی خیر و برکت کا موجب وہ مال و اسباب ہوتا ہے
لِّمَنْ اٰمَنَ	جو قانونِ خداوندی کی رو سے
وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ	ملتا ہے، اور جس میں انسان کا عمل اور اسکی صلاحیتیں صرف ہوتی ہیں
وَلَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا	لہٰذا ایسی سعادت حاصل کرنے کے لئے
الصّٰبِرُوْنَ ۝ ۲۸/۷۹،۸۰	بڑے صبر و استقلال کی ضرورت ہوتی ہے۔

موسیٰؑ کے مقابل قوتیں

وَقَارُوْنَ	سرمایہ دارانہ نظام کا نمائندہ قارون
وَفِرْعَوْنَ	اور ملوکیت و آمریت کا نمائندہ فرعون
وَهَامٰنَ ۣ	اور مذہبی پیشوائیت کا نمائندہ ہامان یہ وہ ابلیسی
وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى	قوتیں تھیں جن کی طرف موسیٰؑ گئے تھے
بِالْبَيِّنٰتِ	ہمارے واضح قوانین و دلائل لے کر
فَاسْتَكْبَرُوْا	لیکن وہ اپنی سرکشی سے باز نہ آئے
فِى الْاَرْضِ	جسے انہوں نے ملک میں عام کر رکھا تھا
وَمَا كَانُوْا	اور وہ اپنی تمام دولت، قوت اور فریب کاریوں کے باوجود
سٰبِقِيْنَ ۝ۚۖ ۲۹/۳۹	ہمارے قانون مکافات سے بچ نہ سکے۔

فرعون کی تدابیر اور اللہ کا فیصلہ

فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ	موسیٰؑ کی تعلیم اور بنی اسرائیل کی تنظیم کا اثر ملک میں پھیل رہا تھا
فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ ۚ	انکے ازالہ کے لئے فرعون نے مختلف شہروں میں ہرکارے دوڑائے
اِنَّ ھٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَۃٌ قَلِیْلُوْنَ ۙ	اور لوگوں سے کہا یہاں ذلیل لوگوں کی ایک حقیر سی جماعت ہے
وَاِنَّھُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ۙ	جو اپنی فتنہ سامانیوں اور سازشوں سے ہمارے غصہ کی آگ کو بھڑکا رہی
وَاِنَّا لَجَمِیْعٌ حٰذِرُوْنَ ؕ	ہے بہر حال ہم ان سے چوکنا ہیں اور ان کے مقابلہ کے لئے ہر لحاظ
فَاَخْرَجْنٰھُمْ	سے تیار ہیں ادھر فرعون یہ اعلان کروا رہا تھا اور ادھر اللہ کے قانونِ
مِّنْ جَنّٰتٍ	مکافات نے فیصلہ دیدیا تھا کہ ہم نے فرعون اور اس کے سرداروں
وَّعُیُوْنٍ ۙ	کو ان کے باغات اور چشموں سے
وَّکُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ کَرِیْمٍ ۙ	اور ان کے خزانوں اور مناصب و مدارج سے نکال باہر کیا ہے
کَذٰلِکَ ؕ وَاَوْرَثْنٰھَا	اور اس طرح سے ان سب کا وارث
بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ؕ ۵۹-۵۳/۲۶	بنی اسرائیل کو بنادیا گیا ہے۔

بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے نکل جانے کا حکم

وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی	آخر الامر ہم نے موسیٰؑ کی طرف وحی بھیجی کہ
اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْٓ	میرے بندوں کو لے کر راتوں رات وہاں سے نکل جاؤ
اِنَّکُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۵۲/۲۶	اور یہ خیال رکھو کہ فرعون تمہارا تعاقب ضرور کرے گا۔

اور موسیٰؑ معہ ساتھیوں کے دریا عبور کر گئے

فَاَتْبَعُوْھُمْ مُّشْرِقِیْنَ ۝	بہرحال بنی اسرائیل راتوں رات مصر سے نکل کھڑے ہوئے اور فرعون

فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ — کا لشکر صبح کے وقت ان کے پیچھے لپکا جب فریقین نے ایک دوسرے
قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓی — کو دیکھا تو موسیٰؑ کے ساتھی کہنے لگے
اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۚ — لو ہم تو پھنس گئے، آگے پانی ہے اور پیچھے فرعون کا لشکر
قَالَ كَلَّا ۚ — موسیٰؑ نے کہا گھبراؤ نہیں ایسا ہرگز نہیں ہوگا
اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ۝ — ہمارا پروردگار ہمارے ساتھ ہے وہ ضرور ہمیں کوئی راستہ بجھائے گا
فَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی اَنِ — چنانچہ ہم نے موسیٰؑ کو وحی کے ذریعے سے بتایا کہ اپنی جماعت کو لیکر
اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ ۲۶/۶۰-۶۳ — بحر کی فلاں سمت سے جہاں پانی کم ہے لاٹھی ٹیکتا ہوا پار اتر جا۔

اور فرعون معہ ساتھیوں کے غرق ہو گیا

فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ — اسطرح دونوں جماعتیں دریا کے دونوں طرف
كَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ ۚ — عظیم تودوں کی طرح کھڑی ہو گئیں
وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِیْنَ ۝ — پھر دوسری جماعت بھی تعاقب میں بن دیکھے بھالے دریا میں اتر گئی
وَاَنْجَیْنَا مُوْسٰی وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِیْنَ ۚ — اس طرح سے موسیٰؑ اور اسکے تمام ساتھیوں کو تو ہم نے بچا لیا
ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِیْنَ ؕ ۲۶/۶۳-۶۶ — اور فرعون اور اس کے ساتھی غرق ہو گئے۔

آخری وقت کی توبہ کا کچھ فائدہ نہیں

حَتّٰٓی اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ — فرعون جب غرق ہونے لگا تو پکار اٹھا کہ
اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ — میں اقرار کرتا ہوں کہ اس اللہ کے سوا کسی کا اقتدار نہیں
اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ — جس پر بنی اسرائیل ایمان رکھتے ہیں اور میں ان
وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ — میں شامل ہونا چاہتا ہوں جو اسکے قوانین کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں

آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ	لیکن ایسے وقت ایمان کا کیا فائدہ جب کہ تمام عمر راہ حق سے سرکشی
وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ ۹۱-۹۰/۱۰	اختیار کئے رکھی اور ملک میں ناہمواریاں اور فساد انگیزیاں پیدا کرتا رہا۔

اور فرعون کا جسم محفوظ کر لیا گیا

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ	بہر حال فرعون کے جسم کو بطور نشانی محفوظ کر لیا گیا
لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ	تاکہ بعد میں آنے والوں کے لئے عبرت کا موجب بنے
وَاِنَّ كَثِيْرًا	اکثر لوگ ایسے ہیں جو ہمارے قانون مکافات کی
مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا	غیر محسوس نشانیوں سے اثر پذیر نہیں ہوتے
لَغٰفِلُوْنَ ۝ ۹۲/۱۰	ان کے لئے ایسی محسوس نشانیاں ہی باعث عبرت ہوتی ہیں۔

غلامی سے قوموں کے حوصلے پست اور ذہن ماؤف ہو جاتے ہیں

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ	موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا اب اٹھو اور نئی زندگی شروع کر دو
يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ	اور ان انعاماتِ خداوندی کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھو
اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ	جن کی رو سے اس نے تم میں انبیاء پیدا کئے
وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ	اور تمہیں صاحبِ اقتدار و مملکت بنایا
وَّاٰتٰىكُمْ	اور تمہیں وہ کچھ عطا کیا
مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝	جو اس زمانے میں کسی اور قوم کے حصہ میں نہیں آیا تھا للذا اے
يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ	برادران قوم اٹھو اس بابرکت سرزمین میں داخل ہو جاؤ جسے اللہ
الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ	نے تمہارے نام لکھ دیا ہے آگے بڑھو اور اس ملک پر قابض ہو جاؤ

وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ	اور دیکھو' پیچھے ہر گز نہ پلٹنا' نہ پیٹھ موڑ کر بھاگنا ہی
فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ○	اگر ایسا کرو گے تو سخت نقصان اٹھاؤ گے
قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا	انہوں نے کہا اے موسیٰؑ اس ملک میں
قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ	تو بڑی زبردست قوم آباد ہے
وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا	جب تک یہ لوگ وہاں سے نکل نہ جائیں،
حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ	ہم تو وہاں قدم نہیں رکھنے کے اگر یہ وہاں سے نکل جائیں
فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ○	تو پھر ہم بڑے شوق سے وہاں چلے جائیں گے پوری قوم
قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ	میں صرف دو شخص ایسے تھے جو قانون مکافات سے خوف کھاتے تھے
اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا	اور جنہیں اللہ نے حقیقت بینی کی نعمت سے نوازا تھا
ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ	انہوں نے کہا تم اس قدر بزدل کیوں بن رہے ہو ایک دفعہ ہلہ بول کر
فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ	شہر کے دروازے میں گھس جاؤ پھر دیکھو تم ان پر کس طرح غالب
وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا	آجاتے ہو اور اللہ کے قانون پر بھروسہ رکھو
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○	اگر تم اس قانون کو مانتے ہو
قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا	انہوں نے کہا اے موسیٰؑ ہم تو کبھی بھی آگے نہیں بڑھیں گے
مَّا دَامُوْا فِيْهَا	جب تک کہ وہ لوگ وہاں موجود ہیں
فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ	بہتر ہے تم اور تمہارا رب وہاں جاؤ اور ان سے جنگ کرو
اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ○	ہم یہاں بیٹھے ہیں جب کامیاب ہو جاؤ تو ہمیں آواز دے لینا پھر ہم
قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ	آجائیں گے اس پر موسیٰؑ نے تنگ آکر کہا پروردگار آپ دیکھ رہے ہیں
اِلَّا نَفْسِىْ وَاَخِىْ	کہ میرا ان پر کوئی بس نہیں چلتا میرا اختیار تو میری اپنی ذات یا اپنے بھائی

فَافۡرُقۡ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَ	کی ذات تک محدود ہے اب ہم میں اور اس قسم کی بے راہ قوم میں آپ
الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِیۡنَ ○	ہی کوئی فیصلہ کر دیں کہ ان کے متعلق ہمیں کیا کرنا چاہئے چنانچہ اللہ
قَالَ فَاِنَّہَا مُحَرَّمَۃٌ	نے انکے متعلق فیصلہ دے دیا کہ جو سرزمین ان کے نام لکھ دی گئی تھی
عَلَیۡہِمۡ اَرۡبَعِیۡنَ سَنَۃً ۚ	اس سے انہیں چالیس سال کیلئے محروم کر دیا گیا ہے ان کی موجودہ نسل
یَتِیۡہُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ ؕ فَلَا تَاۡسَ	ان بیابانوں میں ہی ماری ماری پھرتی رہے گی لہٰذا تم ان کے لئے افسردہ
عَلَی الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِیۡنَ ○ ۲۶-۲۰/۵	خاطر نہ ہو (اور ان کی آئندہ نسل کی تعلیم و تربیت پر توجہ دو)۔

ذہنی غلامی

فَاَتَوۡا عَلٰی قَوۡمٍ یَّعۡکُفُوۡنَ	صحرا نوردیوں کے دوران قوم موسیٰؑ کا گذر ایک ایسی قوم پر ہوا
عَلٰۤی اَصۡنَامٍ لَّہُمۡ ۚ	جو بتوں کی پرستش پر جمی بیٹھی تھی
قَالُوۡا یٰمُوۡسَی اجۡعَلۡ لَّنَاۤ اِلٰـہًا	وہ کہنے لگے اے موسیٰؑ ہمیں بھی ایک ایسا معبود بنا دیجئے
کَمَا لَہُمۡ اٰلِـہَۃٌ ؕ	جس طرح کا معبود ان لوگوں نے بنایا ہوا ہے موسیٰؑ نے کہا
قَالَ اِنَّکُمۡ قَوۡمٌ تَجۡہَلُوۡنَ ○	میں اسکے سوا کیا کہہ سکتا ہوں کہ تم ایک انتہائی درجہ کی جاہل قوم ہو
اِنَّ ہٰۤؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا ہُمۡ فِیۡہِ	جس مسلک پر یہ بت پرست چل رہے ہیں وہ مسلک تو تباہ ہو کر رہنے والا
وَبٰطِلٌ مَّا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ○	ہے اور جو کچھ یہ کر رہے ہیں وہ یکسر باطل ہے
قَالَ اَغَیۡرَ اللّٰہِ اَبۡغِیۡکُمۡ اِلٰـہًا	اس نے کہا کیا میں تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی اور خدا تجویز کر دوں
وَّہُوَ فَضَّلَکُمۡ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ○	اس اللہ کے سوا جو تمہیں تمام اقوام عالم پر فضیلت دینا چاہتا ہے
وَاِذۡ اَنۡجَیۡنٰکُمۡ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ	اور جس نے تمہیں قوم فرعون کی غلامی سے نجات دلائی
یَسُوۡمُوۡنَکُمۡ	جو تمہیں طرح طرح کے

سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ ۱۴۱۔۱۳۸/۷ عذابوں میں مبتلا رکھتے تھے۔

جہالت کی انتہا

وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی اور قوم موسیٰؑ نے ان سے کہا

لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ ہم اس وقت تک تمہاری بات نہیں مانیں گے

حَتّٰی نَرَی اللّٰهَ جَهْرَةً ۲/۵۵ جب تک کہ اللہ کو مجسم اپنے سامنے نہ دیکھ لیں۔

دیکھو کہیں قوم موسیٰؑ کی طرح نہ ہو جانا

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا اے جماعتِ مومنین تم کہیں قوم موسیٰؑ کی طرح نہ ہو جانا جنہوں

كَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی نے قدم قدم پر اپنے رسول کو تنگ کیا اور اذیت پہنچائی بہر حال

فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ موسیٰؑ کا تو اس سے کچھ نہیں بگڑا اُس کا درجہ تو اللہ کے ہاں بلند ہی رہا

وَكَانَ عِنْدَاللّٰهِ وَجِیْهًا ۝۶۹ ۳۳/۶۹ لیکن قومِ موسیٰؑ کے لئے استخلافِ ارض کا معاملہ بہت پیچھے جا پڑا تھا۔

موسیٰؑ کا لایا ہوا انقلاب

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۟ اور جب موسیٰؑ کا لایا ہوا انقلاب مکمل ہو گیا تو سرمایہ داروں کی املاک

فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ نیست و نابود ہو گئیں اس وقت کوئی طاقت ایسی نہیں تھی

یَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ جو قانونِ خداوندی کے مقابلہ میں ان کی مدد کر سکتی

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِیْنَ ۝ اور نہ وہ خود ہی اپنے آپکو اس انقلاب کے نتائج سے بچا سکتے تھے

وَاَصْبَحَ الَّذِیْنَ تَمَنَّوْا اور جو لوگ ابھی کل تک سرمایہ دارانہ

مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ شان و شوکت کی آرزو کیا کرتے تھے

يَقُولُونَ وَيْكَاَنَّ	کہنے لگے فی الواقعہ ہماری کوتاہ بینی تھی جو ہم ایسی آرزو کرتے تھے
اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ	رزق کی حقیقی فراخی تو نظامِ خداوندی میں حاصل ہوتی ہے
يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ	اور رزق کی تنگی بھی اس کے قانونِ مشیت کے مطابق آتی ہے اگر
لَوْ لَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا	ہم پر اللہ کا احسان نہ ہوتا اور ہم سرمایہ دارانہ نظام میں پھنسے رہتے تو
لَخَسَفَ بِنَا ؕ	آج ہمارا جمع جتھہ بھی اسی طرح نیست و نابود ہو جاتا
وَيْكَاَنَّهٗ	اب یہ بات ہم نے علی وجہ البصیرت سمجھ لی ہے کہ
لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝	وہ لوگ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے جو نظامِ خداوندی قائم نہیں کرتے
تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ	اور کامیاب وہ ہے جس کا مستقبل کامیاب ہو دنیا میں بھی اور آخرت
لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا	میں بھی اور یہ کامیابی ایسے لوگوں کے حصہ میں آتی ہے جو دولت کی بنا پر
فِي الْاَرْضِ	بڑائی نہیں چاہتے اور نہ مال و دولت کے ذریعہ سے معاشرہ میں
وَلَا فَسَادًا ؕ	ناہمواریاں اور فساد پیدا کرتے ہیں
وَالْعَاقِبَةُ	یاد رکھو انجام کار کامرانیاں و خوشگواریاں ان کے لئے ہیں
لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ ۲۸/۸۱-۸۳	جو زندگی کے ہر معاملہ میں قوانینِ خداوندی کی پیروی کرتے ہیں۔

اس کمزور اور محکوم قوم کی نظامِ خداوندی کے اپنانے کے بعد کی حالت

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا	اور جس قوم کو اس قدر کمزور و ناتواں اور ذلیل و حقیر بنا دیا گیا تھا
يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ	اسے مختلف مراحل سے گذار کر ہم نے اس ملک کے مشرقی
وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ	و مغربی حصوں کا وارث بنا دیا جو قدرتی خزائن اور پیداوار سے مالا مال تھا
وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ	اور یوں تیرے پروردگار کا پروگرام

الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآئِيْلَ ۙ	بنی اسرائیل کے حق میں حسن وخوبی سے تکمیل تک پہنچا
بِمَا صَبَرُوْا ؕ	اسلئے کہ اس تمام جدوجہد میں انہوں نے بڑی استقامت کا ثبوت دیا تھا
وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ	ان کے برعکس قوم فرعون کا ساختہ پرداختہ تباہ وبرباد ہو گیا
وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ۝ ۷/۱۳۷	اوران کی عالی شان عمارات تہس نہس ہو گئیں۔

موسیٰؑ کی طرف کی گئی وحی

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ	موسیٰؑ کی طرف کی گئی وحی تختیوں پر لکھی گئی تھی
مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً	جن میں زندگی کے ہر گوشہ سے متعلق احکام وقوانین درج تھے
وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ	اور تمام قوانین کیساتھ صاف صاف بیان کردیے گئے تھے موسیٰؑ
فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ	اور اسکی قوم سے کہا گیا تھا کہ وہ ان قوانین کیساتھ مضبوطی سے وابستہ رہیں
يَاْخُذُوْا	اور جو معاملہ سامنے آئے دیکھیں کہ ان قوانین میں سے کون سا قانون
بِاَحْسَنِهَا ؕ سَاُورِيْكُمْ	اس کے لئے زیادہ موزوں ہے اور اگر انہوں نے ان قوانین کی
دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ ۷/۱۴۵	خلاف ورزی کی تو اس کے نتائج بھی ان کے سامنے آجائیں گے۔

جو کتاب موسیٰؑ کو دی گئی تھی اس میں اختلاف پیدا کر لئے گئے ہیں

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ	ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی تھی
فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ ۱۱/۱۱۰	جس میں اختلافات پیدا کر لئے گئے ہیں

فرعون کی بیوی

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا	اور اللہ مومنین کے لئے مثال بیان کرتا ہے
امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ م	فرعون کی بیوی کی
اِذْقَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ	وہ ہمیشہ یہ دعا مانگا کرتی تھی کہ پروردگار
عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ	اپنی طرف سے میرے لئے جنت میں گھر بنا دیجئے
وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ	اور مجھے فرعون اور اس کے غلط اعمال سے نجات دلائیے
وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ	بلکہ اس قوم سے نجات دلا دیجئے
الظّٰلِمِيْنَ ۝ لا ۲۶/۱۱	جس نے ظلم وستم پر کمر باندھ رکھی ہے۔

❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄

قوم شعیبؑ (اہل مدین)

حضرت ابراہیمؑ کے ایک بیٹے کا نام مدین تھا جو حجاز کے شمال میں شام سے متصل علاقہ میں سکونت پذیر ہوا اور اسکی نسل تاریخ کے اوراق میں قومِ مدین کے نام سے متعارف ہوئی ان کا زمانہ قریب ۲۰۰۰ ق م سمجھنا چاہیئے یہ قوم یہیں بڑھی پھولی قریب چار سو سال بعد ان میں حضرت شعیبؑ کی بعثت ہوئی۔

حضرت موسیٰؑ مصر سے نکل کر مدین کی طرف آئے تھے۔ قرآن کریم میں ہے کہ یہاں انہوں نے ایک مرد بزرگ کے ہاں رہائش اختیار کی اور گلہ بانی کی خدمت سنبھال لی تھی۔ اس مرد بزرگ نے اپنی بیٹی کا عقد حضرت موسیٰؑ سے کر دیا تھا۔ قرآن کریم نے یہ نہیں بتایا کہ یہ مرد بزرگ کون تھے۔ لیکن محققین کا خیال ہے کہ آپؑ حضرت شعیبؑ ہی تھے اس اعتبار سے شعیبؑ اور موسیٰؑ کا زمانہ ایک ہی ہے یعنی قریب ۱۶۰۰/۱۷۰۰ ق۔م۔

حضرت شعیبؑ نے جب قوم کے سامنے نظامِ خداوندی پیش کیا تو وہ حیران رہ گئے ان کا خیال تھا کہ شعیبؑ جو دین لے کر آئے ہیں اس میں بھی پوجا پاٹ کے نئے نئے طریقے بتائے گئے ہوں گے لیکن انہوں نے جب دیکھا کہ یہ دین تو زندگی کے تمام امور کو کنٹرول کرتا ہے اور معاشی عدل و مساوات کا داعی ہے تو حسب معمول قوم کے سرمایہ دار اور استحصالی طبقہ نے آپ کی سخت مخالفت کی۔ انہوں نے کہا یہ کیسی صلوۃ ہے جو ہمارے معاشی معاملات میں دخیل ہے اور ہمیں اپنا مال اپنی مرضی سے خرچ کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ انہوں نے دھمکی دی کہ اگر شعیبؑ اپنے ان خیالات سے باز نہ آئے تو انہیں بستی سے نکال دیا جائے گا۔

بہر حال قوم نے اپنے حالات میں اصلاح نہ کی اور ضد و سرکشی میں آگے بڑھتی گئی تا آنکہ وہ تباہ و برباد ہو کر ملیامیٹ ہو گئی۔

حضرت شعیبؑ کا پیش کردہ نظام

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا ؕ قَالَ	اور اہل مدین کیطرف ہم نے ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا انہوں نے کہا
یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ	اے میری قوم قوانین خداوندی کی اطاعت کرو
مَالَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ؕ	اللہ کے سوا کوئی اور تمہارا حاکم نہیں ہے
وَلَا تَنْقُصُوا	اور اپنے معاشی نظام کے نقائص و ناہمواریاں دور کرو اور ہر
الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ	ایک کو اس کا پورا پورا حق دو اور ناپ تول پورے رکھو لوٹ کھسوٹ
اِنِّیْٓ اَرٰکُمْ بِخَیْرٍ وَّاِنِّیْٓ	کے ذریعہ سے لائی ہوئی تمہاری اس مصنوعی خوشحالی کو دیکھ کر مجھے
اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ مُّحِیْطٍ ۝	اس کے نتیجہ میں آنے والی تباہی و بربادی سے خوف آ رہا ہے
وَیٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ بِالْقِسْطِ	اے میری قوم تم اپنے معاشی نظام کی بنیاد عدل و انصاف پر رکھو
وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَھُمْ	اور انسانوں کے حقوق میں کمی کر دینے والے نظام کو چھوڑ دو
وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ۝	اور معاشرہ میں ناہمواریاں اور فساد پیدا نہ کرو
بَقِیَّتُ اللّٰہِ خَیْرٌ لَّکُمْ	دیکھو ثبات و دوام صرف ان مفادات کو حاصل ہوتا ہے
اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۚ ۸۴-۸۶/۱۱	جو قوانین خداوندی کے مطابق حاصل ہوتے ہیں۔

اپنے معاشی معاملات نظام خداوندی کے مطابق طے کرو

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا ؕ	اور اہل مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا

قَالَ یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ — انہوں نے کہا اے میری قوم قوانینِ خداوندی کی اطاعت کرو

مَا لَکُمۡ مِّنۡ اِلٰہٍ غَیۡرُہٗ ؕ — اللہ کے سوا کوئی اور تمہارا حاکم نہیں ہے

قَدۡ جَآءَتۡکُمۡ بَیِّنَۃٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ — تمہارے پاس پروردگار کی جانب سے ایک واضح نظام آچکا ہے

فَاَوۡفُوا الۡکَیۡلَ وَالۡمِیۡزَانَ — لہٰذا تمہیں چاہئے کہ اپنے معاشی معاملات اس نظام کے مطابق عدل

وَلَا تَبۡخَسُوا النَّاسَ اَشۡیَآءَہُمۡ — کی بنیادوں پر قائم کرو اور لوگوں کے حقوق اور واجبات میں کمی نہ کیا

وَلَا تُفۡسِدُوۡا فِی الۡاَرۡضِ — کرو اور معاشرہ میں اصلاح ہو جانے کے بعد

بَعۡدَ اِصۡلَاحِہَا ؕ — ناہمواریاں پیدا کر کے فساد برپا نہ کر دو

ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ — یہ سب کچھ تمہارے اپنے بھلے کے لئے ہے

اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ۚ ۸۵/۷ — اگر تم اس پر یقین رکھو۔

دیکھو زندگی کی راہوں پر رہزن بن کر نہ بیٹھ جاؤ

وَلَا تَقۡعُدُوۡا بِکُلِّ صِرَاطٍ تُوۡعِدُوۡنَ — دیکھو زندگی کی راہوں پر رہزن بن کر نہ بیٹھ جاؤ کہ لوگوں کو دھمکاؤ

وَتَصُدُّوۡنَ — اور ان کی راہ روکو

عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِہٖ — جو نظامِ خداوندی کی طرف آنا چاہتے ہیں

وَتَبۡغُوۡنَہَا عِوَجًا ۚ — اور نہ انسانی معاشرہ میں کجیاں پیدا کرنے کے درپے رہو

وَاذۡکُرُوۡۤا — اس حالت کو یاد کرو کہ تم

اِذۡ کُنۡتُمۡ قَلِیۡلًا — ایک چھوٹی سی اور بے سر و سامان قوم تھے

فَکَثَّرَکُمۡ ۪ — کہ تمہیں ہر لحاظ سے مالا مال کر دیا گیا

وَانۡظُرُوۡا — تاریخ عالم پر غور کرو اور دیکھو کہ ان

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ	اقوام کا انجام کیا ہوا
الْمُفْسِدِيْنَ ۝ ۸۶/۷	جو معاشرہ میں لوٹ کھسوٹ کا نظام قائم کرتی تھیں۔

اقوامِ گزشتہ کے انجام سے سبق حاصل کرو

وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ	شعیبؑ نے کہا اے میری قوم دیکھنا میری مخالفت میں
اَنْ يُّصِيْبَكُمْ	تم کوئی ایسی بات نہ کر بیٹھنا
مِّثْلُ مَآ اَصَابَ	جس سے تمہارا حشر بھی وہی ہو جائے
قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ	جو قوم نوحؑ یا قوم ہودؑ
اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ	یا قوم صالحؑ کا ہوا تھا
وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ	اور قوم لوطؑ کی برباد شدہ بستیاں تو
مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ۝	تم سے کچھ زیادہ دور بھی نہیں ہیں
وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ	دیکھو تم اللہ کے نظام کی پناہ اور حفاظت میں آجاؤ
ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ	پھر اس کی طرف پلٹ آؤ
اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ	نظامِ خداوندی ہر طرح کا سامان نشو و نما مہیا کرتا ہے
وَّدُوْدٌ ۝ ۹۰-۸۹/۱۱	نہایت ہی مشفقانہ انداز سے۔

صلوٰۃ کا حقیقی مفہوم

قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ	انہوں نے کہا اے شعیبؑ تم یہ عجیب بات کرتے ہو کیا تمہاری
تَاْمُرُكَ	صلوٰۃ کا یہ حکم ہے کہ

اَنۡ نَّتۡرُكَ مَا يَعۡبُدُ اٰبَآؤُنَآ	ہم اپنے بزرگوں کا مسلک چھوڑ دیں ؟
اَوۡ اَنۡ نَّفۡعَلَ فِيۡۤ اَمۡوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ	اور اپنے مالی معاملات بھی اپنی مرضی سے طے نہ کریں
اِنَّكَ لَاَنۡتَ الۡحَلِيۡمُ الرَّشِيۡدُ ۝	کیا سب عالی ظرفی، راستبازی اور غریبوں کی غمخواری تمہارے حصہ میں
قَالَ يٰقَوۡمِ اَرَءَيۡتُمۡ	آگئی ہے شعیبؑ نے کہا اے میری قوم ذرا غور تو کرو اللہ نے
اِنۡ كُنۡتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّىۡ	جب عقل وبصیرت کے نمایاں راستے ہمارے سامنے کشادہ کر دیے ہیں
وَرَزَقَنِىۡ مِنۡهُ رِزۡقًا حَسَنًا ؕ	اور ہم لوٹ کھسوٹ کے بغیر متوازن ذرائع سے بھی رزق حاصل کر سکتے
وَمَاۤ اُرِيۡدُ اَنۡ اُخَالِفَكُمۡ	ہیں تو پھر کیوں میں تمہیں اس متوازن روش کی طرف نہ بلاؤں
اِلٰى مَاۤ اَنۡهٰكُمۡ عَنۡهُ ؕ	میں یوں تو نہیں کر سکتا کہ تمہیں نیک عملی کی دعوت دوں اور خود بے عملی
اِنۡ اُرِيۡدُ اِلَّا الۡاِصۡلَاحَ	کروں میں تو تمہارے معاشرہ کی اصلاح کی کوشش کروں گا
مَا اسۡتَطَعۡتُ ؕ ۸۸-۸۷/۱۱	پوری استطاعت سے۔

قوم کے دولتمند اور استحصالی طبقہ کی طرف سے مخالفت

قَالَ الۡمَلَاُ الَّذِيۡنَ	قوم کے سرداروں اور وڈیروں نے جو
اسۡتَكۡبَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِهٖ	دولت اور قوت کے نشہ میں بدمست ہو رہے تھے
لَنُخۡرِجَنَّكَ يٰشُعَيۡبُ وَالَّذِيۡنَ	کہا اے شعیبؑ اگر تم اپنی اس روش سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں
اٰمَنُوۡا مَعَكَ مِنۡ قَرۡيَتِنَاۤ	اور تمہارے ساتھیوں کو اپنے علاقہ سے باہر نکال دیں گے
اَوۡ لَتَعُوۡدُنَّ فِىۡ مِلَّتِنَا ؕ	اگر یہاں رہنا ہے تو تمہیں ہمارا نظام زندگی اپنانا ہوگا شعیبؑ نے کہا
قَالَ اَوَلَوۡ كُنَّا كٰرِهِيۡنَ ۝ۛ	اگر ہمیں تمہارا طرز زندگی پسند نہ ہو تو کیا زبردستی پسند کرلو گے ہم جو اللہ
قَدِ افۡتَرَيۡنَا عَلَى اللّٰهِ	کا نظام تمہارے سامنے پیش کر رہے ہیں تو کیا وہ اللہ پر جھوٹ باندھ رہے

كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ	ہیں کہ اسے چھوڑ کر تمہارا طرز زندگی اختیار کرلیں حالانکہ اللہ نے
بَعْدَ اِذْ نَجّٰنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ	وحی کی روشنی عطا کر کے ہمیں اس طرز زندگی سے نجات دلائی ہے
وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ	لہٰذا کان کھول کر سن لو کہ ہم تمہارے مسلک کیطرف لوٹ کر نہیں آسکتے
اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ	ایسا ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا ہم نے نظام خداوندی اس اللہ کی دی ہوئی
وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ	رہنمائی کی بنا پر اختیار کیا ہے جسکا علم کائنات کی ہر شے کو محیط ہے ہمیں
عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ ۷/۸۸-۸۹	اس رہنمائی پر پورا بھروسہ ہے لہٰذا ہم تمھاری دھمکیوں سے ہرگز نہیں ڈرتے

مفاد پرستوں کے ہاں اللہ کی حیثیت محض ایک "ظھریًا" یعنی فالتو چیز کی ہوتی ہے

قَالُوْا يٰشُعَيْبُ	انہوں نے کہا اے شعیبؑ پہلی بات تو یہ ہے کہ
مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ	تم جو کچھ کہتے ہو وہ زیادہ تر ہماری سمجھ میں ہی نہیں آتا دوسرے
وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا	ہم دیکھتے ہیں کہ تم ہمارے درمیان
ضَعِيْفًا ۚ	ایک کمزور اور بے حیثیت سے آدمی ہو
وَلَوْلَا رَهْطُكَ	حقیقت یہ ہے کہ اگر تمہاری برادری نہ ہوتی
لَرَجَمْنٰكَ ز	تو ہم کبھی کا تمہیں سنگسار کر چکے ہوتے
وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ○	تمہارا بل بوتا اتنا نہیں ہے کہ ہم پر بھاری ہو
قَالَ يٰقَوْمِ	شعیبؑ نے کہا اے میری قوم
اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ	کیا تمہیں میری برادری کا زیادہ ڈر ہے
مِّنَ اللّٰهِ ؕ	اور اللہ کا کوئی ڈر نہیں کیا تم
وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ	نے اللہ کو پس پشت ڈال دیا ہے اور تمہارے نزدیک اسکی حیثیت

ظِهْرِيًّا ؕ	محض فالتو چیز کی ہے کہ ضرورت پر استعمال کر لیا جائے حالانکہ اللہ
اِنَّ رَبِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ	کے قانونِ مکافات نے تمہارے تمام
مُحِيْطٌ ○ ۱۱/۹۱-۹۲	کاموں کو اپنے گھیرے میں لے رکھا ہے۔

اور پھر ظہور نتائج کا وقت آ گیا

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا	چنانچہ جب ظہور نتائج کا وقت آگیا
نَجَّيْنَا شُعَيْبًا	تو ہم نے شعیبؑ کو اور ان رفقاء کو
وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ	جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے
بِرَحْمَةٍ مِّنَّا	اپنی رحمت سے بچا لیا
وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا	اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا
الصَّيْحَةُ	انہیں زلزلوں اور دھماکوں نے گھیر لیا
فَاَصْبَحُوْا فِىْ دِيَارِهِمْ	اور جب صبح ہوئی تو وہ اپنے گھروں میں
جٰثِمِيْنَ ○	اس طرح بے جان پڑے ہوئے تھے
كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ ۱۱/۹۴-۹۵	گویا کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

حضرت داؤدؑ

داؤدؑ حضرت ابراہیمؑ کی نسل میں سے تھے آپ کا زمانہ اندازاً ۱۰۰۰ق م سمجھنا چاہئے آپ اللہ کے پیغمبر تھے اور آپؑ پر ایک کتاب "زبور" نازل ہوئی تھی آپؑ کو نبوت کے ساتھ ساتھ محکم سلطنت اور حکومت بھی حاصل تھی آپ کو علم کی فراوانی عطا کی گئی تھی زرہ بکتر آپؑ کی ایجاد تھی یا آپ کو اس میں خصوصی ملکہ حاصل تھا۔

پہاڑی قبائل کے بڑے بڑے سردار آپ کے مطیع اور فرمانبردار تھے اور آپؑ کے پروگراموں کی تکمیل میں سرگرم عمل رہتے تھے۔ نیز قبیلہ طیر کے خانہ بدوش بھی تھے جن سے گھڑ سواروں کے لشکر (رسالے) مرتب ہوتے تھے۔

حضرت داؤدؑ بڑے خوش آواز تھے وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے عبرانی موسیقی مدون کی اور مصری اور بابلی مزامیر یا سازوں کو ترقی دے کر نئے نئے آلاتِ موسیقی ایجاد کئے آپؑ جب پہاڑوں پر بیٹھ کر اپنا مربط بجاتے تھے تو شجر و حجر کو وجد آجاتا تھا۔

o

حضرت داؤدؑ کو نبوت کے ساتھ قوت واقتدار بھی عطا ہوا تھا

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ	ہمارے بندے داؤدؑ کو یاد کرو
ذَا الْاَيْدِ ۚ	جو بڑی قوتوں کا مالک تھا
اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ o	اور ہر معاملہ میں اللہ کے قانون کی طرف رجوع کرتا تھا

اِنَّا سَخَّرۡنَا الۡجِبَالَ	بڑے بڑے پہاڑی قبائل اس کے مطیع و فرمانبردار تھے جو دن رات
مَعَهٗ یُسَبِّحۡنَ بِالۡعَشِیِّ وَالۡاِشۡرَاقِ ۙ	اس کے ساتھ اس کے پروگراموں میں سرگرم عمل رہتے تھے
وَالطَّیۡرَ مَحۡشُوۡرَةً ؕ	اور قبیلہ طیر کے خانہ بدوشوں کو اس نے ایک جگہ پر جمع کر دیا تھا
کُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ○	اور وہ سب اس کے زیر فرمان تھے، اس طرح
وَشَدَدۡنَا مُلۡکَهٗ	ہم نے اس کی مملکت کو بڑا محکم بنا دیا تھا
وَاٰتَیۡنٰهُ الۡحِکۡمَةَ	اور اسے وحی کی دانشِ نورانی عطا کی تھی
وَفَصۡلَ الۡخِطَابِ ○ ۲۰-۳۸/۱۷	اور معاملات میں ٹھیک ٹھیک فیصلہ کرنے کا ذہن دیا تھا۔

حضرت داؤدؑ کی قوتیں اور فضیلتیں

وَلَقَدۡ اٰتَیۡنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضۡلًا ؕ	اور ہم نے داؤدؑ کو بڑی قوتوں اور فضیلتوں سے نوازا تھا
یٰجِبَالُ اَوِّبِیۡ مَعَهٗ وَالطَّیۡرَ ۚ	بڑے بڑے طاقتور سردار اور قبیلہ طیر کے اکابر اس کے زیر فرمان تھے
وَاَلَنَّا لَهُ الۡحَدِیۡدَ ۙ	اس نے فولاد کی صنعت قائم کی تھی جہاں اسلحہ تیار کیا جاتا تھا
اَنِ اعۡمَلۡ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرۡ فِی السَّرۡدِ	زرہ بکتر کی کڑیوں کو ٹھیک انداز سے جوڑا جاتا تھا ہم نے ان
وَاعۡمَلُوۡا صَالِحًا ؕ	سے کہہ دیا تھا کہ یہ سامانِ جنگ دنیا میں اصلاح کے کام آنا چاہئے
اِنِّیۡ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ○ ۱۰-۳۴/۱۱	فساد کے لئے نہیں اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ ہماری نگاہ میں ہوتا ہے۔

صنعت زرہ سازی کا علم حاصل تھا

وَعَلَّمۡنٰهُ صَنۡعَةَ لَبُوۡسٍ لَّکُمۡ ۲۱/۸۰	ہم نے داؤدؑ کو زرہ سازی کی صنعت کا علم بھی دیا تھا۔

اس قوت واقتدار کے باوجود حضرت داؤدؑ کے در پر نہ کوئی دربان تھا نہ پہرے دار

وَهَلۡ اَتٰکَ نَبَؤُا الۡخَصۡمِ ۘ	تمہیں ان مقدمہ والوں کا حال معلوم ہے

اِذۡ تَسَوَّرُوا الۡمِحۡرَابَ ۙ	جو دیوار پھاند کر داؤدؑ کی خلوت گاہ میں جا پہنچے تھے
اِذۡ دَخَلُوۡا عَلٰی دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنۡهُمۡ	ان کے اس طرح گھس آنے پر داؤدؑ گھبرا گیا تھا
قَالُوۡا لَا تَخَفۡ ۚ خَصۡمٰنِ ۲۱-۲۲/۳۸	لیکن انہوں نے کہا گھبرائیے نہیں ہم ایک مقدمہ کے دو فریق ہیں

سرمایہ دارانہ ذہنیت کی مثال

بَغٰی بَعۡضُنَا عَلٰی بَعۡضٍ	داؤدؑ کے پاس دو فریق ایک دوسرے کے خلاف زیادتی کا مقدمہ لے کر
فَاحۡكُمۡ بَيۡنَنَا بِالۡحَقِّ	آئے اور حق کے ساتھ فیصلہ کرنے کی درخواست کی
وَلَا تُشۡطِطۡ	اور عرض کیا کہ اس سلسلہ میں کسی کے ساتھ رورعایت نہ کی جائے
وَاهۡدِنَاۤ اِلٰی سَوَآءِ الصِّرَاطِ ○ اِنَّ	اور ہمیں عدل وانصاف کی راہ پر لگا دیا جائے
هٰذَاۤ اَخِیۡ ۟	فریق اول نے کہا فریق ثانی میرا بھائی ہے
لَهٗ تِسۡعٌ وَّتِسۡعُوۡنَ نَعۡجَةً	اس کے پاس ننانوے بھیڑیں ہیں
وَّلِیَ نَعۡجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۟	اور میرے پاس صرف ایک بھیڑ ہے یہ چاہتا ہے
فَقَالَ اَكۡفِلۡنِيۡهَا	کہ میں یہ ایک بھیڑ بھی اسے دیدوں (تاکہ اس کی سو پوری ہو جائیں)
وَعَزَّنِیۡ فِی الۡخِطَابِ ○	اور بات چیت میں یہ بڑا تیز ہے مجھے دبالیتا ہے
قَالَ لَقَدۡ ظَلَمَكَ	داؤدؑ نے (فریق ثانی کا بیان سننے کے بعد) کہا یہ بہت بڑا ظلم ہے کہ
بِسُؤَالِ نَعۡجَتِكَ اِلٰی نِعَاجِهٖ ؕ	ایک فریق دوسرے کو محروم کر کے اپنی دولت میں اضافہ کرے
وَاِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ الۡخُلَطَآءِ	حقیقت یہ ہے کہ غلط معاشرہ میں لوگوں کی اکثریت اسی طرح
لَيَبۡغِیۡ بَعۡضُهُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ	ایک دوسرے پر زیادتیاں کرتے ہیں
اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا	لیکن جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں اور اس کے مطابق

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اپنے معاشرہ کی اصلاح کر لیتے ہیں،وہ ایسا نہیں کرتے
وَقَلِیۡلٌ مَّا ھُمۡ ؕ	لیکن ایسے لوگ بہت کم ہیں چنانچہ داؤدؑ کو
وَظَنَّ دَاوٗدُ	اس واقعہ کے پیچھے اس سرمایہ دارانہ ذہنیت کا احساس ہوا کہ جس کی رو
اَنَّمَا فَتَنّٰهُ	سے امیر امیر تر اور غریب غریب تر ہوتے چلے جاتے ہیں للذا اس نے
فَاسۡتَغۡفَرَ رَبَّهٗ	تہیہ کر لیا کہ قوانین خداوندی کے مطابق معاشرہ کی اصلاح کر کے رہیگا
وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ۩	اور اس کٹھن مہم کے سلسلہ میں اپنے پروردگار سے ہر طرح کی حفاظت طلب کی
فَغَفَرۡنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ	اور ہم نے اس سلسلہ میں اسے ہر طرح کا تحفظ دیا
وَاِنَّ لَهٗ عِنۡدَنَا لَزُلۡفٰى	وہ ہر معاملہ میں ہمارے قوانین سے قریب تر رہتا تھا
وَحُسۡنَ مَاٰبٍ ۝	اس لئے اس کے تمام معاملات کا مآل نہایت حسین و خوشگوار ہوتا تھا
يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلۡنٰكَ	ہم نے اسے کہہ دیا کہ اے داؤدؑ تم اطمینان سے معاشرہ کی اصلاح کرو
خَلِيۡفَةً فِى الۡاَرۡضِ	ہم نے تمہیں ملک میں حکومت ہی اس لئے عطا کی ہے
فَاحۡكُمۡ بَيۡنَ النَّاسِ بِالۡحَقِّ	تم معاشرہ کا نظام قوانینِ خداوندی کے مطابق چلاؤ اور اس
وَلَا تَتَّبِعِ الۡهَوٰى	سلسلہ میں کسی کے جذبات و خیالات کا اتباع یا رعایت مت کرو اگر تم

فَيُضِلَّكَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ ۳۸/۲۴-۲۶ نے ایسا کیا تو یہ لوگ تمہیں نظام خداوندی سے بہکا دیں گے۔

****

حضرت سلیمانؑ

سلیمانؑ انبیائے بنی اسرائیل میں خاص شوکت و حشمت کے مالک تھے۔آپؑ داوٗدؑ کے بیٹے اور جانشین تھے آپ کو علم اور قوتِ فیصلہ کی فراوانی عطا ہوئی تھی۔

وحشی قبائل اور شہری آبادیاں (جن و انس) آپ کے لشکروں میں جمع رہتے تھے اور گھوڑوں کے رسالے ان پر مستزاد تھے۔ سلیمانؑ کا بحری بیڑا بھی مشہور تھا۔ قرآن نے بتایا ہے کہ ہوائیں ان کے تابع فرمان تھیں یعنی وہ ان سے بادبانی کشتیاں چلاتے تھے۔ پہاڑی قبائل کے سرکش افراد مختلف کاموں پر معمور تھے وہ آپ کے لئے بڑی بڑی عمارتیں تعمیر کرتے مجسمے تراشتے اور تصویریں بناتے تھے

یہودیوں نے سحر و کہانت کے بہت سے لغوافسانے تراش کر آپؑ کی طرف منسوب کر رکھے تھے خود ساختہ تورات میں اس قسم کی کہانیاں ملتی ہیں۔ قرآن کریم نے ان سب کی تردید کر دی ہے۔

o

سلیمانؑ حضرت داوٗدؑ کے بیٹے تھے

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ	اور داوٗدؑ کو ہم نے سلیمانؑ جیسا بیٹا دیا
نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ	جو بہترین انسان تھا
اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝ ۳۸/۳۰	ہر معاملہ میں قوانینِ خداوندی کی طرف رجوع کرنے والا۔

سلیمانؑ کے لئے ہواؤں کی تسخیر اور شیطانوں کی اطاعت کا مطلب

فَسَخَّرۡنَا لَهُ الرِّيۡحَ	اور ہم نے سلیمانؑ کو سمندر میں چلنے والی ہواؤں سے کام لینے کا علم بھی دیا
تَجۡرِىۡ بِاَمۡرِهٖ رُخَآءً حَيۡثُ اَصَابَ ۙ‏ ○	تھا وہ اپنے بحری بیڑے کو ان ہواؤں کے ذریعہ سے جس طرف چاہتا لے
وَالشَّيٰطِيۡنَ	جاتا اور بڑے بڑے قوی ہیکل اور سرکش قبائل کے لوگ اس کے تابع
كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ۙ‏ ○	فرمان تھے یہ لوگ معماری اور غوطہ خوری کے کاموں میں ماہر تھے
وَّاٰخَرِيۡنَ مُقَرَّنِيۡنَ فِى الۡاَصۡفَادِ ○	اسکے علاوہ بھی کئی اور سرکش قبائل تھے جنہیں قانون کا پابند بنا دیا تھا ہم نے
هٰذَا عَطَآؤُنَا	سلیمانؑ سے کہا تھا کہ نظام خداوندی ہماری طرف سے ایک بے بہا عطیہ
فَامۡنُنۡ	ہے لہٰذا جو قبائل اس سے فیض حاصل کر کے پرامن شہری بن جائیں انہیں ہر
اَوۡ اَمۡسِكۡ	طرح کی آزادیاں دی جائیں اور جو ایسا نہ کریں ان پر پابندیاں عائد کی جا
بِغَيۡرِ حِسَابٍ ○	سکتی ہیں جس کے لئے تم سے کوئی محاسبہ نہیں ہو گا
وَاِنَّ لَهٗ عِنۡدَنَا لَزُلۡفٰى	سلیمانؑ اپنے آپ کو ہمارے قوانین کے بہت قریب رکھتا تھا
وَحُسۡنَ مَاٰبٍ ○ ۳۸/۳۶-۴۰	لہٰذا اسکے ہر کام کا مآل نہایت حسین و خوشگوار ہوتا تھا۔

سلیمانؑ کے لشکروں میں جنّ وانس اور طیر کا مطلب

وَحُشِرَ لِسُلَيۡمٰنَ جُنُوۡدُهٗ	اور سلیمانؑ کے لشکروں میں ہر طرح کے لوگ شامل تھے
مِنَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ	وحشی قبائل کے لوگ بھی تھے اور شہری آبادیوں کے لوگ بھی
وَالطَّيۡرِ	اور قبیلہ طیر کے شاہسواروں کے رسالے بھی تھے
فَهُمۡ يُوۡزَعُوۡنَ ○ ۲۷/۱۷	انہیں چھاؤنیوں میں رکھ کر باقاعدہ تربیت دی جاتی تھی۔

سلیمانؑ کے ہواؤں اور جنّوں پر تسلط کا مطلب

وَلِسُلَیۡمٰنَ الرِّیۡحَ — اور سلیمانؑ کا بحری بیڑہ سمندری ہواؤں کے ذریعہ سے

غُدُوُّھَا شَھۡرٌ وَّ رَوَاحُھَا شَھۡرٌ ۚ — مہینوں کی منزلیں دنوں میں طے کر لیا کرتا تھا

وَاَسَلۡنَا لَهٗ عَیۡنَ الۡقِطۡرِ ؕ — اور ہم نے اس کے لئے معدنیات کے چشمے بہادیے تھے

وَمِنَ الۡجِنِّ مَنۡ یَّعۡمَلُ بَیۡنَ — اور وحشی قبائل اس کے تابع فرمان تھے

یَدَیۡهِ بِاِذۡنِ رَبِّهٖ ؕ — جو پروردگار کے قانون کے مطابق اس کے زیرہدایت کام کرتے تھے

وَمَنۡ یَّزِغۡ مِنۡھُمۡ عَنۡ اَمۡرِنَا — ان میں سے اگر کوئی سرکشی اختیار کرتا تو

نُذِقۡهُ مِنۡ عَذَابِ السَّعِیۡرِ ۝ ۳۴/۱۲ — ہمارے قانون کے مطابق اس کے سخت سزا ملتی۔

آرٹ سے وابستگی

یَعۡمَلُوۡنَ لَهٗ مَا یَشَآءُ مِنۡ مَّحَارِیۡبَ — سلیمانؑ بڑے بڑے قلعے اور عمارتیں تعمیر کراتا تھا

وَتَمَاثِیۡلَ ۳۴/۱۳ — اور بڑے نادر مجسمے ترشواتا اور تصاویر بنواتا تھا۔

تمام ذرائع فلاح انسانی کے لئے وقف

اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ — ہم نے آلِ داؤدؑ سے کہہ رکھا تھا کہ تمام میسر ذرائع کو ہمارے قانون کے

شُکۡرًا ؕ — مطابق استعمال میں لا کر نوعِ انسانی کو فائدہ پہنچائے

وَقَلِیۡلٌ مِّنۡ عِبَادِیَ — کیونکہ لوگوں میں بہت کم ایسے ہوتے ہیں جو حاصل شدہ ذرائع کو

الشَّکُوۡرُ ۝ ۳۴/۱۳ — صحیح مصرف میں لا کر نوعِ انسانی کو فیض پہنچائیں۔

سلیمانؑ اور جادو، تعویز، گنڈے وغیرہ

فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ	جن لوگوں کو ہم نے رہنمائی کے لئے کتاب دی تھی
كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ	انہوں نے اس کتاب کو اس طرح پس پشت ڈال دیا ہے کہ
كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○	گویا اسے جانتے تک نہیں اور تعویذ گنڈوں
وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا	اور ٹونے ٹوٹکوں کے پیچھے لگے ہوئے ہیں جنہیں انکے
الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ج	شیطان صفت مذہبی پیشواؤں نے سلیمانؑ کیطرف منسوب کر رکھا ہے
وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ	حالانکہ سلیمانؑ تو پیغمبر تھا وہ ایسے کفر کا مرتکب نہیں ہو سکتا تھا
الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا	یہ کفر تو خود ان شیطان صفت مذہبی پیشواؤں کا پھیلایا ہوا ہے
يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ق ۲/۱۰۱-۱۰۲	یہی ہیں جو لوگوں کو جادو ٹونے کا سبق دیتے ہیں۔

****

حضرت یونسؑ

یونسؑ انبیائے بنی اسرائیل میں سے ہیں آپ کا عبرانی نام یوناہ تھا جو عربی میں آکر یونس ہو گیا آپ کا زمانہ اندازاً ۷۰۰ ق۔م قیاس کیا جاتا ہے۔

قرآن کریم میں آیا ہے کہ آپ اپنی قوم سے نااُمید ہو کر کسی دوسری طرف جانے کے ارادہ سے نکلے راستہ میں کشتی میں سوار ہو گئے۔ کشتی طوفان میں پھنس گئی اور ملاحوں نے غالباً فیصلہ کیا کہ کچھ سواریوں کو دریا میں پھینک دیا جائے تا کہ کشتی کا بوجھ ہلکا ہو اور باقی مسافر محفوظ ہو جائیں اس طرح آپ کو بھی حوالہ دریا کر دیا گیا جہاں آپ کو ایک بڑی مچھلی نے دبوچ لیا لیکن آپ کسی نہ کسی طرح اس سے چھٹکارا پا کر کنارے تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے اور پھر واپس اپنی قوم میں آگئے۔

حضرات انبیائے کرام کا طریق یہ رہا کہ جب وہ دیکھتے کہ ان کا اپنا وطن ان کے نظام کے لئے ساز گار نہیں تو وہ وہاں سے ہجرت کر کے اس علاقے کی طرف چلے جاتے جہاں کی فضا ان کے مشن کے لئے مساعد ہوتی لیکن یہ ہجرت اللہ کے مقرر کردہ پروگرام کے مطابق ہوتی تھی معلوم ہوتا ہے کہ یونسؑ نے اپنی قوم سے اپنے اجتہاد کے مطابق ہجرت کر لی اور ان کا یہ فیصلہ اللہ کے پروگرام کے مطابق نہیں تھا قبل از وقت تھا لہٰذا وہ بعد میں اس پر نادم ہوئے۔

قرآن کریم نے یہ بھی بتایا ہے کہ جس بستی (نینوا) کی طرف آپؑ کو رسول بنا کر بھیجا گیا تھا اس کی آبادی ایک لاکھ سے بھی اوپر تھی یعنی اس زمانہ کے اعتبار سے وہ بہت بڑا شہر تھا۔

اہلِ قوم نے پہلے تو آپؑ کی دعوت کا انکار کیا لیکن پھر مہلت کے وقفہ کے اندر ہی آپ کے پیش کردہ نظام کو قبول کر لیا۔

o

قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں صبر و تحمل سے جدوجہد کرتے رہنے کی ضرورت ہوتی ہے

وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ اور یونسؑ بھی ہمارے رسولوں میں سے تھا

اِذْ اَبَقَ اِلَی وہ اپنی قوم کی اصلاح سے مایوس ہو کر

الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ ایک بھری ہوئی کشتی میں سوار ہوا اور وہاں سے چلا گیا

فَسَاهَمَ روانگی کے بعد اہل کشتی نے محسوس کیا کہ

فَكَانَ زیادہ بوجھ کی وجہ سے کشتی خطرہ میں ہے

مِنَ لہٰذا بوجھ ہلکا کرنے کیلئے قرعہ اندازی کی اور اسکے

الْمُدْ حَضِیْنَ ۝ نتیجہ میں یونسؑ کو پانی میں پھینک دیا

فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ جہاں اسے ایک بڑی مچھلی نے دبوچ لیا۔ اس مصیبت میں پھنس کر

وَهُوَ مُلِیْمٌ ۝ وہ اپنے آپکو ملامت کرنے لگا کہ اللہ کی اجازت کے بغیر ہی قوم کو

فَلَوْ لَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ ۝ چھوڑ آیا تھا بہر حال اگر وہ پوری جدوجہد کر کے اپنے آپ کو چھڑا نہ

لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝ لیتا تو وہ بچ نہ سکتا اور مچھلی اسے کھا جاتی

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِیْمٌ ۝ وہ مچھلی سے چھوٹ کر تیرتا ہوا کنارے پر آ گیا اور نڈھال ہو کر

وَاَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ ۝ کھلے میدان میں ایک گھنے درخت کے سایہ میں لیٹ گیا

وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰی مِائَةِ پھر جب اسکی حالت ٹھیک ہو گئی تو ہم نے اسے اسکی قوم کی طرف

اَلْفٍ اَوْيَزِيْدُوْنَ ۚ	بھیج دیا وہ ایک بڑی قوم تھی جسکی تعداد ایک لاکھ سے بھی زیادہ
فَاٰمَنُوْا	تھی اور اس قوم نے آخر کار نظام خداوندی کو قبول کر لیا اور جب
فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝ ۱۴۸-۱۴۷/۳۷	تک وہ اس نظام پر قائم رہے انہیں سامان زیست کی فروانیاں حاصل رہیں

ان معاملات میں جلد بازی غلط ہے

وَذَا النُّوْنِ	اسی طرح ذالنون (حضرت یونسؑ) کا معاملہ ہے
اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا	وہ اپنی قوم سے تنگ آکر غصہ میں
فَظَنَّ اَنْ لَّنْ	وہاں سے چلا گیا تھا اس نے سمجھا تھا کہ
نَّقْدِرَ عَلَيْهِ	ایسا کرنا کوئی قابل گرفت بات نہیں ہے
فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ	پھر جب وہ اپنی غلطی کی وجہ سے مشکلات میں گھر گیا تو پکار اٹھا
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ	پروردگار آپ کی پاک ذات کے سوا کوئی اور
اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ	نہیں جو مجھے ان مشکلات سے بچا سکے
اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝	میں نے جلد بازی میں اپنے ساتھ زیادتی کر لی ہے
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ	سو ہم نے اس کی دعا قبول کی
وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ	اور اسے اس مصیبت سے چھٹکارا دلایا یاد رکھو قوانین خداوندی کی
وَكَذٰلِكَ نُنْجِى	صداقت پر یقین رکھنے والوں کو ہم
الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ۸۸-۸۷/۲۱	اسی طرح مشکلوں سے بچایا کرتے ہیں۔

نظامِ خداوندی کا انقلاب لانے والے ہر راہنما کے لئے مستقل مزاجی کی تلقین

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ	دیکھو مستقل مزاجی کے ساتھ قیام نظام خداوندی کے لئے جدوجہد کرتے

وَلَا تَكُنْ	رہو اور مچھلی والے پیغمبر (یونسؑ) کی طرح جلد بازی کر
كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ؕ	کے اپنے آپ کو مشکلات میں نہ پھنسالینا
اِذْنَادٰی وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ۞	اس نے مشکلات میں پھنس کر غم والم کی حالت میں ہمیں پکارا تھا
لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ	اگر اس کے پروردگار کی مہربانی اس کے شامل حال نہ ہوتی
لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ	تو وہ لبِ ساحل پر چٹیل میدان میں پڑا رہ جاتا اور اس کی
وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ۞	حالت خراب ہو جاتی بہر حال اس مصیبت سے چھٹکارا پانے کے
فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ	بعد اس نے اپنی قوم کو راہ راست پر لا کر اپنے رب کی نوازشوں کا
فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۞ ۵۰-۴۸/۶۸	حقدار بنادیا اور اس طرح اللہ کے صالح بندوں میں شامل ہو گیا۔

اقوامِ عالم کیوں اللہ کے نظام سے نفع اندوز نہیں ہوتیں

فَلَوْ لَا كَانَتْ قَرْيَةٌ	اقوامِ عالم ایسا کیوں نہیں کرتیں کہ ہمارے دیے ہوئے
اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ	نظام کو قبول کر کے اس سے نفع اندوز ہوں جس طرح کہ
اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ؕ	قومِ یونسؑ نے کسی مصیبت میں پھنسنے سے قبل ہی اس نظام کو قبول
لَمَّآ اٰمَنُوْا	کر لیا تھا اس قوم نے نظام خداوندی کی پناہ میں آکر
كَشَفْنَا عَنْهُمْ	اپنے آپ کو ان ذلتوں، خواریوں
عَذَابَ الْخِزْيِ	اور پریشانیوں سے بچا لیا تھا جو غلط نظام کے نتیجہ میں
فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	ان پر آنے والی تھیں اور جب تک انہوں نے اس نظام کو قائم
وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۞ ۱۰/۹۸	رکھا انہیں سامانِ زیست کی فراوانیاں حاصل رہیں ۔

❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

قرآن کریم میں یہ لفظ حضرت مسیح کے نام کے لئے آیا ہے ۵۵ / ۳ آپ انبیائے بنی اسرائیل کے سلسلہ کی آخری کڑی ہیں عیسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو اس آسمانی انقلاب کی طرف دعوت دی جو تمام انبیائے کرام پیش کرتے چلے آرہے تھے۔ یعنی ملوکیت، سرمایہ داری اور مذہبی پیشوائیت کی لعنتوں کو مٹا کر معاشرہ کو قوانین خداوندی کے مطابق متشکل کرنا ظاہر ہے یہ دعوت مفاد پرست یہودی پیشوائیت اور رومی ملوکیت دونوں کے خلاف جاتی تھی لہٰذا انہوں نے مل کر سازش کی کہ حضرت عیسیٰؑ کو بغاوت کے جرم میں صلیب کی سزا دے دی جائے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی اس تدبیر کو ناکام بنادیا اور حضرت عیسیٰؑ ان کے ہاتھوں گرفتار ہونے سے پہلے ہی ہجرت کر کے کسی اور مقام کی طرف تشریف لے گئے۔

عیسیٰؑ کے بعد وہاں کے مفاد پرستوں نے ان کے لائے ہوئے دین کو آہستہ آہستہ اپنے مطلب کے مذہب میں تبدیل کرنا شروع کر دیا ایک یہودی پال نے عیسوی مذہب اختیار کیا اور اپنی ہوشیاری سے سینٹ کے درجے پر پہنچ گیا اس شخص نے حضرت عیسیٰؑ کے لائے ہوئے انقلابی دین کو کچھ کا کچھ بنادیا۔ چنانچہ یہ سینٹ پال خود بیان کرتا ہے "اگر میرے جھوٹ کے سبب سے خدا کی سچائی اس کے جلال کے واسطے ظاہر ہوئی تو پھر مجھ پر ایک گنہگار کی طرح کیوں حکم دیا جائے"۔

ابنِ مریمؑ

حضرت عیسیٰؑ کو ابن مریمؑ بھی کہا جاتا ہے سامی اقوام میں رواج تھا کہ ماں اور باپ میں سے جو بھی

زیادہ شہرت کا مالک ہو تا بچے کو اسکی طرف منسوب کرتے خود ہماری تاریخ میں بھی بنو فاطمہ کی حکومت مشہور ہے اسی رواج کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کو ابن مریمؑ کہہ کر پکارا جاتا ہے۔

انجیل

قرآن کریم میں یہ لفظ اس کتاب کے لئے استعمال ہوا ہے جو حضرت عیسیٰؑ پر نازل کی گئی ۲۷/۵ لیکن جو انجیل اس وقت عیسائیوں کے پاس ہے وہ ان کی خود ساختہ ہے لہٰذا عیسیٰؑ کی طرف نازل کی گئی کتاب سے اس کا کوئی تعلق نہیں حضرت عیسیٰؑ جو صحیفہ ربانی اپنے حواریوں کے سپرد کر گئے تھے اس کا کوئی پتہ نشان نہیں ملتا۔

بعد میں جب دین خداوندی کو اپنے خود ساختہ مذہب میں تبدیل کر لیا گیا تو مختلف الخیال فرقوں نے اپنی اپنی انجیلیں مرتب کرنا شروع کر دیں چنانچہ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کی تحقیق کے مطابق اس زمانے میں قریب چونتیس اناجیل کا پتہ چلتا ہے پھر ۳۲۵ء میں ایک کونسل منعقد کی گئی جس نے اس تمام لٹریچر کو سامنے رکھ کر چار اناجیل منتخب کیں جن کے نام یہ ہیں "متی" "مرقس" "لوقا" اور "یوحنا" لیکن ان میں بھی لگاتار ترامیم کی جاتی رہیں۔ اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے چنانچہ بائبل سوسائٹیز کی طرف سے شائع ہونے والا ہر نسخہ پہلے نسخوں سے مختلف ہوتا ہے اور یہ تحریف دانستہ طور پر کار ثواب سمجھ کر کی جاتی ہے اور ان میں جو کچھ پیش کیا جاتا ہے اس کے متعلق ڈاکٹر جوڈ اپنی کتاب (GOD AND EVIL) میں لکھتا ہے کہ "جو چیز سب سے زیادہ افسوسناک ہے وہ حضرت عیسیٰؑ کا وہ کیریکٹر ہے جسے اناجیل پیش کرتی ہیں۔

حضرت عیسیٰؑ کو دی گئی کتاب میں انسانی رہنمائی کے قوانین تھے

وَقَفَّيۡنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمۡ	پھر ہم نے انبیائے سابقہ کے نقوش قدم پر
بِعِيۡسَى ابۡنِ مَرۡيَمَ	عیسیٰؑ ابن مریم کو بھیجا جس نے

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ مِنَ التَّوۡرٰٮةِ‌ ۖ کتب سابقہ کی فراموش کردہ تعلیمات کی سچائی کو پھر سے ثابت کر دیا

وَاٰتَیۡنٰهُ الۡاِنۡجِیۡلَ	ہم نے اسے انجیل دی
فِیۡهِ هُدًی وَّنُوۡرٌ ۵/۴۶	جس میں انسانی زندگیوں کو روشن بنادینے والی رہنمائی تھی۔

حضرت عیسیٰؑ زندگی بخش قوانین لے کرآئے تھے

وَیُعَلِّمُهُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَةَ	عیسیٰؑ کو کتاب وحکمت کی تعلیم دی گئی
وَالتَّوۡرٰىةَ وَالۡاِنۡجِیۡلَ ۚ	اور تورات وانجیل کا علم سکھایا گیا اور بنی اسرائیل کی
وَرَسُوۡلًا اِلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ۙ	طرف رسول بنا کر بھیجا گیا اس نے اس مردہ قوم سے کہا
اَنِّیۡ قَدۡ جِئۡتُکُمۡ	میں تمہارے پروردگار کی جانب سے تمہارے لئے زندگی بخش
بِاٰیَةٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ ۙ	قوانین لے کرآیا ہوں میں اللہ کے نظام کے ذریعہ سے تمہیں ایسی
اَنِّیۡۤ اَخۡلُقُ لَکُمۡ مِّنَ الطِّیۡنِ	حیات نو عطا کروں گا جس سے تم اپنی موجودہ پستی اور خاک نشینی سے
کَهَیۡـَٔةِ الطَّیۡرِ فَاَنۡفُخُ فِیۡهِ	ابھر کر ترقی کی منزلیں طے کرنے کے قابل ہو جاؤ گے اور تمہیں
فَیَکُوۡنُ طَیۡرًۢا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ۚ	عمل وفکر کی رفعتیں نصیب ہو جائیں گی وحی کی یہ روشنی تمہاری
وَاُبۡرِیٴُ الۡاَکۡمَهَ	تاریک زندگیوں میں علم وبصیرت کا نور پیدا کردے گی اور اس آب
وَالۡاَبۡرَصَ وَ	حیات سے تمہارے معاشرہ کو کوڑھ وناسور دور ہو جائیں گے غرضیکہ اللہ
اُحۡیِ الۡمَوۡتٰی بِاِذۡنِ اللّٰهِ ۚ ۳/۴۸،۴۹	کے اس نظام کے ذریعہ سے تمہاری مردہ قوم کو ایک حیات نول جائے گی

قیام نظام خداوندی کے لئے اپنا گروہ الگ کرلیا

فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِیۡسٰی مِنۡهُمُ الۡکُفۡرَ	چنانچہ جب عیسیٰؑ نے محسوس کیا کہ قوم نظام خداوندی کو ماننے کیلئے
قَالَ مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ	تیار نہیں تو اس نے کہا بتاؤ کون ہے جو نظام خداوندی کے قیام کے لئے
قَالَ الۡحَوَارِیُّوۡنَ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰهِ ۚ	میرا مددگار بنتا ہے اس پر قوم کے مخلص انسانوں نے کہا ہم اس کام میں

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ج	آپ کی مدد کریں گے ہم اس نظام کی صداقت پر پورا
وَاشْهَدْ بِاَنَّا	پورا یقین رکھتے ہیں اور آپ دیکھ لیں گے کہ
مُسْلِمُوْنَ ○ ۳/۵۲	ہم اس کی کس طرح اطاعت کرتے ہیں۔

مخالفین نے انہیں مارنے کی خفیہ تدابیر کیں اور اللہ نے انہیں بچا لینے کے ذرائع پیدا کر دیے

وَمَكَرُوْا	اسکے بعد مخالفین نے عیسیٰؑ پر ہاتھ ڈالنے کی خفیہ تدابیر شروع کر دیں
وَمَكَرَ اللّٰهُ ط	اور اسکے مقابلہ میں اللہ نے اسکے بچانے کیلئے پوشیدہ اسباب و ذرائع پیدا کر
وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ○ ۳/۵۴	دیے اور ظاہر ہے کہ اللہ کے تجویز کردہ طریقے بہر نوع بہتر ہوتے ہیں

لہٰذا عیسیٰؑ نہ قتل ہوئے اور نہ صلیب دیے گئے

وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى	اللہ کے رسول عیسیٰؑ ابن مریم کے متعلق یہودی کہتے ہیں کہ
ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ج	انہیں مار دیا گیا تھا
وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ	لیکن درحقیقت وہ انہیں نہ تو قتل کر سکے اور نہ صلیب پر چڑھا سکے
وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ط	بلکہ اس باب میں انہیں سخت اشتباہ ہو گیا تھا
وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ	اور عیسائی بھی اس سلسلہ میں مغالطہ میں ہی مبتلا ہیں
مِّنْهُ ط مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ	حقیقی بات کا انہیں بھی علم نہیں ہے
اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ	وہ بھی محض ظن و قیاس کی بنا پر باتیں کرتے ہیں یقینی بات
وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ○ لا	یہی ہے کہ وہ قتل نہیں ہوئے (بلکہ اپنی طبعی زندگی تک زندہ رہے)
بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ط	اور وہ اپنا مشن پورا کر کے اللہ سے بلند مدارج حاصل کر گئے

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ○ ۴/۱۵۷-۱۵۸ بلاشبہ اللہ کے کاموں میں بڑی قوت اور حکمت ہوتی ہے۔

دین کے معاملات میں مبالغہ آرائی

یَاَھْلَ الْکِتٰبِ	اے اہل کتاب
لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ	دین کے معاملات میں مبالغہ آرائی سے کام نہ لو
وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ	اور اللہ کے بارے میں سوائے حق کے اور کچھ مت کہو
اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ	دیکھو مسیح عیسیٰ ابن مریم اس کے سوا کچھ نہیں کہ
رَسُوْلُ اللّٰہِ ۴/۱۷۱	اللہ کے ایک رسول تھے۔

اللہ کا بیٹا اور تثلیث

وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَۃٌ ؕ	اے اہل کتاب تثلیث کا غلط عقیدہ چھوڑ دو
اِنْتَھُوْا خَیْرًا لَّکُمْ ؕ	اس قسم کے باطل عقائد چھوڑ دینے میں ہی تمہاری بھلائی ہے
اِنَّمَا اللّٰہُ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ؕ	یاد رکھو اس پوری کائنات میں اللہ صرف ایک ہے
سُبْحٰنَہٗٓ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ وَلَدٌ ۘ	اور وہ اس سے بہت بلند ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو کائنات میں
لَہٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ	جو کچھ بھی ہے اس کے پروگراموں کی تکمیل میں سرگرم عمل ہے
وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ۴/۱۷۱	اور اس سارے نظام کی نگرانی کے لئے وہ اکیلا ہی کافی ہے۔

کفر

لَقَدْ کَفَرَالَّذِیْنَ	بلا شبہ ان لوگوں نے کفر کیا

قَالُوْٓااِنَّ اللّٰہَ ھُوَالْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ ؕ جنہوں نے مسیح ابن مریم کو اللہ کہا

وَقَالَ الْمَسِیْحُ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ حالانکہ مسیح نے بنی اسرائیل کو اللہ کی محکومی اختیار کرنے کی

اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّکُمْ ؕ ۵/۷۲ تاکید کی تھی اور کہا تھا میرا پروردگار بھی اللہ ہے اور تمہارا بھی۔

عیسیٰؑ کی اپنے متعلق وضاحت

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ	اور اللہ جب عیسیٰؑ ابن مریم سے پوچھے گا کہ
ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ	کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے ساتھ تمہیں اور
وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ	تمہاری ماں کو بھی خدائی کا درجہ دیا جائے
قَالَ سُبْحٰنَكَ	وہ کہے گا آپ کی ذات ایسے تصورات سے بہت بلند ہے
مَایَکُوْنُ لِیْۤ اَنْ اَقُوْلَ	میں بھلا ایسی کوئی بات کیسے کہہ سکتا تھا
مَالَیْسَ لِیْ ۙ بِحَقٍّ ؕ ۵/۱۱۶	جس کا مجھے کوئی حق ہی نہیں پہنچتا۔

عیسیٰؑ نے وفات پائی

وَکُنْتُ عَلَیْهِمْ	وہ کہے گا جب تک میں اپنی قوم میں موجود رہا
شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ ج	ان کی نگرانی کرتا رہا
فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ	اور جب آپ نے مجھے وفات دیدی تو میری نگرانی ختم ہوگئی
کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ ؕ	اس کے بعد آپ ہی ان پر نگران تھے
وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ	اور انہی پر کیا آپ تو کائنات کی ہر شے پر
شَهِیْدٌ ۝ ۵/۱۱۷	نگران و نگہبان ہیں۔

نبی آخر الزمانؐ کے آنے کی بشارت دی

وَاِذْقَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ	اور عیسیٰؑ ابن مریم نے کہا

یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ	اے بنی اسرائیل
اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ	مجھے اللہ نے تمہاری طرف رسول کی حیثیت سے بھیجا ہے
مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ	میں پھر سے اللہ کے ان قوانین کی سچائی ثابت کرنے آیا ہوں
یَدَیَّ مِنَ التَّوۡرٰۃِ	جو قبل ازیں تورات میں دیے گئے تھے
وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی	اور میں اپنے بعد آنے والے اس رسول کی بشارت بھی دیتا
اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ ؕ ۶۱/۶	ہوں جس کا نام احمد ﷺ ہوگا۔

* * * * * * * * * *

بنی اسرائیل

اسرائیل کے معنی ہیں مرد خدا اور یہ حضرت یعقوبؑ کا لقب تھا۔ یعقوبؑ حضرت اسحاقؑ کے بیٹے اور حضرت ابراہیمؑ کے پوتے تھے سو یعقوبؑ کی اولاد سے جو نسل آگے بڑھی اسے بنی اسرائیل کہتے ہیں۔

یعقوبؑ کے ایک بیٹے کا نام یہودہ (JUDA) تھا۔ یہودہ اور بن یامین کی نسل کا قبیلہ فلسطین کے علاقہ JUDA میں حکمران تھا۔ اس قبیلہ کو اسی نسبت سے یہودی کہتے تھے اور باقی قبائل کو بنی اسرائیل لیکن بعد میں عام طور پر یہ تفریق باقی نہ رہی اور بنی اسرائیل اور یہودی سے ایک ہی مفہوم لیا جانے لگا۔

حضرت یعقوبؑ کا وطن کنعان (فلسطین) تھا لیکن جب حضرت یوسفؑ مصر میں صاحب اقتدار ہو گئے تو انہوں نے اپنے والد اور تمام خاندان کو مصر بلا لیا۔ یوسفؑ کی وجہ سے مصر میں اس قبیلہ کی بڑی تعظیم و تکریم ہوئی چار سو برس تک یہ مصر میں رہے اور جو قبیلہ چند نفوس پر مشتمل تھا۔ اس عرصہ میں ایک کثیر التعداد قوم بن گیا لیکن ان لوگوں نے آہستہ آہستہ یعقوبؑ اور یوسفؑ کے دیئے ہوئے اللہ کے قوانین واقدار کو فراموش کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ لوگ قومِ فرعون کے غلام بن گئے اور اس حالت میں جب ان کی ذلت و پستی انتہا تک پہنچ گئی تو ان کی طرف حضرت موسیٰؑ مبعوث ہوئے جو انہیں فرعون کی غلامی سے نجات دلا کر پھر فلسطین میں لے آئے یہ واقعہ قریب ۱۶۰۰ قبل مسیح کا ہے۔

یہاں آکر قوانینِ خداوندی کی پیروی سے انہوں نے بڑا عروج حاصل کیا ان میں حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ جیسے صاحب سطوت و شوکت نبی پیدا ہوئے لیکن اس عروج کے بعد انہوں نے پھر قوانین خداوندی سے سرکشی اختیار کر لی جس کے نتیجہ میں یہ قوم پھر تشتت وانتشار کے عذاب میں مبتلا ہو کر دن بدن کمزور ہوتی چلی گئی چنانچہ ۵۹۹ ق م میں بابل کے حکمران بخت نصر نے بیت المقدس پر حملہ کیا اور یہودیوں کے

اس ملی مرکز کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور انہیں قید کر کے بابل لے گیا۔ اور وہاں ذلیل ترین زندگی بسر کرنے پر مجبور کیا۔ قریب اسی سال تک یہ اس عذاب میں مبتلا رہے۔ پھر فارس کے حکمرانوں کی مدد سے انہیں بابل کی قید سے رہائی ملی اور انہیں یروشلم کی دوبارہ آبادی اور ہیکل کی تعمیر کی اجازت دے دی گئی۔

کچھ عرصہ کے بعد یہودیوں کی پھر وہی حالت ہو گئی چنانچہ ۳۳۲ ق م میں سکندر یونانی نے ان پر حملہ کر کے ان کا شیرازہ بکھیر دیا۔ اور پھر ۳۲۰ ق م بطلیموس نے یروشلم پر قبضہ کر کے ان کی رہی سہی قوت کو بھی ختم کر دیا۔ انٹی گونس کے عہد میں یہ تمام علاقہ یونانیوں کے قبضہ میں چلا گیا اس کے بعد ۶۶ قبل مسیح میں رومیوں نے یروشلم کو تباہ کیا۔

اس مقام پر قدرت نے انہیں باز آفرینی کا ایک اور موقعہ دیا اور ان میں حضرت عیسیٰؑ مبعوث ہوئے لیکن انکی مذہبی پیشوائیت نے رومیوں کے ساتھ مل کر آپؑ کے خلاف سازش کی اور اس طرح اپنی تباہی پر خود اپنے ہاتھوں مہر ثبت کر دی۔ ۷۰ء میں رومیوں کے گورنر ٹائٹس نے ان پر آخری وار کیا جس سے یہودیوں کے رہے سہے اقتدار کا بھی مکمل طور پر خاتمہ ہو گیا۔

داستان بنی اسرائیل ایک داستان عبرت ہے اور قرآن حکیم میں اس تفصیل سے اس کے بیان کرنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ دیگر اقوام اس سے عبرت حاصل کریں۔ اس داستان عبرت میں کچھ نکات ایسے بھی ہیں جو آج کے مسلمانوں کے لئے خصوصی توجہ کے طالب ہیں مثلاً۔

> قومیں جب نظام خداوندی کی حفاظتی حدود سے باہر نکل جاتی ہیں تو وہ زوال، پسماندگی، جہالت، بدنظمی اور دون ہمتی کا شکار ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا اس حالت میں دنیا کی طاغوتی قوتیں ان پر قبضہ جما کر انہیں اپنا غلام بنا لیتی ہیں اور پھر غلامی ان کے اندر مزید گراوٹ اور رزالت پیدا کر دیتی ہے آج اگر ہم مسلمانوں کی تاریخ پر دیانتداری سے نظر ڈالیں تو ہمیں ان میں یہ سب کچھ پورے عروج پر نظر آجائے گا۔
>
> قرآنِ حکیم نے قوموں کی اس حالت کا علاج یہ بتایا ہے کہ اس قوم کے بڑے بوڑھوں کے ساتھ سر کھپانے کے بجائے اس کی نئی نسل کے لئے تربیتِ نو کا

انتظام کیا جائے اور اسے واپس نظام خداوندی کی طرف لایا جائے۔

اس داستان میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کی نئی نسل نے جب اللہ کے قوانین کے مطابق تربیت حاصل کر کے نظام خداوندی قائم کر لیا تو دنیا بھر کی خوشحالیاں اور سرفرازیاں ان کے حصہ میں آگئیں۔ اور جب پھر اللہ کے نظام سے منہ موڑ کر اپنی ذاتی مفاد پرستیوں کی دلدل میں پھنس گئے تو پھر دنیا بھر کی ذلتوں اور لعنتوں کے حقدار ٹھہر گئے۔

o

قوم فرعون کی غلامی اور اس سے نجات

غلامی میں حالت زار

اِنَّ فِرۡعَوۡنَ عَلَا فِی الۡاَرۡضِ	فرعون نے دنیا میں بڑی سرکشی اختیار کر رکھی تھی اس نے اپنی
وَجَعَلَ اَهۡلَهَا شِيَعًا	قوت کو مستحکم رکھنے کے لئے لوگوں کو گروہوں میں تقسیم کر رکھا تھا
يَّسۡتَضۡعِفُ طَآئِفَةً مِّنۡهُمۡ	ان میں سے ایک گروہ کو کمزور سے کمزور تر کرتا چلا گیا تھا وہ محکوم قوم
يُذَبِّحُ اَبۡنَآءَهُمۡ	کے حریت و مردانگی کے حامل افراد کو قتل کرا دیتا یا انہیں ذلیل و خوار
وَيَسۡتَحۡیٖ نِسَآءَهُمۡ ؕ	کر دیتا اور جوان جوہروں سے عاری ہوتے انہیں معزز و مقرب بنا کر
اِنَّهٗ كَانَ مِنَ	آگے بڑھاتا رہتا اس طرح وہ قوموں کے اندر
الۡمُفۡسِدِيۡنَ ۝ ۲۸/۴	ناہمواریاں پیدا کر کے انکی قوت کو توڑتا رہتا تھا

اللہ قوموں کو مواقع بہم پہنچاتا رہتا ہے کہ وہ ذلتوں سے نکل کر بلندیوں پر پہنچیں

وَنُرِيۡدُ اَنۡ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيۡنَ	ہم چاہتے تھے کہ مہربانی کریں ان لوگوں پر

اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ	جنہیں معاشرہ میں ذلیل و کمزور بنادیا گیا ہے اور انہیں
وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً	دنیا میں رہنمائی و قیادت کا مقام عطا کریں
وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝	اور انہیں وراثت ارض عطا ہو
وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ	اور وہ اقتدار و اختیار کے مالک بنا دیے جائیں
وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا	اور فرعون ہامان اور ان کے لاؤ لشکر کو وہ کچھ دکھا دیا جائے
مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ۝٦ـ ٢٨/٥	جسے دیکھنے سے وہ اس قدر خائف تھے۔

موسیٰؑ کو فرعون کے پاس جانے اور بنی اسرائیل کو رہا کرانے کی ہدایت

فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ	موسیٰؑ سے کہا گیا کہ تم فرعون کے پاس جاؤ
فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝	اور اس سے کہو کہ ہمیں رب العالمین نے تمہاری طرف بھیجا ہے
اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا	کہ بنی اسرائیل کو
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ ١٧ـ ٢٦/١٦	ہمارے ساتھ جانے دو۔

موسیٰؑ کا فرعون سے بنی اسرائیل کی آزادی کا مطالبہ

وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ	چنانچہ موسیٰؑ فرعون کے پاس گئے اور اس سے کہا
اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝	میں رب العالمین کی جانب سے بحیثیت رسول تمہارے پاس آیا ہوں
حَقِيْقٌ عَلٰٓى	میرا منصب یہ ہے کہ
اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا	اللہ کے نام پر حق کے سوا کوئی بات نہ کروں
الْحَقَّ ۭ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ	میں تمہارے پروردگار کی جانب سے واضح دلائل و قوانین لے کر آیا ہوں

فَاَرْسِلْ مَعِیَ	(جن کی رو سے کسی کو محکوم و غلام نہیں بنایا جا سکتا)
بَنِیْٓ اِسْرَآءِ یْلَ ۱۰۵-۱۰۴/۷	لہٰذا تم بنی اسرائیل کو آزاد کر دو اور انہیں میرے ساتھ جانے دو۔

فرعون کی دھمکیوں کے خلاف موسیٰ ؑ کی مدافعت اور قوم کے حوصلے بلند رکھنے کی کوشش

قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهِ	موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا فرعون کی دھمکیوں سے مت ڈرو
اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ	اللہ کے قوانین سے مدد چاہو
وَاصْبِرُوْا ۚ	اور اس کے دیے ہوئے پروگرام پر ثابت قدم رہو
اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ	دیکھو یہ زمین اللہ کی ہے اس پر اقتدار و حکومت کسی کی جاگیر نہیں، اس کی
يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ	وراثت اس کے قانونِ مشیت کے مطابق
مِنْ عِبَادِهٖ ؕ ۱۲۸/۷	اس کے بندوں کے حصے میں آتی ہے۔

غلامی نے قوم کے اندر پست ہمتی اور مایوسی پیدا کر دی تھی

قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا	قوم موسیٰؑ نے ان سے کہا جب تم یہاں نہیں
مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا	آئے تھے اس وقت بھی ہم مصیبتوں میں مبتلا تھے اور اب فرعون سے
وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ	لڑائی مول لے کر تم نے ہمیں مزید مصیبتوں میں ڈال دیا موسیٰؑ نے کہا
قَالَ عَسٰی رَبُّكُمْ	اللہ پر بھروسہ رکھو پہلے تمہاری مصیبتیں غلامی کی وجہ سے تھیں اور اب
اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ	حصول آزادی کی کڑی منزل تمہارے سامنے ہے اگر تم نے ثبات و استقلال
وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِی الْاَرْضِ	سے کام لیا تو تمہارا دشمن ہلاک ہو گا اور تمہیں استخلاف ارض حاصل ہو
فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝ ۱۲۹/۷	جائے پھر اللہ دیکھے گا کہ حصول اقتدار کے بعد تم کیسے کام کرتے ہو۔

بنی اسرائیل کو سمندر پار کرانے کے سلسلہ میں موسیٰؑ کو ہدایت

فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ لَیْلًا	موسیٰؑ سے کہا گیا ہمارے بندوں کو لے کر راتوں رات یہاں سے نکل
اِنَّکُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝ۙ	جاؤ یہ لوگ تمہارا تعاقب کریں گے تم سمندر کے اس
وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ	حصہ سے پار اترو جہاں پانی پیچھے ہٹا ہوا ہو تمہارے تعاقب میں آنے والا
اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ۝ ۴۴/۲۳ـ۲۴	لشکر پانی کے چڑھاؤ کی لپیٹ میں آکر غرق ہو جائے گا۔

چنانچہ موسیٰؑ انہیں سمندر کے خشک حصہ سے نکال لے گئے

وَلَقَدْ اَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰۤی ۙ	اور ہم نے موسیٰؑ پر وحی کی کہ ہمارے بندوں کو
اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْ فَاضْرِبْ	لے کر راتوں رات مصر سے نکل جاؤ اور انہیں سمندر کے
لَهُمْ طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ یَبَسًا ۙ	اس حصہ سے پار لے جاؤ جہاں پانی اتار کی وجہ سے خشک ہو اسطرح
لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰی ۝	تمہیں نہ تعاقب کرنیوالوں کی گرفت کا خدشہ ہوگا اور نہ غرق ہونیکا اندیشہ
فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ	فرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ انکا پیچھا کیا
فَغَشِیَهُمْ مِّنَ	اور پانی کے چڑھاؤ کی لپیٹ میں آ گیا
الْیَمِّ مَا غَشِیَهُمْ ۝ ۲۰/۷۷ـ۷۸	اور اس طرح معہ لشکر کے غرق ہو گیا۔

اور بنی اسرائیل مصر سے بحفاظت نکل گئے

وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ	اور ہم نے بحر کے پار کر دیا بنی اسرائیل کو
فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ	اور فرعون اور اسکے لشکر نے اس کا پیچھا کیا
بَغْیًا وَّعَدْوًا ؕ ۱۰/۹۰	تاکہ پکڑ کر ان پر ظلم و زیادتی جاری رکھ سکیں۔

آزادی کے بعد وادی سینا میں

قوم فرعون کی غلامی سے نجات مل گئی

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ	ہم نے بنی اسرائیل کو نجات دلائی
مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝	فرعون کے
مِنْ فِرْعَوْنَ ۚ	ذلت آمیز عذاب سے
إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا	وہ بڑا ہی سرکش
مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ۝ ۳۰-۳۱/۴۴	اور حدود شکن ہو چکا تھا۔

بنی اسرائیل کو قوم فرعون کے مظالم سے نجات مل گئی

وَإِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ اے بنی اسرائیل ہم نے تمہیں نجات دلائی قوم فرعون کی غلامی سے

يَسُومُونَكُمْ سُوٓءَ الْعَذَابِ ۲/۴۹ جنہوں نے تمہیں مبتلا کر رکھا تھا طرح طرح کے عذابوں میں۔

اس بیابان میں پانی کی فراہمی

وَإِذِ اسْتَسْقٰى مُوسٰى لِقَوْمِهِ	اور جب ان بیابانوں میں موسیٰؑ نے پانی کے لئے درخواست کی
فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ	تو ہم نے اس کی رہنمائی اس مقام کی طرف کر دی جہاں پانی مستور تھا
الْحَجَرَ ۖ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ	چٹانوں پر سے مٹی ہٹائی گئی تو ان سے
اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ	پانی کے بارہ چشمے پھوٹ نکلے

قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۖ ۲/۶۰ جنہیں ہر قبیلہ کے لئے الگ الگ نامزد کر دیا گیا۔

حیات نو اور اللہ کی عنایت

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ	اے بنی اسرائیل یاد کرو کہ ہم نے تمہیں حیاتِ نو
بَعْدِ مَوْتِكُمْ	بخشی تھی اس ملی موت کے بعد
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝	تاکہ تم ہمارے قوانین کی قدر کرو
وَظَلَّلْنَا	سینا کے بیابانوں میں پانی سے بھرے ہوئے بادل
عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ	تم پر سایہ فگن تھے اور تمہارے
وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ	کھانے کے لئے خوش ذائقہ
الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ط ۲/۵۷	قدرتی غذائیں اور پرندوں کا گوشت مہیا کر دیا گیا تھا۔

صحرا میں قوم کی تربیت کے مشکل مراحل

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى	اس صحرا میں اللہ چاہتا تھا کہ تمہاری سپاہیانہ تربیت ہو جائے لیکن تم نے
لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ	موسیٰؑ سے کہا کہ ہم ایک ہی طرح کے کھانے پر صبر نہیں کر سکتے
فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا	لہٰذا ہمارے لئے اپنے پروردگار سے زمینی پیداوار طلب کرو
تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ	سبزیاں، ترکاریاں اور
بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا	کھیرا، ککڑی وغیرہ
وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ط	اور گیہوں، دالیں اور لہسن پیاز وغیرہ موسیٰؑ نے کہا
قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى	کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ تم ان ادنیٰ ادنیٰ چیزوں کی خاطر
بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ط	اس بہترین زندگی کو چھوڑنا چاہتے ہو جو تمہارے لئے تجویز کی گئی ہے
اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ	اگر تمہاری یہی مرضی ہے تو جاؤ شہر کی زندگی اختیار کر لو

مَّا سَاَلْتُمْ ط ۲/۶۱ — وہاں تمہیں یہ سب کچھ مل جائیگا۔

جہالت اور غلامانہ ذہنیت

اللہ کو براہ راست دیکھنے کا مطالبہ

وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی — اے بنی اسرائیل یاد کرو جب تم نے موسیٰؑ سے کہا تھا کہ
لَنْ نُّؤْمِنَ لَکَ — ہم اسوقت تک تمہا ری کسی بات کا یقین نہیں کریں گے
حَتّٰی نَرَی اللّٰہَ جَھْرَۃً ۲/۵۵ — جب تک کہ اللہ کو خود اپنی آنکھوں سے بے نقاب نہ دیکھ لیں۔

پوجا کے لئے بت بنا دینے کا مطالبہ

وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ — بنی اسرائیل کو جب بحر کے اس پار اتار دیا گیا
فَاَتَوْا عَلٰی قَوْمٍ — توانکا گذر ایک ایسی قوم پر ہوا
یَّعْکُفُوْنَ عَلٰٓی اَصْنَامٍ لَّھُمْ ط — جو بتوں کی پرستش کرتی تھی
قَالُوْا یٰمُوْسَی اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰھًا — کہنے لگے اے موسیٰؑ ہمارے لئے بھی ایک ایسا معبود بنا دیجئے
کَمَا لَھُمْ اٰلِھَۃٌ ط — جیسے ان لوگوں کے معبود ہیں موسیٰؑ نے کہا
قَالَ اِنَّکُمْ قَوْمٌ تَجْھَلُوْنَ O ۷/۱۳۸ — میں اس کے سوا کیا کہہ سکتا ہوں کہ تم بڑی ہی جاہل قوم ہو۔

بچھڑے کا بت بنا کر پوجا شروع کر دی

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓی — اے بنی اسرائیل یاد کرو موسیٰؑ جب وادی سینا میں
اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً — ہمارے پروگرام کے مطابق چالیس راتوں کے لئے تم سے جدا ہوا

ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ	تو اتنے ہی عرصہ میں تم نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی
وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ ۲/۵۱	یہ کس قدر ظلم تھا جو تم نے کیا۔

غلامی سے بزدلی اور کم ہمتی ان میں پیدا ہو گئی تھی

یٰقَوْمِ ادْخُلُوا	موسیٰؑ نے کہا اے میری قوم اٹھو اور فلسطین کی
الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ	بابرکت زمین میں فاتح و منصور داخل ہو جاؤ
الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ	جسے اللہ نے تمہارے نام لکھ دیا ہے
وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ	دیکھو ایسا ہرگز نہ کرنا کہ پیٹھ دکھا کر بھاگ نکلو
فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ○	اگر ایسا کیا تو سخت نقصان اٹھاؤ گے
قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى	انہوں نے جواب دیا
اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ	اے موسیٰؑ وہاں تو بڑے زبردست لوگ رہتے ہیں
وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا	ہم وہاں ہرگز داخل نہیں ہوں گے جب تک کہ وہ نکل نہ جائیں
فَاِنْ يَّخْرُجُوْا	ہاں وہ اگر وہاں سے نکل جائیں
مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ○ ۵/۲۱-۲۲	تو ہم بڑے شوق سے داخل ہو جائیں گے۔

غلامی نے ان کے اندر ڈسپلن اور تنظیم ختم کر دی تھی

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ	ان بزدلوں میں صرف دو افراد (موسیٰؑ۔ہارونؑ) ایسے تھے
اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا	جن کو اللہ نے اپنی نعمت سے نوازا تھا
ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ	انہوں نے کہا ایک دفعہ تم ہلہ بول کر ملک میں داخل ہو جاؤ

فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ	پھر دیکھو کہ کس طرح تم غالب آجاتے ہو
وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا	اللہ پر بھروسہ رکھو
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ O	اگر تم اس پر ایمان رکھتے ہو
قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا	انہوں نے کہا اے موسیٰ ہم تو وہاں کبھی نہ جائیں گے
مَّا دَامُوْا فِيْهَا	جب تک وہ وہاں موجود ہیں
فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ	تم اور تمہارا رب جاؤ اور جنگ لڑکر انہیں وہاں سے نکالو
اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ O ۲۴-۲۲ /۵	ہم یہاں بیٹھے نتیجہ کا انتظار کریں گے۔

غلامی سے رہائی کے بعد عروج کی طرف

نئی نسل کی تنظیم کا پروگرام

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ	چنانچہ اللہ نے کہا چالیس سال کے لئے انہیں اس سرزمین سے محروم
اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ	کیا جاتا ہے اس عرصہ میں انکی نئی نسل کو تعلیم و تربیت سے لیس کیا
يَتِيْهُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۭ ۲۶/۵	جائے اور پرانی نسل کو ان ویرانوں میں ہی مرکھپ جانے دیا جائے۔

بنی اسرائیل کی تنظیم کا انتظام اور ان سے لیا گیا عہد

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ	اللہ نے پختہ عہد لیا تھا بنی اسرائیل سے
وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَیْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ	اور ان کی تنظیم کی غرض سے ان میں بارہ نقیب مقرر کر دیے گئے تھے
وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ	اور ان سے کہہ دیا گیا تھا کہ اللہ کی تائید و نصرت تمہارے ساتھ ہو گی
لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ	اگر تم نے نظامِ خداوندی قائم کیا (صلٰوۃ)

وَاٰتَیْتُمُ الزَّکٰوۃَ	اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے رہے (زکوٰۃ)
وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ	اور ہمارے بھیجے ہوئے رسولوں کی بات کو سچ مانا
وَعَزَّرْتُمُوْھُمْ	اور ان کے مشن و پروگرام میں ان کے مددگار بنے رہے
وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا	اور اپنا مال و دولت اگر نظامِ خداوندی کے حوالے کر دیا بطور قرض حسنہ
لَّاُکَفِّرَنَّ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ	کے تو یہ نظام دور کر دے گا تمہارے معاشرہ کی تمام خرابیوں اور
وَلَاُدْخِلَنَّکُمْ جَنّٰتٍ	ناہمواریوں کو اور تمہیں ایسی جنتی زندگی نصیب ہو جائے گی
تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ۚ	جسکی تہہ میں اللہ کے قوانین کے چشمے رواں ہوں گے بہر حال اس
فَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ	کے بعد اگر تم نے پھر ان قوانین سے انکار و سرکشی کی روش اختیار کر لی
فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ○ ۵/۱۲	تو یہ سب کچھ گنوا بیٹھو گے اور اپنی منزل سے دور ہو جاؤ گے۔

پھر تنظیمِ نو سے بنی اسرائیل کے اندر انقلاب آ گیا

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِیْنَ کَانُوْا	جس قوم کو اس قدر کمزور و ناتواں بنا دیا گیا تھا وہ مناسب
یُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ	تعلیم و تربیت کے بعد اس ملک کے مشرق و مغرب کی مالک بن گئی
وَمَغَارِبَھَا الَّتِیْ بٰرَکْنَا فِیْھَا ؕ	جس ملک کو ہم نے قدرتی خزائن اور پیداوار سے مالا مال کیا تھا
وَتَمَّتْ کَلِمَتُ رَبِّکَ الْحُسْنٰی	یوں تیرے پروردگار کا پروگرام حسن و خوبی سے تکمیل تک پہنچا
عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۙ۬	بنی اسرائیل کے حق میں
بِمَا صَبَرُوْا ؕ ۷/۱۳۷	اس لئے کہ انہوں نے صبر و استقامت سے جدوجہد کی تھی۔

اور انہیں عمدہ ٹھکانا دیا گیا

وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ	پھر ہم نے بنی اسرائیل کو ٹھکانا دیا

مُبَوَّاَ صِدۡقٍ — جو بہت ہی اچھا ٹھکانا تھا

وَّرَزَقۡنٰهُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ ۱۰/۹۳ — اور نہایت عمدہ وسائل زندگی عطا کیے۔

پھر کہا گیا اس سرزمین پر امن وسکون کی زندگی بسر کریں

وَّقُلۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ لِبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ — اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا

اسۡكُنُوا الۡاَرۡضَ ۱۷/۱۰۴ — اس سرزمین پر امن وسکون سے زندگی بسر کرو۔

وہ اپنے حسن عمل سے انعامات خداوندی کے مستحق قرار پا گئے تھے

وَلَقَدِ اخۡتَرۡنٰهُمۡ عَلٰى عِلۡمٍ — اس کے بعد جب بنی اسرائیل نے ہماری وحی کا اتباع کیا تو

عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ۚ — ہم نے انہیں ان کی ہم عصر اقوام پر برگزیدگی عطا کی

وَاٰتَيۡنٰهُمۡ مِّنَ الۡاٰيٰتِ — ہم نے انہیں اس قسم کا ضابطہ قوانین عطا کیا جس پر عمل پیرا ہونے

مَا فِيۡهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيۡنٌ ۳۲-۳۳ ۴۴/۳۲ — سے وہ انعاماتِ خداوندی کے مستحق قرار پا گئے۔

ان پر اللہ کی عنایات جاری ہو گئیں

وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ — پھر ہم نے بنی اسرائیل کو نوازا

الۡكِتٰبَ وَالۡحُكۡمَ — اور انہیں وحی کے ذریعے ضابطہ قوانین دیا اور حکومت دی

وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقۡنٰهُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ — اور ان میں کتنے ہی پیغمبر پیدا کیے اور انہیں خوشگوار سامان زیست ملتا رہا

وَفَضَّلۡنٰهُمۡ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ۚ ۴۵/۱۶ — اور وہ اپنی ہمعصر اقوام میں بڑے ممتاز و سربلند رہے۔

زندگی کی آسائش اور ہم عصر اقوام پر فضیلت حاصل ہوئی

يٰبَنِيٓ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِيَ الَّتِيٓ اے بنی اسرائیل یاد کرو کہ کس طرح قوانین خداوندی کی پیروی کے
اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نتیجہ میں تمہیں زندگی کی ہر قسم کی آسائشیں نصیب ہو گئی تھیں
وَاَنِّيۡ فَضَّلۡتُكُمۡ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ۲/۴۷ اور تمہیں کیسی فضیلت حاصل ہو گئی تھی اپنی ہمعصر اقوام پر۔

دیگر اقوام کی امامت یا لیڈر شپ ملی

وَجَعَلۡنٰهُ هُدًى لِّبَنِيۡٓ اِسۡرَآءِيۡلَ ۚ ہم نے بنی اسرائیل کو وحی کے ذریعہ سے رہنمائی دے کر
وَجَعَلۡنَا مِنۡهُمۡ اَئِمَّةً دیگر اقوام کی امامت یا لیڈر شپ دے دی تھی اور وہ
يَّهۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا انہیں ہمارے قانون کے مطابق زندگی کی صحیح راہ پر چلاتے رہے
لَمَّا صَبَرُوۡا ۛ وہ خود بھی صبر واستقامت سے نظام خداوندی کی پیروی کرتے تھے
وَكَانُوۡا بِاٰيٰتِنَا يُوۡقِنُوۡنَ ۲۴۔ ۳۲/۲۳ اور ہمارے قوانین کی صداقت پر محکم یقین رکھتے تھے۔

پھر زوال کی طرف

اللہ سے کئے گئے عہد سے انحراف

وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَ بَنِيۡٓ اِسۡرَآءِيۡلَ ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا کہ
لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰهَ اللہ کے احکام و قوانین کے سوا کسی اور کی اطاعت نہیں کرو گے
وَبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا وَّذِي الۡقُرۡبٰى اور کمیاں دور کرو گے اپنے والدین کی اور اپنے ہمسایوں اور رشتہ داروں
وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنِ کی اور ان کی جو معاشرہ میں کمزور اور بے آسرا رہ گئے ہوں اور جو معذور
وَقُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا وبیروزگار ہوں اور لوگوں کے ساتھ خوش معاملگی سے پیش آؤ گے

وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ	غرضیکہ اللہ کا نظام قائم کرو گے (صلٰوۃ)
وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ؕ	اور نوع انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرو گے (زکوٰۃ)
ثُمَّ تَوَلَّیۡتُمۡ اِلَّا قَلِیۡلًا مِّنۡکُمۡ	لیکن معدودے چند کے سوا تم سب اس عہد سے پھر گئے
وَاَنۡتُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ○ ۲/۸۳	اور اب تک پھرے ہوئے ہو۔

اللہ سے کئے گئے وعدوں کی خلاف ورزیاں

وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَکُمۡ	ہم نے بنی اسرائیل سے یہ عہد بھی لیا تھا کہ
لَا تَسۡفِکُوۡنَ دِمَآءَکُمۡ	تم باہمی خونریزی نہیں کرو گے
وَلَا تُخۡرِجُوۡنَ اَنۡفُسَکُمۡ مِّنۡ دِیَارِکُمۡ	اور لوگوں کو گھروں سے بے گھر نہیں کرو گے
ثُمَّ اَقۡرَرۡتُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَشۡهَدُوۡنَ ○	تم نے اس کا اقرار کیا تھا اور اب بھی اسے تسلیم کرتے ہو
ثُمَّ اَنۡتُمۡ هٰۤؤُلَآءِ تَقۡتُلُوۡنَ اَنۡفُسَکُمۡ	لیکن تم ہو کہ ایسے قول و قرار کے بعد خونریزیاں کرتے ہو
وَتُخۡرِجُوۡنَ فَرِیۡقًا مِّنۡکُمۡ مِّنۡ دِیَارِهِمۡ	اور لوگوں کو ان کے گھروں سے بے گھر کر دیتے ہو
تَظٰهَرُوۡنَ عَلَیۡهِمۡ	اور پھر ایک دوسرے کے مددگار بنتے ہو
بِالۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ ؕ ۲/۸۴-۸۵	اس ظلم و زیادتی کے عمل میں۔

سرمایہ دارانہ نظام کے ذریعے لوگوں کا مال ناجائز طور پر کھا جاتے تھے

فَبِظُلۡمٍ مِّنَ الَّذِیۡنَ هَادُوۡا	یہودیوں کی ظالمانہ روش کی اصلاح کی خاطر ان کے لئے بعض خوشگوار
حَرَّمۡنَا عَلَیۡهِمۡ طَیِّبٰتٍ اُحِلَّتۡ لَهُمۡ	چیزوں کی بھی ممانعت کردی گئی تھی جو عام حالات میں ان کے لئے جائز
وَبِصَدِّهِمۡ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ کَثِیۡرًا ○ۙ	تھیں یہ لوگ اکثر نظام خداوندی کی راہ میں رکاوٹ ڈالتے تھے
وَّاَخۡذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدۡ نُهُوۡا عَنۡهُ	اور اسکے مقابلہ میں سرمایہ دارانہ نظام قائم کرتے تھے جس سے انہیں منع

وَاَكْلِهِمُ اَمْوَالَ النَّاسِ کیا گیا تھا اور یہ نظام وہ اس لئے قائم کرتے تھے کہ اس کے ذریعہ سے
بِالْبَاطِلِ ۱۶۱-۱۶۰/۴ دوسروں کا مال ناجائز طور پر کھا سکیں۔

ان میں ہمیشہ مفاد پرستی کا رحجان رہا

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ بنی اسرائیل کی طرف ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دے کر بھیجا
وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ اور اس کے بعد پے در پے رسول ان کی طرف آتے رہے
وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ آخر کار عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو واضح دلائل و براہان کے ساتھ بھیجا گیا
وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اور وحی کے ذریعے ان کی مدد کی گئی لیکن ان لوگوں کی
اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ ہمیشہ یہ روش رہی کہ جب بھی کوئی بات ان کی خواہش یا مفاد کے
بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ خلاف ہوئی یہ وہیں سرکشی پر آمادہ ہو جاتے' پھر رسولوں میں سے بعض
فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ○ کی تکذیب کرتے اور بعض کے قتل تک کے درپے ہو جاتے' یہ لوگ کہتے
وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ہیں ہمارے دلوں پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں لہٰذا کسی کی بات اثر نہیں کر
بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ ۸۸-۸۷/۲ سکتی یہ فخر کی بات نہیں بلکہ پھٹکار ہے جو کفر کی وجہ سے ان پر پڑ رہی ہے

ان کی مرکزیت ختم ہو گئی

وَقَطَّعْنٰهُمْ چنانچہ ان کارستانیوں کے نتیجہ میں ان کی مرکزیت ختم ہو گئی
فِى الْاَرْضِ اُمَمًا ۱۶۸/۷ اور وہ دنیا میں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بہت سی قوموں میں بٹ گئے۔

وحی کے الفاظ میں ردوبدل کرنے لگ گئے

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ یہودی لوگ پستی کی اس سطح پر آگئے کہ وحی کے الفاظ تک میں

الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۴/۴۶ — ردّوبدل کر کے انہیں انکے اصل مقام سے ہٹا دینے لگ گئے۔

گراوٹ کی انتہا

وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ	پھر یہ لوگ کفر میں اتنے بڑھ گئے کہ
عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۙ	مریمؑ جیسی پاکباز خاتون کے خلاف بہت بڑا بہتان باندھا
وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ	اور عیسٰیؑ جیسے جلیل القدر پیغمبر کے متعلق بڑے فخر سے کہتے ہیں
عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ	کہ ہم نے اسے قتل کر کے ذلت کی موت مار دیا' بہر حال یہ علیحدہ بات
وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ	ہے کہ یہ لوگ انہیں قتل کرنے یا صلیب دینے میں کامیاب نہیں
وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ ۴/۱۵۶۔۱۵۷	ہو سکے تھے اور اصل حقیقت ان پر مشتبہ ہو گئی تھی۔

اور پھر ذلت و مسکنت ان پر مسلط ہو گئی

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ	آخر نوبت یہاں تک پہنچی
الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۤ	کہ ذلت وخواری اور پستی وبد حالی ان پر مسلط ہو گئی
وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ۭ	اور وہ اللہ کے غضب میں گھر گئے
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ	یہ نتیجہ تھا اس کا کہ
كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	وہ اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کرتے تھے
وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ	اور انبیاء کو ناحق ذلیل کرتے اور انکی جان کے لاگو ہو جاتے تھے
ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا	اور یہ سب کچھ انکی سرکشی
وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ ۲/۶۱	اور حدود فراموشی کا نتیجہ تھا۔

ان کی کافرانہ روش پر داؤدؑ اور عیسیٰؑ نے لعنت کی تھی

لُعِنَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡۢ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ بنی اسرائیل کی کافرانہ روش پر
عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِیۡسَی ابۡنِ مَرۡیَمَ ؕ داؤدؑ نے بھی لعنت کی تھی اور عیسیٰ ابن مریمؑ نے بھی
ذٰلِکَ بِمَا عَصَوۡا وَّ کَانُوۡا یَعۡتَدُوۡنَ ○ ان کی سرکشی اور حدود فراموشی کی وجہ سے
کَانُوۡا لَا یَتَنَاہَوۡنَ اور انہوں نے ایک دوسرے کو
عَنۡ مُّنۡکَرٍ فَعَلُوۡہُ ؕ ۵/۷۸-۷۹ برے افعال کے ارتکاب سے روکنا بھی چھوڑ دیا تھا۔

ان کی خیانتوں کے چرچے دنیا بھر میں مشہور ہیں

فَبِمَا نَقۡضِہِمۡ مِّیۡثَاقَہُمۡ جب بنی اسرائیل نے اللہ سے کیا ہوا عہد توڑ دیا
لَعَنّٰہُمۡ تو وہ نظام خداوندی کی خوشگواریوں سے محروم ہو گئے
وَ جَعَلۡنَا قُلُوۡبَہُمۡ قٰسِیَۃً ۚ اور انکے وہ قلوب جن سے ربوبیتِ عامہ کے چشمے پھوٹتے تھے یکسر پتھر بن
یُحَرِّفُوۡنَ الۡکَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِہٖ ۙ گئے چنانچہ انہوں نے وحی خداوندی میں الٹ پھیر کرنا شروع کر دیا
وَ نَسُوۡا حَظًّا مِّمَّا ذُکِّرُوۡا بِہٖ ۚ جس جگہ یہ کچھ نہ کر سکے اس پر ویسے ہی عمل کرنا چھوڑ دیا
وَ لَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰی خَآئِنَۃٍ تم ان کی خیانتوں کے چرچے سنتے رہتے ہو
مِّنۡہُمۡ اِلَّا قَلِیۡلًا مِّنۡہُمۡ اور بجز معدودے چند کے یہ لوگ اب تک یہی کچھ کر رہے ہیں
فَاعۡفُ عَنۡہُمۡ وَ اصۡفَحۡ ؕ بہر حال تم ان لوگوں سے دامن بچاتے ہوئے اپنا پروگرام جاری رکھو
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ○ ۵/۱۳ اور اپنے معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرو یہی روش اللہ کی پسندیدہ ہے

اپنی جنت گم گشتہ پھر سے حاصل کر لو

یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡکُرُوۡا اے بنی اسرائیل اس دور کو یاد کرو جب قوانین خداوندی کی پیروی

نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ	سے تمہیں زندگی کی آسائشیں اور سرفرازیاں نصیب تھیں
وَاَوْفُوْا بِعَهْدِیْٓ	اب پھر ایک موقع آیا ہے تمہارے ساتھ کئے ہوئے عہد کے پورا
اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ	کرنے کا اگر ایسا کرو تو تمہیں پھر اپنی جنتِ گم گشتہ واپس حاصل ہو سکتی
وَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ ○	ہے لہٰذا ہمارے قوانین کی خلاف ورزی کے نتائج سے ڈرو اور محتاط
وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ	رہو اور ہمارے نازل کردہ ضابطۂ حیات (قرآن) کے مطابق زندگی
مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ ۲/۴۰-۴۱	بسر کرو یہ کتب سابقہ کی تعلیمات کو سچا کر دکھانے کے لئے آیا ہے۔

قرآن انسانیت پر جور و ستم کے تمام بوجھ اتارنے اور ہر نوع کی غلامی کو ختم کرنے کیلئے آیا

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ	دیکھو جو لوگ اس رسول ﷺ کی طرف نازل کردہ کی پیروی کریں گے
النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ	جو نزولِ وحی سے قبل لکھنا پڑھنا بھی نہیں جانتا تھا
یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ	اور جس کا ذکر انہیں اپنے ہاں
فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ ز	تورات و انجیل میں لکھا ہوا ملتا ہے
یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ	یہ رسول ﷺ اللہ کے قوانین کو نافذ کرتا ہے
وَیَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ	اور باطل قوانین کے نفاذ کو روکتا ہے
وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ	یہ زندگی کی تمام پاکیزہ و خوشگوار چیزوں کو حلال قرار دیتا ہے
وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ	اور تمام خبائث کو حرام ٹھہراتا ہے، اور انسانیت پر سے جور و ستم
وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ	کے ان تمام بوجھوں کو اتارتا ہے جن کے نیچے وہ دبی ہوئی ہے
وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ	اور غلامی و تقلید کی ان تمام زنجیروں کو توڑتا ہے جن میں انسانیت جکڑی
فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ	ہوئی ہے لہٰذا جو لوگ اس کی تعلیمات کو قبول

وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ کرلیں گے اور اسکی حمایت ومدد کریں گے اور اس روشنی کو

وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اپنے لئے چراغ راہ بنائیں گے جو اس رسول پر نازل کی گئی ہے

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ۷/۱۵۷ تو وہی لوگ ہیں جو کامیاب وکامران زندگی بسر کریں گے۔

****

انسانی معاشرہ کے کوڑھ اور ناسور

الملاء

مادہ: م ل أ

مال و اقتدار کے زور پر بڑے بن بیٹھنے والے لوگ

مَلَأَ کسی چیز کو بھر دیا اَلْمَلَأُ مالدار اور برسر اقتدار لوگ جن کے پاس ضرورت کی تمام چیزیں بھری ہوئی ہوں اور جن کی تمام ضروریات پوری ہوتی ہوں مال اور قوت کے زور پر بڑے بن جانے والے لوگ طاغوتی نظام کے وزیر' امیر سردار اور درباری وغیرہ۔

قرآن کریم میں ہے کہ جس قوم میں بھی کوئی رسول آیا تو سب سے پہلے اس کی مخالف اس قوم کے مالدار طبقہ نے کی جو دولت کے زور پر اقتدار پر بھی قابض ہوتے تھے چونکہ رسول کے لائے ہوئے نظام سے ان کے مال و دولت اور اقتدار پر زد پڑتی ہے لہٰذا وہ اس نظام کے دشمن ہوتے تھے۔ ظاہر ہے کہ اگر محض ''پوجا پاٹ'' کا سوال ہوتا تو اس سے اس طبقہ کا کیا بگڑتا تھا جو اس کی مخالفت کرتے لیکن قرآن حکیم کی تصریحات اس پر شاہد ہیں کہ حضرات انبیاء کرام جس انقلاب آفرین پروگرام کو لے کر آتے تھے اس میں رزق کے سرچشمے دولت مندوں کے ہاتھ سے نکل کر اللہ کے نظام کی تحویل میں چلے جاتے تھے لہٰذا یہی وجہ تھی کہ یہ طبقہ ہمیشہ اس انقلاب کی مخالفت کرتا تھا کیونکہ اس نظام کی کامیابی میں انہیں اپنی عیش و عشرت چھوٹتی دکھائی دیتی تھی۔

o

قومِ نوحؑ کے وڈیرے

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ — ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا

فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ — اس نے کہا اے قوم اللہ کے قوانین کی اطاعت کرو

مَالَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ؕ اِنِّیْٓ — اس کے علاوہ اور کوئی قوت ایسی نہیں جس کی محکومی اختیار کی جائے

اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ — مجھے ڈر ہے کہ تمہاری موجودہ روش زندگی کا نتیجہ بڑا تباہ کن ہوگا

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِہٖٓ — اس کے جواب میں قوم کے دولتمند اور اقتدار پر قابض طبقہ نے کہا

اِنَّا لَنَرٰکَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ ۷/۵۹-۶۰ ہمیں تو تم سخت گمراہی میں مبتلا نظر آتے ہو۔

قومِ عاد کے سردار

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا ؕ — اور قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہودؑ کو بھیجا گیا

قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ — اس نے کہا اے قوم اللہ کے قوانین۔

مَالَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ؕ — کی اطاعت کرو اسکے علاوہ اور کوئی قوت ایسی نہیں جس کی محکومی اختیار کی جائے

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ — کیا تم زندگی کی تباہیوں سے بچنا نہیں چاہتے

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَوْمِہٖٓ — اس قوم کے دولتمند اور صاحب اقتدار طبقہ نے جو نظام خداوندی کے خلاف تھا کہا

اِنَّا لَنَرٰکَ فِیْ سَفَاھَۃٍ وَّ — ہمیں تو ایسا نظر آتا ہے کہ تم عقل و خرد کھو بیٹھے ہو

اِنَّا لَنَظُنُّکَ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ ۝ ۷/۶۵-۶۶ اور ہماری دانست میں تو تم بڑے جھوٹے ہو۔

قومِ ثمود کے سرداروں کی جبریت

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ — قوم ثمود کے حکمران طبقہ کے سرداروں اور وڈیروں نے

اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ جو دولت اور قوت کے نشہ میں بد مست ہو رہے تھے

لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ ان کمزور اور نادار لوگوں سے کہا جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا تھا

اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ کہ کیا تم واقعی یہ سمجھتے ہو کہ صالحؑ کو اس کے اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے

قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ○ انہوں نے کہا ہاں ہم نے صالحؑ کے ذریعے بھیجے گئے نظام کو قبول کر لیا ہے

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اس پر ان متکبر سرداروں اور وڈیروں نے کہا

اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○ ۷/۷۵-۷۶ تمہارا اس نظام کو تسلیم کرنا ہمیں قبول نہیں ہے۔

قوم شعیبؑ کے قوت و دولت کے نشہ میں بد مست وڈیرے

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اور قوم شعیبؑ کے حکمران طبقہ کے سرداروں اور وڈیروں نے

اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ جو قوت و دولت کے نشہ میں بد مست ہو رہے تھے، کہا

لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اے شعیبؑ اگر تم اپنی اس روش سے باز نہ آئے تو

اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ ہم تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ملک بدر کر دیں گے

اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ ۷/۸۸ اگر یہاں رہنا ہے تو تمہیں ہمارا نظام زندگی قبول کرنا ہو گا۔

حضرت موسیٰؑ کی فریاد

وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ موسیٰؑ نے عرض کیا پروردگار فرعون اور اس کے امراء، وزراء اور سرداروں کو

وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ سامان آرائش اور متاع زیست اس قدر فراوانی سے حاصل ہے کہ

رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ ۱۰/۸۸ وہ اس کے بل بوتے پر لوگوں کو نظام خداوندی کی طرف آنے سے روکتے ہیں

نبی آخر الزمانؐ کے مد مقابل

بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَ هُمْ انہیں اور ان کے آباؤ اجداد کو سامان زیست کی فراوانیاں حاصل رہیں

حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ٥ حتیٰ کہ ہمارا رسول ﷺ ایک واضح نظام لے کر ان کی طرف آگیا

وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ اور جب وہ نظام حق ان کے پاس آگیا تو

قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ٥ کہنے لگے یہ دھوکا ہے ہم اسے ماننے کے لئے تیار نہیں

وَقَالُوْ لَوْ لَا نُزِّلَ هٰذَاالْقُرْاٰنُ قوت و دولت کے نشہ میں بد مست ہو کر کہتے ہیں اگر یہ قرآن نازل ہی

عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ٥ ہوتا تھا تو ان دو بڑے شہروں کے کسی بڑے رئیس و سردار پر نازل ہوتا

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ کیا یہ لوگ چاہتے ہیں کہ نبوت جیسی رحمت بھی ان کے معیار کے مطابق

نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ تقسیم ہو حالانکہ ہمارے نظام میں دنیاوی زندگی کی معیشت بھی

فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۴۳/۲۹-۳۲ ان کے معیاروں کے مطابق تقسیم نہیں کی جاتی۔

❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄

انسانی معاشرہ کے کوڑھ اور ناسور

الطاغوت

مادہ : ط غ ی

اللہ کے نظام و قانون سے سرکشی کرنے والی قوتیں اور ان کا ظالمانہ نظام

طَغٰی حد اور پیمانے سے باہر ہو جانے کو کہتے ہیں اسی لئے پانی کا بڑھ کر مقررہ اندازہ سے زیادہ بلند ہو جانے یا ساحل سے باہر آجانے کو طُغیان'' کہا جاتا ہے طَاغِیَۃ'' جبار و متکبر اور احمق و سخت گیر اور معاند انسان کو کہتے ہیں طَغوٰی کے معنی سرکشی اور حدود شکنی کے ہیں یہیں سے لفظ طَاغُوت'' ہے جو ہر حدود شکن اور باطل قوت کے لئے استعمال ہوتا ہے نیز اس کے لئے جو دوسروں کو سیدھی راہ سے بہکا کر غلط راستے پر لگادے۔

اللہ کے سوا جس کسی کی بھی اطاعت اختیار کی جائے وہ طاغوت ہے قرآن کریم کے متعدد مقامات میں اللہ کے مقابلہ میں اَلطَّاغُوتُ کا لفظ آیا ہے جس سے اس کا مفہوم واضح ہے۔ یعنی ہر غیر خدائی نظام و قانون اور ہر وہ قوت جو اللہ کے قانون سے سرکشی کر جائے اس جہت سے شیطان اور طاغوت مرادف المعنی ہیں۔ عملاً اس سے مراد ہو گا وہ نظام' وہ معاشرہ' وہ حکومت' وہ عدالت جو قوانین خداوندی کو چھوڑ کر غیر خداوندی قوانین کے مطابق فیصلے کرے۔

○

طاغوتی نظام کی تشریح

اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِعَادٍ ۙ۝ تم نے غور کیا کہ اللہ کے قانون مکافات نے عاد ارم کا کیا انجام کیا؟
اِرَمَ ذَاتِ الۡعِمَادِ ۙ۝ انکی بڑی شان و شوکت تھی وہ بڑی بلند عمارات اور یادگاریں تعمیر
الَّتِیۡ لَمۡ یُخۡلَقۡ مِثۡلُهَا فِی الۡبِلَادِ ۙ۝ کرتے تھے انہیں اپنی ہمعصر اقوام میں بے نظیر مقام حاصل تھا
وَثَمُوۡدَ اور قوم ثمود کے انجام پر بھی غور کرو
الَّذِیۡنَ جَابُوا الصَّخۡرَ بِالۡوَادِ ۙ۝ جو پہاڑوں کے گوشوں میں شاندار قلعے تعمیر کیا کرتے تھے اور فرعون
وَفِرۡعَوۡنَ ذِی الۡاَوۡتَادِ ۙ۝ کا انجام دیکھو جس نے اپنی حکومت و قوت کے کھونٹے گاڑ رکھے تھے
الَّذِیۡنَ طَغَوۡا فِی الۡبِلَادِ ۙ۝ یہ تمام قوتیں وہ تھیں جنہوں نے ملک میں طاغوتی نظام قائم کئے تھے
فَاَکۡثَرُوۡا فِیۡهَا الۡفَسَادَ ۙ۝ ۸۹/۶-۱۲ اور معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کر کے فساد کی صورت بنادی تھی۔

ہر ظالمانہ نظام طاغوت ہے

وَاَنَّهٗۤ اَهۡلَکَ عَادَ اۨلۡاُوۡلٰی ۙ۝ اور دیکھو عاد اول کس طرح ہلاکت میں مبتلا ہو گئی
وَثَمُوۡدَا۠ فَمَاۤ اَبۡقٰی ۙ۝ اور قوم ثمود کا تو نام و نشان بھی باقی نہ رہا' ان سے قبل قوم نوح
وَقَوۡمَ نُوۡحٍ مِّنۡ قَبۡلُ ؕ اِنَّهُمۡ کَانُوۡا هُمۡ بھی اسی انجام کو پہنچ چکی تھی ان قوموں کا یہ حشر اس لئے ہوا کہ انہوں
اَظۡلَمَ وَاَطۡغٰی ؕ۝ ۵۳/۵۰-۵۲ نے نظام خداوندی سے بغاوت کر کے ظالمانہ نظام قائم کر لئے تھے۔

فرعونیت اور مطلق العنانیت طاغوت ہے

اِذۡهَبۡ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ موسیٰ سے کہا گیا وہ فرعون کی طرف جائے کہ
اِنَّهٗ طَغٰی ۝ ۲۰/۲۴ اس نے مطلق العنانیت قائم کر رکھی تھی۔

طاغوتی نظام میں ہر کوئی دوسروں سے بے نیاز ہو کر صرف اپنا فائدہ چاہتا ہے

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ ۝	اللہ نے انسان کو وحی کے ذریعہ سے ان حقائق کا علم بھی دیا، جنہیں وہ
كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۝	نہیں جانتا لیکن انسان کی کیفیت یہ ہے کہ انفرادی مفاد پرستیوں کا
اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۝	نظام وضع کر لیتا ہے جس میں ہر کوئی اپنے لئے دولت سمیٹ کر
اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ	دوسروں سے بے نیاز ہو جاتا ہے بہر حال انسانی مشکلات کا حل نظام
الرُّجْعٰى ۝ ۸۔ ۹۶/۵	ربوبیت میں ہی ہے لہٰذا آخر کار اسے اسی کی طرف رجوع کرنا ہو گا۔

مفاد پرستانہ نظام میں معاشرہ جہنم بن جاتا ہے

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝	جو لوگ مفاد پرستانہ نظام زندگی قائم کر لیتے ہیں
وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝	اور مفاد عاجلہ کو ہی سب کچھ سمجھنے لگ جاتے ہیں
فَاِنَّ الْجَحِيْمَ	ان کا معاشرہ جہنم بن جاتا ہے
هِيَ الْمَاْوٰى ۝ ۳۹۔ ۷۹/۳۷	اور ان کی نشوونما رک جاتی ہے۔

استبدادی قوتوں کے غلاموں کی حالت

قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ	کہو کیا ہم بتائیں کہ اللہ کے نزدیک
ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ	کن کا انجام برا ہوتا ہے، وہ جو اپنے کرتوتوں کے
مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ	وبال میں پھنس کر زندگی کی سعادتوں اور خوشگواریوں سے محروم ہو
وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ	جاتے ہیں ان کی عادتیں اور خصلتیں بندروں، جیسی اور سیرت و
وَالْخَنَازِيْرَ	کردار خنزیروں جیسے ہو جاتے ہیں

وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ	اور وہ استبدادی قوتوں کے محکوم و غلام بن جاتے ہیں
اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ	یہ لوگ سیدھی راہ سے بھٹک کر اس مقام پر پہنچ جاتے ہیں
عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝ ۵/۶۰	جو انسانوں کے لئے بدترین مقام ہو سکتا ہے۔

اللہ کے قوانین کے مطابق قائم معاشرہ اور طاغوتی معاشرہ میں فرق

وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝ جو لوگ قوانین خداوندی کی پیروی کرتے ہیں ان کا انجام بڑا ہی حسین
جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ۝ ہوتا ہے ان کے لئے جنتی معاشرہ کے دروازے کھل جاتے ہیں
مُتَّكِئِيْنَ فِيْهَا جہاں وہ آرام و آسائش کی زندگی بسر کرتے ہیں اس معاشرہ
يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ۝ میں انواع و اقسام کے پھلوں و مشروبات کی بہتات ہوتی ہے
وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ۝ اس معاشرہ کی عورتیں ہم مزاج اور شرم و حیا کی پیکر ہوتی ہیں
هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ اور یہ سب کچھ افرادِ معاشرہ کی محنت اور کوششوں کے نتیجہ میں ہوتا
اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ۝ ہے اس معاشرہ میں سامانِ زیست کی کبھی کمی نہیں آتی

هٰذَا	یہ ہے قوانینِ خداوندی کے مطابق قائم معاشرہ کا نقشہ
وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ۝	اور استبدادی نظام میں ہر طرف فساد بپا ہوتا ہے' اور افرادِ معاشرہ کی
جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا	زندگیاں عذاب میں مبتلا رہتی ہیں
فَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ ۳۸/۴۹-۵۶	مختصراً یہ کہ ایک بدترین معاشرہ ہوتا ہے۔

انسان کے لئے اللہ کا نظام کیا کرتا ہے اور طاغوتی نظام کیا کرتا ہے

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اللہ ان کا رفیق اور مددگار بن جاتا ہے جو اس کے نظام کو قبول کر لیتے
يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ	ہیں یہ نظام انہیں جہالت و گمراہی کی تاریکیوں سے نکال کر

اِلَى النُّوْرِ ؕ	علم وبصیرت کی روشنیوں میں لے آتا ہے
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا	اور جو لوگ اللہ کے نظام کے خلاف زندگی بسر کرتے ہیں تو
اَوْلِيٰۗـــُٔــھُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ	دنیا کی استبدادی قوتیں ان کی رفیق بن جاتی ہیں، جو انہیں علم وبصیرت
يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ	کی روشنیوں سے نکال کر جہالت وگمراہی کی تاریکیوں میں لے
اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ	جاتی ہیں ان تاریکیوں میں جہاں انسان کی انسانیت جل کر راکھ ہو جاتی
ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ۲/۲۵۷	ہے اور وہ سدا اس آگ میں جلتے رہتے ہیں۔

اللہ کی راہ میں جنگ اور طاغوت کی راہ میں جنگ کا فرق

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جن لوگوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ	وہ دنیا سے ظلم واستبداد کو مٹانے کے لئے جنگیں کرتے ہیں اور جو
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ	لوگ اس نظام کے مخالف ہیں وہ دنیا میں ظلم واستبداد پھیلانے کیلئے
الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَاۗءَ الشَّيْطٰنِ ۚ	جنگیں کرتے ہیں لہذا ان شیطان کے دوستوں کے خلاف جنگ کرو
اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۝ ۴/۷۶	بلاشبہ شیطانی قوتوں کی تدبیریں اور سازشیں بڑی کمزور ہوتی ہیں۔

منافقت

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّھُمْ اٰمَنُوْا	ان لوگوں کی حالت پر غور کیا جن کا زبان سے تو یہ دعویٰ ہے کہ وہ
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ	تمہاری طرف نازل ہوئے قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اور کتب سابقہ پر
يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا	بھی لیکن اپنا نظامِ حکومت خلافِ قرآنی بناتے اور اپنے معاملات کے
اِلَى الطَّاغُوْتِ	فیصلے انسانوں کے خود ساختہ قوانین کی رو سے کرتے ہیں
وَقَدْ اُمِرُوْٓا	حالانکہ ان سے کہہ دیا گیا تھا کہ قرآن پر ایمان کے معنی یہ ہیں کہ

اَنْ یَّکْفُرُوْا بِهٖ ؕ	ہر غیر خدائی قانون سے انکار کر دیا جائے
وَیُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّضِلَّهُمْ	لیکن یہ لوگ اپنے مفاد پرستانہ جذبات کے پیچھے چلنا چاہتے ہیں
ضَلٰلًاۢ بَعِیْدًا ۝ ۴/۶۰	جو انہیں راہِ راست سے بہکا کر کہیں کا کہیں لے جاتے ہیں۔

استبدادی نظاموں سے انکار کر کے نظامِ خداوندی کا مضبوط سہارا تھام لو

لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ۙۗ	دیکھو! نظامِ زندگی کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں وحی کے
قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ۚ	ذریعہ سے صحیح اور غلط نظامہائے زندگی کے متعلق پوری وضاحت کر دی
فَمَنْ یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ	گئی ہے' لہٰذا اب جو کوئی ظالمانہ اور باطل نظام (طاغوت) کو چھوڑ کر
وَیُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ	نظامِ خداوندی کو اپنا لیتا ہے
اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ۚ	تو وہ ایسے مضبوط سہارے کو تھام لیتا ہے
لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ	جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں کیوں کہ یہ نظام
وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ ۲/۲۵۶	اس اللہ کا تجویز کردہ ہے جو سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔

استبدادی قوتوں سے بچنے والے ہی صاحبانِ عقل و بصیرت ہیں

وَالَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ	جو لوگ بچتے رہے
اَنْ یَّعْبُدُوْهَا	استبدادی قوتوں کی اطاعت سے
وَاَنَابُوْۤا اِلَی اللّٰهِ	اور اللہ کے نظام کی طرف رجوع ہو گئے
لَهُمُ الْبُشْرٰی ۚ	ان کے لئے زندگی کی خوشگواریوں کی بشارت ہے لہٰذا ہمارے
فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ۙ	ان بندوں کو خوشخبری دے دو

الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ	جو قوانین خداوندی کو غور سے سنتے ہیں
فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ	اور پھر حسین و متوازن انداز سے ان کی پیروی کرتے ہیں
أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰهُمُ اللّٰهُ	یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کے بتائے ہوئے راستہ پر چل رہے ہیں
وَأُولٰٓئِكَ	اور یہی ہیں

هُمْ أُولُوا الْأَلْبَابِ O ۱۸۔ ۳۹/۱۷ جو صاحبان عقل و بصیرت ہیں۔

اللہ کے رسول، انسانیت کو طاغوت سے بچانے کے لئے آئے تھے

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُوْلًا	ہم نے ہر قوم کی طرف اپنے رسول بھیجے
ان اعْبُدُوا اللّٰهَ	تاکہ لوگ نظام خداوندی کی اطاعت کریں
وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۱۶/۳۶	اور استبدادی قوتوں سے بچیں۔

****